عمران سیریز
جی فور
ظہیر احمد

ایک بار پھر بتا دینا چاہتا ہوں کہ ''گولڈن کرسٹل'' جو ایک ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل ہو گا ایک ہی جلد میں شائع ہو گا اس لئے آپ آج سے ہی اس کی خریداری کی تیاری کر لیں۔

موجودہ ناول ''جی فور'' بھی اپنی نوعیت کا منفرد اور اچھوتے موضوع پر لکھا گیا ناول ہے جو یقیناً آپ کے اعلیٰ معیار کے عین مطابق ہے اور اسے پڑھنے کے بعد آپ یقیناً میری کاوش کو سراہے بغیر نہ رہ سکیں گے۔ آپ کی پسند اور نا پسند کے بارے میں مجھے آپ کے خطوط سے علم ہو جاتا ہے اس لئے میری آپ سے درخواست ہے کہ ناول پڑھنے کے بعد آپ ایک خط لکھنے کا وقت ضرور نکال لیا کریں تاکہ میرا حوصلہ بڑھتا رہے اور میں آپ کے لئے بہتر سے بہترین ناول تحریر کرتا رہوں۔ آپ کے خطوط میرے لئے باعثِ فخر اور مشعل راہ ہوتے ہیں۔

''سرخ قیامت'' حصہ دوم میں چونکہ سوال دیا جا چکا ہے اس لئے اس ماہ دونوں ناولوں میں کوئی سوال نہیں دیا جا رہا تاکہ آپ سب اطمینان سے سوال کا جواب دے سکیں اور قرعہ اندازی میں اپنا نام شامل کرا سکیں۔ ناول شروع کرنے سے پہلے اپنے چند خطوط ملاحظہ کر لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کسی بھی طرح کم نہیں ہیں۔

غزالی بک سنٹر، رانی بازار گوجرہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے رانا بابر امین عطاری لکھتے ہیں کہ بھائی جان آپ کی لکھی ہوئی عمران سیریز اور بچوں کے لئے لکھے ہوئے ناول واقعی لاجواب ہیں جس سے

پتہ چلتا ہے کہ آپ ہر فن مولا ہیں اور لکھنے میں آپ کو مہارت تامہ کا درجہ حاصل ہے۔ مجھے اور میرے دوستوں کو تو اس بات پر رشک آتا ہے کہ ایک انسان مختلف کرداروں اور پھر مختلف موضوعات پر اس طرح تسلسل کے ساتھ کیسے لکھ سکتا ہے۔ جب ہم آپ کی کتب پڑھتے ہیں تو پھر ہمیں یقین کرنا ہی پڑتا ہے کہ قدرت کی طرف سے عطا کی ہوئی صلاحیت جس کو نصیب ہوتی ہے وہ دنیا کا خوش قسمت انسان ہوتا ہے اور ہماری نظر میں آپ وہ خوش قسمت انسان ہیں جن کے لکھے ہوئے ناول خواہ وہ عمران سیریز کے ہوں یا بچوں کے، انتہائی منفرد اور انفرادیت کے حامل ہوتے ہیں جنہیں ہر خاص و عام ایک بار پڑھنے کے بعد بار بار پڑھنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ آپ نے شیخ چلی کے کردار پر بھی لکھ کر اپنی اہمیت اور زیادہ منوا لی ہے جس سے ہمیں ایک اچھی اور معیاری تفریح میسر آئی ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ عمرو عیار، ٹارزن اور دوسرے کرداروں کے ساتھ ساتھ سند باد جہازی، ہرکولیس اور حاتم طائی جیسے کرداروں پر بھی ضرور لکھیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ان کرداروں پر بھی بہترین انداز میں لکھ سکتے ہیں۔

محترم بابر امین عطاری صاحب۔ سب سے پہلے میں آپ کا اور آپ کے دوستوں کا ناول پسند کرنے اور خط لکھنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے بالکل بجا فرمایا ہے کہ یہ ایک قدرتی

صلاحیت ہے جس سے مجھے اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے۔ اس کے لئے میں اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کروں کم ہو گا۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ عمران سیریز کے ساتھ بچوں کے ناولوں کا بھی سلسلہ جاری رکھوں۔ ابھی تو میں نے شیخ چلی کے کردار پر طبع آزمائی کی ہے۔ وقت کے ساتھ ہو سکتا ہے کہ آپ کی دوسری خواہش بھی پوری کر دی جائے اور میں سند باد جہازی، حاتم طائی اور ہرکولیس پر بھی لکھوں۔ بہرحال اس کے لئے آپ کو انتظار کرنا پڑے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

پہاڑ گنج، کراچی سے محمد عمیر لکھتے ہیں کہ ظہیر احمد صاحب میں نے اور میرے گھر والوں نے آپ کے لکھے ہوئے تمام ناول پڑھے ہیں خواہ وہ عمران سیریز کے ہوں یا پھر بچوں کے لئے لکھے ہوئے ناول۔ آپ کے لکھے ہوئے تمام ناول اپنی مثال آپ ہیں اور ہم سب بہن بھائی آپ کے ناول بار بار پڑھتے ہیں اور جتنی بار آپ کے ناولوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے اتنا ہی لطف دوبالا ہو جاتا ہے۔ اس بار آپ نے ''سرخ قیامت'' جیسے فقید المثال ناول کا تحفہ دے کر ہمارے دل ہی جیت لئے ہیں۔ خلاء پر لکھا گیا یہ ناول اس قدر دلچسپ اور حیرت انگیز تھا کہ ہمیں یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ کوئی شخص زمین پر رہ کر خلاء کا اس قدر مشاہدہ رکھ سکتا ہے کہ خلاء کی پیچیدہ باتوں سے ہمیں آگاہ کر سکے۔ میری طرف سے اور میرے گھر والوں کی طرف سے آپ کو اس قدر بے مثال ناول

لکھنے پر دلی مبارک باد۔ اب ہمیں آپ کے گولڈن جوبلی نمبر ''گولڈن کرسٹل'' کا انتظار ہے جو یقیناً ''سرخ قیامت'' سے بھی بڑھ کر ضخیم اور انفرادیت کا حامل ہو گا۔

''محترم محمد عمیر صاحب آپ کا اور آپ کے گھر والوں کا شکریہ کہ آپ میرے لکھے ہوئے ناول پسند کرتے ہیں۔ آپ نے درست کہا ہے کہ بغیر مشاہدے کے کچھ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ میری بھی یہی کوشش ہوتی ہے کہ میں جس موضوع پر ناول لکھوں اس موضوع کا پہلے ہر پہلو سے جائزہ لوں اور اس پر باقاعدہ مشاہدہ کروں جب میرا مشاہدہ پورا ہو جاتا ہے اور مجھے یقین ہو جاتا ہے کہ اب اس موضوع پر میں لکھ سکتا ہوں تب میں ناول کا آغاز کرتا ہوں اور میں کوشش کرتا ہوں کہ اپنے ناولوں میں ہر طرح کی باریکیوں کو بھی مدِ نظر رکھوں اور اپنے تمام مشاہدات کی تفصیل بتا سکوں جو اصل بھی ہوں اور ان کی اپنی ایک اہمیت اور حقیقت بھی ہو۔ رہی بات گولڈن جوبلی نمبر ''گولڈن کرسٹل'' کی تو جناب میں بتا چکا ہوں یہ ناول ''سرخ قیامت'' سے کہیں ضخیم اور اپنی نوعیت کا منفرد ناول ہے جو انشاء اللہ ایک ہزار سے بھی زائد صفحات کا ہو گا۔ اس لئے آپ آج سے ہی اسے خریدنے کی تیاری کر لیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

محلّہ عید گاہ، علی پور روڈ، تحصیل و ضلع، مظفر گڑھ سے محمد نواز خان لکھتے ہیں کہ آپ کے والدین کی وفات کا سن کر دلی افسوس ہوا

ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور انہیں اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ 'آمین'۔ مجھے آپ کے ناول بہت پسند ہیں۔ آپ بس یہ بتا دیں کہ آپ کا گولڈن جوبلی نمبر کب شائع ہو رہا ہے۔

جناب محمد نواز صاحب۔ ناول پسند کرنے اور خط لکھنے کا شکریہ۔ والدین تو اولاد کے لئے انمول تحفہ ہوتے ہیں جن کے چھن جانے کا غم ساری زندگی ختم نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے کاموں میں کون دخل دے سکتا ہے اس لئے والدین کے لئے دعائے مغفرت اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعائیں ہی کی جا سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کی قبروں کو اپنے نور سے منور فرمائے 'آمین'۔ گولڈن جوبلی نمبر" گولڈن کرسٹل" انشاء اللہ بہت جلد آپ کے ہاتھوں میں ہوگا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔ اب آپ ناول کا مطالعہ کریں اور ناول پڑھنے کے بعد اسی طرح خط لکھ کر مجھے اپنی پسند اور ناپسند سے مطلع فرمائیں کیونکہ آپ کے خط میرے لئے مشعل راہ ہوتے ہیں

اللہ آپ سب کا نگہبان ہو۔ (آمین)

اب اجازت دیجئے!

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران نے کار سنٹرل انٹیلی جنس کے کمپاؤنڈ میں لے جا کر پارکنگ میں روکی اور پھر وہ کار کا انجن بند کرتا ہوا کار سے باہر نکل آیا۔ عمران نے اپنے ٹیکنی کلر لباس کو مزید اپ گریڈ کر کے اور زیادہ جاذب نظر بنا لیا تھا اور اب وہ اسی اپ گریڈ ٹیکنی کلر لباس میں ملبوس تھا۔ اس نے سیاہ رنگ کی پتلون پہن رکھی تھی جس کے پائنچے اس نے موڑ کر گھٹنوں تک اوپر اٹھا رکھے تھے۔ اس کے ایک پیر میں جوتا تھا جبکہ دوسرے پیر میں ہوائی چپل نظر آ رہی تھی اور اس نے جو کوٹ پہن رکھا تھا اس کا ایک بازو ہی غائب تھا اور اس کی جیبیں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ کوٹ کے نیچے اس نے محض ایک بنیان پہن رکھی تھی اور اس کے گلے میں ایک ٹائی بھی لٹک رہی تھی جو اس نے گلے میں یوں باندھ رکھی تھی جیسے ٹائی کی جگہ اس نے گلے میں رسی کا پھندہ باندھ رکھا ہو۔ اس کے سر پر فلیٹ ہیٹ بھی تھی

جو جگہ جگہ سے کٹی پھٹی دکھائی دے رہی تھی۔

عمران نے اپنا حلیہ بھکاریوں جیسا بنا رکھا تھا۔ اس کی شیو کافی حد تک بڑھی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھیں سرخ تھیں اور اس کے ہونٹ سوکھے ہوئے تھے جن پر پپڑیاں سی جمی ہوئی تھیں جیسے اس نے کئی روز سے پانی کی ایک بوند بھی نہ پی ہو۔

کار سے نکل کر وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں آفسز کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ وہاں موجود لوگ جو اسے پہچانتے تھے اس حلیئے میں دیکھ کر حیران بھی ہو رہے تھے اور مسکرا بھی رہے تھے۔ عمران ان کی حیرت اور مسکراہٹوں کی پرواہ کئے بغیر ہونٹ گول کر کے عجیب سے انداز میں سیٹی بجاتا ہوا عمارت کے مختلف حصوں سے گزرتا ہوا سوپر فیاض کے مخصوص آفس کی جانب بڑھتا چلا گیا۔

سوپر فیاض کے آفس کے باہر اس کا اردلی ایک سٹول پر بیٹھا ہوا تھا اور سر جھکائے کسی گہری سوچ میں کھویا ہوا تھا۔

"صاحب ہیں اندر"...... عمران نے اردلی کے سامنے آ کر بڑے کرخت لہجے میں کہا۔ اس کی آواز سن کر سٹول پر بیٹھا ہوا اردلی بری طرح سے چونک پڑا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں عمران اور اس کے ٹیکنی کلر لباس پر پڑیں اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ وہ نیا اردلی تھا اس لئے وہ عمران کو نہیں پہچانتا تھا۔ شاید اسے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ اس قدر پھٹے پرانے لباس میں ملبوس اور بدحال شخص سپرنٹنڈنٹ کے دفتر کے سامنے کھڑا

ہو کر اس انداز میں سپرنٹنڈنٹ کے بارے میں پوچھ سکتا ہے۔ سنٹرل انٹیلی جنس کے دفتر میں کسی بھی غیر متعلقہ شخص خاص طور پر بھکاریوں کو آنا منع تھا اور عمران اس کے سر پر یوں آ کر کھڑا ہو گیا تھا جیسے وہ سنٹرل انٹیلی جنس کا ڈائریکٹر جنرل ہو۔

"میں نے تمہیں اپنی طرف اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کو نہیں کہا یہ پوچھا ہے کہ تمہارا صاحب اندر ہے یا پھر بڑے صاحب کے پاس اپنا سر گنجا کرانے کے لئے گیا ہوا ہے"...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"تم۔ کون ہو تم"...... اردلی نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اسی طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں خدائی فوجدار ہوں اور مریخ سے آیا ہوں۔ اب یہ مت پوچھنا کہ خدائی فوجدار کیا ہوتا ہے اور مریخ کہاں ہے۔ بتاؤ سوپر فیاض کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم یہاں کیسے آئے ہو"...... اردلی ابھی تک الجھا ہوا تھا۔

"اپنی ٹانگوں پر چل کر۔ کیوں تم کیا ہوا میں اُڑتے ہوئے یہاں آتے ہو"...... عمران نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"تم جیسے بے حال بھکاری کو عمارت میں گھسنے کیسے دیا ہے اور تم سیدھے سپرنٹنڈنٹ صاحب کے آفس کے سامنے چلے آئے ہو۔ جاؤ۔ جاؤ فوراً یہاں سے چلے جاؤ۔ اگر صاحب نے تمہیں دیکھ لیا تو

وہ تمہارے ساتھ ساتھ مجھے بھی شوٹ کر دیں گے انہوں نے اس
عمارت میں بھکاریوں کے آنے پر سختی سے پابندی عائد کر رکھی
ہے“...... اردلی نے تیز لہجے میں کہا۔

”میں عام بھکاری نہیں ہوں۔ تمہارے صاحب نے عام
بھکاریوں کا یہاں داخلہ ممنوع کر رکھا ہے۔ ماڈرن بھکاریوں کے
لئے اس دفتر کے تو کیا وہ اپنی رہائش گاہ کے دروازے بھی ہر وقت
کھلے رکھتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”احمقوں جیسی باتیں مت کرو اور جاؤ یہاں سے۔ صاحب اندر
ہی موجود ہیں۔ انہوں نے تمہاری آواز سن لی تو تمہاری خیر نہیں۔
وہ سچ مچ تمہیں شوٹ کر دیں گے“...... اردلی نے اسے سمجھاتے
ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ اس پاجی میں اتنا دم خم کہاں کہ وہ مجھے شوٹ کر سکے۔
میرے سامنے تو اچھے اچھوں کی زبانیں گنگ ہو جاتی ہیں۔ پھر
تمہارے صاحب کی کیا اوقات ہے۔ ویسے بھی وہ سوئیپر ہے۔ اس
دفتر میں اسے جو بھی مرتبہ ملا ہے۔ میرے ہی چلے کاٹنے اور ٹونے
ٹوٹکوں کی وجہ سے ملا ہے۔ میں اس کا مرشد ہوں اور وہ میرا مرید
اگر یقین نہیں آتا تو جاؤ اندر جاؤ اور اسے بتاؤ کہ اجڑے شہر کے
سالخوردہ دربار سے پیر بھائی سیٹھ خالی بالٹی والا آیا ہے۔ دیکھنا میرا
نام سنتے ہی وہ اچھل کر اپنی کرسی سے پیچھے جا گرے گا اور میرے
استقبال کے لئے اپنے جوتے اتار کر ننگے پاؤں باہر دوڑا آئے گا

اور مجھے اپنے کاندھوں پر بٹھا کر اپنے دفتر میں لے جائے گا“......
عمران نے بڑے شان بھرے لہجے میں کہا تو اردلی کی آنکھوں میں
الجھن کے ساتھ ساتھ اور زیادہ حیرت پھیل گئی۔

”پیر بھائی اور سیٹھ خالی بالٹی والا۔ ان سب کا کیا مطلب
ہوا“...... اردلی نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”اس کا جو بھی مطلب ہوتا ہے وہ تمہارا صاحب بخوبی جانتا
ہے۔ جاؤ۔ جلدی جاؤ اس نے مجھے فون کر کے اپنے پاس بلایا ہے
میں نے اس سے ملنے کے اسے صرف پانچ منٹ دیئے تھے۔ میں
وقت کا بے حد پابند ہوں۔ دو منٹ تمہیں یہ سب بتانے میں گزر
گئے ہیں۔ اگلے دو منٹوں میں جب تم اسے میرے بارے میں جا
کر بتاؤ گے تو اسے میں صرف ایک منٹ کے لئے ہی مل سکوں گا۔
چار منٹ ضائع کرنے پر وہ تمہیں مرغا بنائے یا گدھا یہ تمہاری اپنی
قسمت ہو گی۔ یہ لو۔ یہ میرا کارڈ ہے۔ یہ لے جا کر اپنے صاحب
کو دے دینا“...... عمران نے کہا اور اس نے پھٹے ہوئے کوٹ کی
اندرونی جیب سے ایک سنہری رنگ کا کارڈ نکال کر اردلی کو دے
دیا۔

بھکاری نما شخص کی جیب سے قیمتی اور سنہری کارڈ نکلتے دیکھ کر
اردلی کی آنکھیں مزید پھٹ پڑی تھیں۔

”لگتا ہے تم یہاں آنے والوں کو اسی طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ
کر دیکھنے کی ہی تنخواہ لیتے ہو۔ لاؤ مجھے دو کارڈ۔ تم میں اگر اندر

جانے کی ہمت نہیں ہے تو میں خود ہی اندر چلا جاتا ہوں''۔ عمران نے منہ بنا کر کہا اور اس سے کارڈ جھپٹا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے دروازے کی طرف بڑھتے دیکھ کر اردلی بری طرح سے بوکھلا گیا۔

''ارے ارے۔ اندر کہاں جا رہے ہو رک جاؤ''...... اس نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ اردلی عمران کو روکتا عمران غڑاپ سے سوپر فیاض کے دفتر میں داخل ہو گیا۔

سوپر فیاض اپنی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا گہری سوچ میں کھویا ہوا تھا۔ دروازے کی طرف سے آوازیں سن کر اس نے چونک کر دیکھا اور پھر بھکاری نما شخص کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر وہ بھڑک کر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا لیکن دوسرے لمحے وہ عمران کو پہچان گیا اور عمران کو اس حلیئے میں دیکھ کر وہ برے برے منہ بنانے لگا۔

عمران کے پیچھے اردلی بھی اندر آ گیا تھا۔ وہ بے حد گھبرایا ہوا تھا۔

''چلو چلو۔ باہر چلو۔ اندر کیوں گھس آئے ہو۔ چلو باہر نکلو جلدی''...... اردلی نے عمران کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔ وہ سوپر فیاض کی جانب سہمی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے بھکاری کے اندر آنے کی وجہ سے سوپر فیاض اسے زندہ ہی نگل جائے گا۔

''رک جاؤ۔ یہ کیا ہو رہا ہے''...... سوپر فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''کک۔ کک۔ کچھ نہیں صاحب۔ یہ بھکاری زبردستی اندر گھسنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں نے اسے روکا تو یہ خود ہی اندر آ گیا''...... اردلی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ میں باہر کھڑا اس سے پوچھ رہا تھا کہ صاحب اندر ہیں یا نہیں تو اس نے کہا کہ خود جا کر دیکھ لو۔ صاحب اس وقت موڈ میں ہیں۔ ان سے میں اس وقت جو بھی مانگوں گا یہ دے دیں گے۔ اس نے تو میرے ساتھ اپنا حصہ بھی طے کر لیا تھا کہہ رہا تھا کہ صاحب جو بھی دیں واپسی پر آدھا آدھا کر لیں گے''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا تو اردلی کا رنگ زرد ہو گیا۔

''یہ بکواس کر رہا ہے سر۔ میں نے اس سے ایسا کچھ نہیں کہا''...... اردلی نے تیز لہجے میں کہا۔

''ایسا کچھ نہیں کہا تو ویسا کچھ تو کہا ہی تھا نا پیارے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ سوپر فیاض غصیلی نظروں سے ان کی جانب دیکھ رہا تھا۔

''تم باہر چلو۔ یہ آفس تم جیسے بھک منگوں کے لئے نہیں ہے''...... اردلی نے عمران کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر کی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔

''رک جاؤ صدر الدین۔ چھوڑ دو اسے''...... سوپر فیاض نے چیختے ہوئے کہا تو اردلی نے جلدی سے عمران کا ہاتھ چھوڑ دیا جیسے

اگر اسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو سوپر فیاض سچ مچ اسے گولی مار دے گا۔

''ارے واہ۔ کیا نام ہے۔ صدر الدین۔ اب تم اتنے بڑے آفیسر ہو گئے ہو سوپر کہ اپنا اردلی بھی کسی ملک کا صدر رکھتے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں سوپر فیاض کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''تم جاؤ''...... سوپر فیاض نے اردلی سے کہا تو حیران اور پریشان اردلی، عمران اور سوپر فیاض کی جانب حیرت زدہ نظروں سے دیکھتا ہوا مڑ کر آفس سے باہر نکل گیا۔ اسے شاید اس بات کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی کہ سپرنٹنڈنٹ فیاض جو اپنی ناک پر مکھی بھی بیٹھنے نہیں دیتا وہ اس بھکاری کو اپنے آفس میں آنے کی اجازت کیسے دے رہا ہے۔

''یہ تم نے اپنا حلیہ کیا بنا رکھا ہے''...... سوپر فیاض نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ کیا ہوا ہے میرے حلیئے کو اچھا بھلا تو ہے''...... عمران نے اسی انداز میں کہا اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں سوپر فیاض کے سامنے کرسی پر ٹانگیں پسار کر بیٹھ گیا۔

''اس حلیئے میں تمہارے ڈیڈی نے تمہیں دیکھ لیا تو وہ تمہیں شوٹ کرنے میں ایک منٹ کی بھی دیر نہیں لگائیں گے''...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ایک منٹ میں ساٹھ سیکنڈ ہوتے ہیں۔ اور ساٹھ سیکنڈوں میں دنیا ادھر سے ادھر ہو جاتی ہے۔ ڈیڈی کی چلائی ہوئی گولی سے بچنے کے لئے میں بھی فوراً ادھر ادھر ہو جاؤں گا اور اگر مجھے گولی سے بچنے کی کوئی جگہ نہ ملی تو میں تمہارے پیچھے چھپ جاؤں گا۔ تمہارے ہوتے ہوئے کسی گولی کی کیا مجال جو مجھے چھو بھی جائے''...... عمران نے کہا۔

''سوائے فضول باتوں کے اور تمہیں آتا ہی کیا ہے''...... سوپر فیاض نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''بہت کچھ آتا ہے۔ میں پکے راگ بھی الاپ لیتا ہوں۔ بھیرویں بھی سنا سکتا ہوں۔ البتہ تان سین کی طرح نہ تو میں دیئے روشن کر سکتا ہوں اور نہ پانی میں آگ لگا سکتا ہوں لیکن اگر تم کہو تو اپنی سریلی آواز میں گا گا کر ڈیڈی سمیت سنٹرل انٹیلی جنس کے تمام افسران کو تمہارے آفس کے اندر آنے پر ضرور مجبور کر سکتا ہوں''...... عمران نے نان اسٹاپ بولتے ہوئے کہا۔

''بور مت کرو یار۔ میں پہلے ہی پریشان ہوں''...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''وہ تو تمہارے لٹکے ہوئے چہرے سے ہی عیاں ہو رہا ہے کہ تم پریشان ہو اور تم پر غم و الم کے گہرے اور سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں۔ زیادہ نہیں تو تمہارے چہرے پر اٹھارہ تو ضرور بج رہے ہیں۔ کیا بات ہے۔ کہیں ڈیڈی نے صبح صبح لائن حاضر کر کے

تمہیں مرغا بنا کر لانگ پریڈ کی سزا تو نہیں سنا دی تھی‘‘...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض کے چہرے پر بے زاری کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

’’کبھی کوئی ڈھنگ کی بھی بات کر لیا کرو۔ ہر وقت الٹی سیدھی بکتے رہتے ہو‘‘...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’عادت ہے پیارے۔ جب سیدھے سادے لوگوں کے پاس جاتا ہوں تو منہ سے سیدھی ہی باتیں نکلتی ہیں اور جب الٹے لوگوں کے پاس جاؤں تو نہ چاہتے ہوئے بھی الٹا ہو جاتا ہوں‘‘...... عمران نے دانت نکال کر کہا۔

’’کیا مطلب ہے تمہارا۔ کیا میں تمہیں الٹا دکھائی دیتا ہوں‘‘۔ سوپر فیاض نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

’’میں نے کب کہا۔ میں نے تو محض ایک بات کی ہے۔ تم اسے الٹا سمجھ لو تو میں بھلا کیا کہہ سکتا ہوں‘‘...... عمران نے بڑے بھولے پن سے کہا اور سوپر فیاض اسے تیز نظروں سے گھور کر رہ گیا۔

’’یہاں کس لئے آئے ہو‘‘...... سوپر فیاض نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

’’آج کل بڑا کڑکی کا دور چل رہا ہے پیارے۔ گھر میں نہ کھانے کے لئے کچھ ہے اور نہ پہننے کے لئے۔ آٹھ دنوں سے گھر کا سامان اور اپنے لباس بیچ بیچ کر گزارا کر رہا تھا۔ اب تو فلیٹ

کا سارا سامان بھی ختم ہو گیا ہے اور میرے پاس پہننے کے لئے ڈھنگ کا ایک لباس بھی باقی نہیں بچا ہے۔ اسی لئے جو نظر آیا پہن کر آ گیا۔ ورنہ سلیمان تو کہہ رہا تھا کہ میں یہ لباس بھی اسے دے دوں تا کہ وہ ایک کپ چائے بنانے کا سامان لے آئے۔ اگر میں نے اسے یہ لباس بھی دے دیا ہوتا تو مجھے محض لنگوٹ باندھ کر ہی آنا پڑتا‘‘...... عمران نے بڑی مسکین سی صورت بناتے ہوئے کہا۔

’’تو تمہیں رقم چاہئے‘‘...... سوپر فیاض نے عمران کی بات کا غصہ کرنے کی بجائے اس کی جانب ہمدردانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا اور اس کا ہمدردی بھرا لہجہ سن کر عمران دیدے پھاڑ کر رہ گیا۔ سوپر فیاض نے اس بار نہ تو اس کے ٹیکنی کلر لباس پہن کر آنے پر واویلا مچایا تھا بلکہ اسے آسانی سے اپنے دفتر میں بھی آنے کی اجازت دے دی تھی اور اب وہ عمران سے رقم کا یوں پوچھ رہا تھا جیسے اسے عمران کی درد بھری کہانی سن کر واقعی اس سے ہمدردی ہو گئی ہو اور وہ اسے اچھی خاص رقم دے دے گا۔

’’نصیبِ دشمناں، تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا پیارے‘‘۔ عمران نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

’’ہاں۔ میں اچھا بھلا تو ہوں۔ مجھے کیا ہونا ہے‘‘...... سوپر فیاض نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اس کے انداز پر دیدے گھما کر رہ گیا۔

"مجھے تو تم پر کسی نیک درویش کا سایہ سا منڈلاتا ہوا دکھائی دے رہا ہے جس نے تمہاری سخت گیری پر جیسے تمہیں نکیل ڈال دی ہو۔ تم اور مجھ سے ایسے انداز میں پیش آؤ۔ ایسا ہو نہیں سکتا۔ یا تو میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں یا پھر تم شاید نشے میں ہو وہ بھی کسی میٹھے نشے میں"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔ میں تو یہ سوچ رہا تھا کہ اچھا ہوا کہ تم خود ہی یہاں آ گئے ہو ورنہ تمہیں ڈھونڈنے کے لئے مجھے نجانے کہاں کہاں کی خاک چھاننی پڑتی کیونکہ ضرورت کے وقت نہ تو تم فلیٹ میں ملتے ہو اور نہ کہیں اور"...... سوپر فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ضرورت۔ تمہیں میری ضرورت ہے"...... عمران نے اور زیادہ آنکھیں پھاڑ کر کہا۔

"ہاں۔ کیوں۔ تمہیں میری ضرورت محسوس ہو سکتی ہے تو کیا مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہو سکتی"...... سوپر فیاض نے بھی جیسے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران کا ہاتھ بے اختیار اپنے سر پر پہنچ گیا۔

"یا حیرت۔ آج صبح صبح میں نے کس کا منہ دیکھ لیا ہے جو سوپر فیاض جیسے ڈیشنگ اور ڈینجر افسر کو میرے جیسے نکھٹو اور کام چور انسان کی ضرورت محسوس ہونا شروع ہو گئی ہے"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اچھا بتاؤ۔ کتنی رقم درکار ہے تمہیں"...... سوپر فیاض نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے اپنا وائلٹ نکالتے ہوئے کہا۔ اس کا وائلٹ خاصا پھولا ہوا تھا۔

"کتنی رقم ہے وائلٹ میں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہو گی ساٹھ ستر ہزار۔ کیوں۔ تمہیں کتنے کی ضرورت ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"ساٹھ ستر ہزار سے تو میرے لئے چائے کا ایک کپ بھی نہیں بن سکے گا اس سے تو دس گنا زیادہ دودھ والے، پتی اور چینی والے کے ساتھ ساتھ گیس کا بل ادا کرنا ہے۔ ساری رقم ظاہر ہے ان سب بلوں میں ہی اتر جائے گی تو میں چائے کیا خاک پی سکوں گا"...... عمران نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ میں تمہیں پندرہ بیس لاکھ کا چیک کاٹ دیتا ہوں"...... سوپر فیاض نے لاپرواہی سے کہا اور عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور وہ سوپر فیاض کی جانب ایسی نظروں سے دیکھنے لگا جیسے سوپر فیاض کے سر پر سینگ اُگ آئے ہوں۔

"ذرا پھر سے کہنا۔ کتنی رقم کے چیک کی بات کی ہے تم نے"...... عمران نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"پندرہ بیس لاکھ"...... سوپر فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے دونوں ہاتھوں سے بے اختیار اپنا سر تھام لیا اور یوں دھم سے کرسی پر گر گیا جیسے اس کے جسم سے جان ہی نکل گئی ہو۔ وہ

بدستور سوپر فیاض کی جانب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا۔ سوپر فیاض اس وقت واقعی اس کے لئے دنیا کا نیا عجوبہ بنا ہوا تھا۔ وہ اور اسے پندرہ بیس لاکھ کا چیک کاٹ کر دے یہ تو ممکن ہی نہیں تھا۔

''سس سس۔ سوچ سمجھ کر بتاؤ پیارے۔ میرا دل بے حد کمزور ہے۔ اتنی بڑی رقم کا سن کر مجھے کہیں بخار ہی نہ ہو جائے''۔ عمران نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دل پر رکھتے ہوئے کہا۔

''تم کہو تو میں اس وقت تمہیں پچاس لاکھ کا بھی چیک کاٹ کر دے سکتا ہوں''...... سوپر فیاض نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور اس بار عمران کرسی سمیت پیچھے الٹ کر گر گیا۔

''ارے ارے۔ کیا ہوا۔ سنبھل کر بیٹھو۔ چوٹ تو نہیں آئی تمہیں''...... عمران کو اس طرح کرسی سمیت الٹ کر گرتے دیکھ کر سوپر فیاض نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور فوراً اپنی کرسی سے اٹھ کر میز کے گرد گھومتا ہوا اس طرف آ گیا جہاں عمران گرا ہوا تھا۔ اس نے جھک کر عمران کو پکڑا اور اسے کھڑا کر کے اس کے لئے گری ہوئی کرسی بھی اٹھا کر سیدھی کر دی۔

''لو اب اطمینان سے بیٹھ جاؤ''...... سوپر فیاض نے کہا اور وہ عمران کے سامنے میز کے کنارے پر بیٹھ گیا۔ عمران دونوں ہاتھ سینے پر رکھے یوں گہرے گہرے سانس لے رہا تھا جیسے وہ میلوں دوڑ کر آیا ہو۔

''تت تت۔ تم سوپر فیاض ہی ہو نا''...... عمران نے اس کی

جانب سہمی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں کیوں تمہیں کوئی شک ہے کیا''...... سوپر فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شک۔ تم محض شک کی بات کر رہے ہو مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے میں غلطی سے حاتم طائی کے مقبرے میں گھس گیا ہوں اور تمہارے روپ میں حاتم طائی قبر سے نکل کر میرے سامنے آ گیا ہو۔ تم جیسا انسان مجھ پر اس قدر مہربان ہو جائے یہ سن کر تو شاید حاتم طائی بھی بے ہوش ہو جائے گا یا پھر شاید تم مذاق کر کے مجھے سچ مچ عارضہ قلب میں مبتلا کرنا چاہتے ہو''...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض اپنی عادت کے خلاف ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''میں تم سے مذاق نہیں کر رہا ہوں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تمہیں اس حالت میں دیکھ کر مجھے سچ مچ تکلیف ہو رہی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم مجھ سمیت اپنے باپ بلکہ دوسروں سے بھی چھوٹی چھوٹی رقمیں مانگنا چھوڑ دو اور مجھ سے ایک ہی بار میں اتنی رقم لے لو کہ تم اپنے پیروں پر کھڑے ہو جاؤ''...... سوپر فیاض نے سنجیدگی سے کہا۔

''تم ایسی باتیں کرو گے تو میں بھلا پیروں پر کھڑا ہونے کے قابل کیسے رہوں گا۔ دیکھ لو تمہاری باتیں سن کر میرا سارا جسم کانپ رہا ہے۔ ایسی حالت میں اگر میں نے پیروں پر کھڑے ہونے کی کوشش کی تو ایک بار پھر الٹ کر گر جاؤں گا''...... عمران نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ میں تمہیں سنبھال لوں گا"...... سوپر فیاض نے کہا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"لگتا ہے اس بار تم کسی دلدل میں آدھے نہیں بلکہ پورے ہی دھنس گئے ہو جو مجھ پر اپنا سب کچھ لٹانے کے لئے تیار ہو گئے ہو۔ سچ سچ بتاؤ۔ کہیں سلمیٰ بھابھی کو چھوڑ کر کسی اور سے تو اٹیچ نہیں ہو گئے اور اب مجھے گواہ بنا کر کسی دوسری کے ساتھ نکاح پڑھوانے کا پروگرام بنا رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میں نے اب ان لغویات میں پڑنا چھوڑ دیا ہے"...... سوپر فیاض نے منہ بنا کر کہا۔

"لغویات۔ یا حیرت۔ آج سورج نکلا کہاں سے ہے۔ باہر بادل چھائے ہوئے ہیں اگر سورج الٹی طرف سے نکلا ہوتا تو میں دیکھ کر یہاں آنے کی جسارت بھی نہ کرتا۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ میں اس بار جناب سوپر فیاض صاحب کے پاس نہیں بلکہ حضرت پیر فقیر، درویشانِ درویش مسمی و مکرمی جناب سپریم فیاض دل کے پاس جا رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔ سوپر فیاض چند لمحے اس کی جانب غور سے دیکھتا رہا پھر وہ اٹھا اور میز کے پیچھے جا کر واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کی دراز سے چیک بک نکالی اور پین ہولڈر سے پین نکال کر چیک بھرنا شروع ہو گیا۔ عمران غور سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

سوپر فیاض نے چیک بھر کر اس پر اپنے دستخط کئے اور چیک

بک سے چیک پھاڑ کر بڑے اطمینان بھرے انداز میں عمران کی جانب بڑھا دیا۔ عمران نے جھپٹ کر اس سے چیک پکڑا اور اسے غور سے دیکھنے لگا اور پھر چیک پر لکھی ہوئی رقم دیکھ کر وہ واقعی حیرت زدہ رہ گیا۔ چیک پر سوپر فیاض نے ایک کروڑ کی رقم لکھی تھی اور سیلف چیک تھا جس پر اس نے باقاعدہ دستخط بھی کر دیئے تھے۔

"اب خوش ہو"...... سوپر فیاض نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"صرف خوش ہی نہیں۔ میں بہت خوش ہوں۔ میں تو کہتا ہوں کہ جلد سے جلد ایمر جنسی کال کر کے کسی ایمبولینس کو بلوا کر باہر کھڑا کرا دو ایسا نہ ہو کہ مجھ پر شادیٔ مرگ کا دورہ پڑ جائے اور تمہیں مجھے خود ہی اٹھا کر کسی شادی کے منڈپ میں لے جانا پڑے"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"چیک اپنی جیب میں ڈالو اور بتاؤ اب تمہارے لئے کیا منگواؤں۔ تمہاری حالت دیکھ کر مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے تم نے پچھلے کئی روز سے کچھ نہیں کھایا ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"سچ کہہ رہے ہو پیارے۔ سخی ہونے کے ساتھ ساتھ تم چہرہ شناس بھی ہو گئے ہو۔ قسم لے لو۔ پچھلے کچھ دنوں سے سیون سٹارز ہوٹلوں میں جا کر مرغ مسلم، روسٹ، بریانی، مٹن، قورمہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ کھانے کے سوا کچھ بھی کھانے کو نہیں ملا ہے۔ اگر تم مجھے کچھ منگوا دو تو میری آنے والی سینکڑوں بلکہ ہزاروں نسلیں تمہاری

احسان مند رہیں گے۔ مجھ سے جتنا کھایا گیا کھا لوں گا باقی بچا کر اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ ہو سکتا ہے چیک کیش ہونے تک مجھے بچے کھچے سے ہی گزارا کرنا پڑے اور وہ بھی سلیمان جیسے چیل جیسی نظریں رکھنے والے انسان کی نظروں سے بچا کر''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں اردلی کو بلاتا ہوں۔ اپنے لئے جو منگوانا چاہو منگوا لو''...... سوپر فیاض نے کہا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''بس کرو پیارے۔ تمہارے اس انداز سے اب مجھے سچ مچ ڈر لگنے لگا ہے۔ اب اصل مطلب پر آ جاؤ''...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اب واقعی سوپر فیاض کی فیاضی سے بور ہو گیا تھا۔ اس کی بات سن کر سوپر فیاض نے دوسری بات کئے بغیر ایک طویل سانس لی اور جھک کر میز کی سب سے نچلی دراز کھول لی۔ اس نے دراز میں ہاتھ ڈالا اور جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھوں میں ایک فائل تھی۔

فائل کی جلد سرخ رنگ کی تھی جو زیادہ پھولی ہوئی بھی نہیں تھی۔ سوپر فیاض نے فائل اٹھ کر عمران کے سامنے رکھ دی۔ فائل پر جی فور جلی حروف میں لکھا ہوا تھا اس کے علاوہ فائل کی جلد پر کچھ نہیں لکھا تھا۔ جی فور کا پڑھ کر عمران اس بری طرح سے اچھلا جیسے اچانک اس کی کرسی میں تیز برقی پاور دوڑ گئی ہو۔ وہ آنکھیں پھاڑ

پھاڑ کر فائل کی جانب دیکھ رہا تھا۔ اس نے سوپر فیاض کا دیا ہوا چیک ایک طرف رکھا اور فائل اٹھا لی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ فائل دیکھ کر اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے ساتھ انتہائی بے چینی اور پریشانی کے تاثرات بھی نمایاں ہو گئے تھے جیسے وہ اس فائل کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہو اور یہ فائل سوپر فیاض کے پاس موجود ہونے پر اسے شدید دھچکا لگا ہو۔

دفتری انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ایک ادھیڑ عمر شخص بیٹھا ہوا تھا۔ اس شخص نے ہلکے سلیٹی رنگ کا تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا۔ ادھیڑ عمر غیر ملکی معلوم ہو رہا تھا اس کے سر کے سارے بال ترشے ہوئے اور سفید تھے جو اس کے سرخ و سپید رنگ پر بے حد بھلے لگ رہے تھے۔ البتہ اس کے چہرے پر چیچک کے بے شمار داغ تھے جس کی وجہ سے اس کے چہرے پر چھوٹے چھوٹے گڑھے سے بن گئے تھے جو اس کی شخصیت کو متاثر کر رہے تھے۔

ادھیڑ عمر کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی مگر انتہائی چمک دار آنکھوں میں بے پناہ ذہانت اور فطانت دکھائی دے رہی تھی۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے انٹر کام کی مخصوص گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک کر یکلخت سیدھا ہو گیا۔ وہ سیدھا ہوا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹر کام کا بٹن پریس

کر دیا۔

"یس"...... ادھیڑ عمر نے انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"کلارک آیا ہے چیف"...... انٹر کام سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا وہ اکیلا آیا ہے"...... چیف نے اسی انداز میں پوچھا۔

"نو چیف۔ ان کے ساتھ مس کیتھ بھی ہیں"...... پرسنل سیکرٹری نے جواب دیا۔

"اوکے۔ انہیں میرے پاس بھیج دو"...... چیف نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... پرسنل سیکرٹری نے جواب دیا اور چیف نے انٹر کام آف کر دیا۔ وہ اب کرسی پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا اور اس نے دائیں طرف پڑی ہوئی ایک فائل اٹھا کر اپنے سامنے رکھ کر اسے کھول لیا تھا اور سائیڈ میں پڑا ہوا اپنا نظر کا چشمہ اٹھا کر اپنی آنکھوں پر لگا لیا تھا جیسے وہ آنے والوں کو مصروفیت کا تاثر دینا چاہتا ہو۔

اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور کمرے میں جیسے یوڈی کلون کی تیز خوشبو سی بھرتی چلی گئی۔ دروازے سے ایک حسین جوڑا اندر داخل ہو رہا تھا۔ نوجوان جوڑا کسی انگریزی فلم کا جوڑا معلوم ہو رہا تھا۔ نوجوان نے نیوی کلر کا سوٹ پہن رکھا تھا جبکہ اس کے ساتھ آنے وال لڑکی نے پنک کلر کا سکرٹ پہن رکھا تھا۔ لڑکی کے بال

اخروٹی رنگ کے تھے جو اس کے کاندھوں تک تراشیدہ دکھائی د
رہے تھے۔ دونوں کے چہرے کھلے ہوئے تھے اور ان کی فرا
پیشانیوں کے ساتھ ان کی چمکدار آنکھیں ان کی ذہانت کی
تھیں۔

''کیا ہم اندر آ جائیں چیف''......لڑکی نے میز کے پیچھے
ہوئے چیف سے مخاطب ہو کر پوچھا تو چیف نے فائل سے سر
اور ان کی جانب دیکھنے لگا۔

''یس کم اِن''...... چیف نے کہا تو وہ دونوں آگے بڑھے
چیف کے سامنے کھڑے ہو گئے۔

''بیٹھو''...... چیف نے کہا تو وہ تھینکس کہتے ہوئے چیف
سامنے بیٹھ گئے۔

''مجھے معلوم ہوا ہے چیف کہ آپ مجھے اور کلارک کو کسی فا
مشن پر بھیجنا چاہتے ہیں''......لڑکی نے چیف کی جانب امید
نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... چیف نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''یہ بات مجھے کلارک سے ہی پتہ چلی ہے لیکن کلارک نے
نہیں بتایا کہ ہمارا مشن کس ملک میں ہے اور ہمیں کرنا کیا ہے
لڑکی نے اسی انداز میں کہا۔

''یہ بات میں نے ابھی کلارک کو بھی نہیں بتائی ہے کہ تم دو
کو میں کس ملک میں اور کس مشن پر بھیجنا چاہتا ہوں۔ تم دونو

اس مشن کی تفصیلات بتانے کے لئے ہی میں نے یہاں بلایا
ہے''...... چیف نے کہا۔

''اوہ۔ میں سمجھی کہ کلارک مجھ سے مشن کے بارے میں چھپا رہا
ہے''......لڑکی نے کہا۔

''میں تم دونوں کو اس بار ایک انتہائی حساس اور انتہائی اہم مشن
پر بھیجنا چاہتا ہوں۔ اس مشن کی کامیابی کا انحصار تم دونوں کی تیز
رفتاری پر ہے۔ اگر تم تیز رفتاری اور ذہانت سے کام لو گے تو
تمہارے لئے یہ مشن مکمل کرنا کچھ مشکل نہیں ہو گا لیکن اگر تم دونوں
کسی بھی مرحلے پر چوک گئے تو پھر تم دونوں کی گردنیں ایسے آہنی
شکنجوں میں پھنس جائیں گی جس سے شاید میں بھی نکالنے کے لئے
تمہاری کوئی مدد نہ کر سکوں''...... چیف نے گفتگو کا آغاز کرتے
ہوئے کہا۔

''آپ ہماری صلاحیتوں سے واقف ہیں چیف۔ ہم اپنا ہر کام
انتہائی فول پروف انداز میں مکمل کرتے ہیں۔ تیز رفتاری کے ساتھ
ساتھ ہم فول پروف پلاننگ اور انتہائی سوجھ بوجھ کر قدم اٹھاتے
ہوئے اپنے ٹارگٹ تک پہنچتے ہیں اور پھر جب تک اپنا ٹارگٹ اچیو
نہ کر لیں ہم چین سے نہیں بیٹھتے''......نوجوان نے کہا جس کا نام
کلارک تھا۔

''میں جانتا ہوں۔ لیکن تمہیں اس بار اپنی صلاحیتوں سے دوگنا
زیادہ کام لینا پڑے گا۔ یہ سمجھ لو کہ اس بار میں تمہیں بھڑکتی ہوئی

آگ میں بھیج رہا ہوں جہاں تم دونوں جل کر راکھ بھی ہو سکو ہو''...... چیف نے ان کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں اور کلارک آگ سے نہیں ڈرتے چیف۔ اپنا مشن مکمل کرنے کے لئے اگر ہمیں آگ کے سمندر میں بھی کودنا پڑے تو ہم اس سے بھی دریغ نہیں کرتے ہیں۔ آپ ہمیں بتائیں کہ ہمیں جانا کہاں ہے اور ہمارا مشن کیا ہے''...... کیتھ نے انتہائی سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا''...... چیف نے کہا اور غور سے ان دونوں کے چہرے دیکھنے لگا جیسے پاکیشیا کا نام لے کر وہ ان دونوں کے چہروں کے تاثرات دیکھنا چاہتا ہو۔

''یہ پاکیشیا وہی ملک ہے نا جہاں کی سیکرٹ سروس اور خاص طور پر علی عمران نامی ایجنٹ بے حد مشہور ہے''...... کیتھ نے بغیر کسی تاثر کے کہا۔ پاکیشیا کا سن کر نہ تو اس کے چہرے پر کوئی تاثر نمودار ہوا تھا اور نہ ہی کلارک کے چہرے پر کوئی حیرت ابھری تھی۔

''ہاں۔ میں اسی پاکیشیا کی بات کر رہا ہوں''...... چیف نے کہا۔

''مشن کیا ہے''...... کلارک نے اسی انداز میں پوچھا۔

''پہلے بتاؤ کیا تم دونوں پاکیشیا جانے کے لئے تیار ہو اور وہاں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موجودگی میں مشن پورا کر سکتے ہو''...... چیف نے ان کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''یس چیف آف کورس۔ اس میں بھلا پوچھنے والی کون سی بات ہے۔ آپ ہمیں کوئی مشن دیں اور ہم اسے پورا نہ کریں ایسا کیسے ممکن ہے''...... کیتھ نے کہا۔

''اور تم کلارک۔ تم کیا کہتے ہو۔ کیتھ سے زیادہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تمہارے پاس معلومات ہیں اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ اسرائیل سمیت دنیا بھر کے جو بھی ایجنٹس پاکیشیا گئے ہیں ان میں سے شائد ہی ایسا کوئی ایجنٹ ہو جو عمران اور اس کے ساتھیوں سے بچ کر اور اپنا مشن مکمل کر کے لوٹا ہو''...... چیف نے کلارک سے پوچھا۔

''چیف۔ بلاشبہ پاکیشیا میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے نام کا ڈنکا بجا ہوا ہے اور بجا طور پر پاکیشیا کے ان ایجنٹوں کو انتہائی فعال اور انتہائی زیرک سمجھا جاتا ہے۔ وہ چاہے ان لینڈ کام کریں یا کسی فارن مشن پر جائیں، وہ اپنی ذہانت اور اپنی بھرپور صلاحیتوں کی وجہ سے ہمیشہ کامیابیاں ہی حاصل کرتے ہیں۔ لیکن چیف ہم بھی ان سے کم نہیں ہے۔ جتنے وسائل اور جتنی خوبیاں مجھ میں اور کیتھ میں ہیں اتنی شاید عمران اور اس کے تمام ساتھیوں میں بھی نہیں ہو سکتی ہیں۔ گو کہ میرا اور کیتھ کا ابھی تک عمران اور اس کی ٹیم سے پالا نہیں پڑا ہے لیکن اس کے باوجود میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر ہمیں پاکیشیا بھیجا گیا اور ہمارا ٹکراؤ عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہوا تو ہم انہیں ناکوں

Downloaded from https://paksociety.com

چنے چبوا سکتے ہیں اور ان کی موجودگی میں بھی ہم اپنا مشن پورا کرنے کی صلاحیتیں رکھتے ہیں''...... کلارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ مجھے تم دونوں سے ایسے ہی جواب کی توقع تھی۔ مجھے یقین تھا کہ گرین ایجنسی کے ایجنٹوں میں تم دونوں ہی ایسے زیرک ایجنٹ ہو جو اس ٹاسک کو ہنسی خوشی قبول کر سکتے ہو اور تم دونوں میں ہی اتنی صلاحیتیں ہیں کہ تم دونوں پاکیشیا تو کیا دنیا کے کسی بھی ملک میں جا کر اپنا مشن مکمل کر سکتے ہو۔ اسی لئے میں نے خاص طور پر تم دونوں کو ہی یہاں بلایا تھا''...... چیف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ ہمیں مشن کے بارے میں بتائیں چیف اور پھر اس مشن کی ساری ذمہ داری ہم پر چھوڑ دیں۔ ہم اپنا مشن کیسے مکمل کرتے ہیں یہ ہمارا ہیڈک ہو گا''...... کیتھ نے مضبوط لہجے میں کہا۔

''تم دونوں کو پاکیشیا میں جی فور تلاش کرنے ہیں اور انہیں ان کے انجام تک پہنچانا ہے''...... چیف نے کہا۔

''جی فور۔ ہم سمجھے نہیں چیف۔ یہ جی فور کیا ہے''...... کلارک نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''جی فور اصل میں چار اسرائیلی سائنس دان ہیں جو اسرائیل کی ہارڈ لیبارٹری میں کام کرتے تھے۔ چاروں مسلمان تھے۔ وہ چاروں میزائل ایکسپرٹ ہونے کے ساتھ ساتھ اسرائیل کے دفاع کے لئے

ایک نئے اور انوکھے فارمولے پر کام کر رہے تھے۔ جسے ڈبل ون کہا جاتا ہے۔ ڈبل ون فارمولے کے تحت اسرائیلی دفاع مضبوط کرنے کے لئے اسرائیل کے گرد ایسی ہالو والز بنا دی جاتیں جن کی موجودگی میں نہ تو کوئی ایجنٹ سرحد کراس کر سکتا تھا اور نہ ہی کسی بھی ملک سے فائر کیا ہوا میزائل ان ہالو والز کو کراس کر سکتا تھا۔ ان ہالو والز کی موجودگی میں اسرائیل جو چاروں اطراف سے مسلم ممالک میں گھرا ہوا ہے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جاتا اور اسرائیلی حکام کی مرضی اور ان کی نظروں میں آئے بغیر ایک پرندہ بھی اسرائیل میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ فارمولا ایک یہودی سائنس دان پروفیسر ایڈگر کا تھا جو ان چار مسلمان سائنسدانوں کا استاد تھا۔ پروفیسر ایڈگر اور چاروں سائنس دان اس فارمولے کے تحت ایک بڑی اور خاص مشین تیار کرنا چاہتے تھے جن سے اسرائیلی سرحدوں کو محفوظ سے محفوظ ترین بنایا جا سکے لیکن یہودی سائنس دان چونکہ قلب کے عارضے میں مبتلا تھا وہ زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہا تھا۔ وہ ہلاک ہو گیا تو فارمولا ان چار مسلمان سائنس دانوں کے پاس آ گیا۔ پروفیسر ایڈگر اور چاروں مسلمان سائنس دان اسرائیلی حکومت سے چھپ کر اپنا کام کر رہے تھے وہ چاہتے تھے کہ جب ان کی مشین مکمل طور پر تیار ہو جائے تب ہی وہ اسے منظر عام پر لائیں۔ بظاہر تو چاروں مسلمان سائنس دان پروفیسر ایڈگر کے ساتھ تھے لیکن وہ یہ ایجاد اسرائیل کی بجائے فلسطین کی حفاظت کے لئے کرنا

چاہتے تھے۔ ان کا ارادہ تھا کہ جیسے ہی مشین مکمل ہو گی وہ پروفیسر ایڈگر کو راستے سے ہٹا دیں گے اور فارمولے سمیت ہالو والز بنانے والی مشین فلسطین پہنچا دیں گے اور پھر وہ فلسطین کو ہمیشہ کے لئے اسرائیل سے محفوظ کر دیں گے۔ پروفیسر ایڈگر کی ناگہانی ہلاکت کی وجہ سے ان کا منصوبہ کامیاب ہو جاتا۔ مشین چونکہ تیاری کے آخری مرحلے میں تھی اور باقی کا کام وہ چاروں مسلمان سائنس دان کر سکتے تھے اس لئے انہوں نے مشین کھول کر اس کے پارٹس نہایت راز داری سے فلسطین منتقل کرنے شروع کر دیئے لیکن چونکہ پروفیسر ایڈگر کٹر یہودی تھے اور انہیں مسلمان سائنس دانوں پر شک تھا کہ وہ اس مشین کو فلسطین کے لئے حاصل کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں اس لئے انہوں نے اپنی ایجاد اور فارمولے کے بارے میں اسرائیلی حکام کے لئے ایک خفیہ پیغام چھوڑا تھا جو اس کی چھوٹی بہن کے پاس موجود تھا۔ پروفیسر ایڈگر نے اپنی بہن کو کہہ رکھا تھا کہ اگر انہیں کچھ ہو جائے تو وہ یہ پیغام اعلیٰ حکام تک پہنچانے میں ایک منٹ کی بھی دیر نہ لگائے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ جیسے ہی اعلیٰ حکام کو اس نئی اور انقلابی ایجاد کا علم ہوا اسرائیل میں جیسے بھونچال سا آ گیا۔ پرائم منسٹر کے حکم پر فوری طور پر پروفیسر ایڈگر کی رہائش گاہ کا گھیراؤ کیا گیا جہاں تہہ خانے میں انہوں نے ایک جدید لیبارٹری قائم کر رکھی تھی لیکن جب رہائش گاہ اور لیبارٹری کو چیک کیا گیا تو یہ دیکھ کر اسرائیل میں ایک بار پھر طوفان آ گیا کہ

پروفیسر ایڈگر کی ساری لیبارٹری تباہ کر دی گئی تھی اور وہاں سے چاروں مسلمان سائنس دان ہالو والز بنانے والی مشین لے کر غائب ہو چکے تھے۔ چنانچہ فوری طور پر اسرائیل کو سیلڈ کر دیا گیا اور ہر طرف ان چار مسلمان سائنس دانوں اور ہالو وال بنانے والی مشین کو تلاش کیا جانے لگا۔ چاروں مسلمان سائنسدانوں کا تو کچھ پتہ نہ چل سکا لیکن مختلف بارڈرز سے ہمیں کنٹینروں اور گاڑیوں کے ساتھ ایڈجسٹ کئے اس مشین کے چند پرزے ضرور مل گئے جنہیں مسلمان سائنس دان اسرائیل سے پارٹس کی شکل میں منتقل کر رہے تھے۔ پرائم منسٹر کی ہدایات پر چاروں مسلمان سائنس دانوں کی تلاش میں اسرائیل کی تقریباً تمام ایجنسیاں حرکت میں آ گئی تھیں اور ان ایجنسیوں کے مخصوص ایجنٹ فلسطین اور اردگرد کی دوسری ریاستوں میں بھی پہنچ گئے تھے لیکن وہ چاروں مسلمان سائنس دان یوں غائب ہو گئے تھے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ اسرائیل کو ہالو وال بنانے والی مشین کے چند ہی پرزے ملے تھے جن سے یہ اندازہ نہیں لگایا جا سکتا تھا کہ اس مشین کی ہیئت کیا تھی اور اسے کیسے تیار کیا گیا تھا۔ مشین کے بیشتر پارٹس کے ساتھ ہالو والز بنانے والا فارمولا بھی غائب تھا۔

فلسطین اور دوسری ریاستوں میں سرچ کرنے کے بعد ایجنٹوں کو اس بات کی خبر مل گئی تھی کہ چاروں مسلمان سائنس دان مختلف ملکوں سے ہوتے ہوئے پاکیشیا کی طرف چلے گئے تھے۔ انہوں نے

دوسری ریاستوں میں مختلف میک اپ کر کے وہ پارٹس بھی کرائم ماسٹرز کے ذریعے پاکیشیا منتقل کرا لئے تھے۔ بہرحال بعد میں جب پاکیشیا سے معلومات حاصل کی گئیں تو یہ کنفرم ہو گیا کہ چاروں مسلمان سائنسدان مشین کے پرزے اور فارمولا لے کر پاکیشیا ہی گئے تھے جنہیں پاکیشیائی حکام نے ہاتھوں ہاتھ لیا تھا اور انہیں نہ صرف پاکیشیا کی شہریت دے دی گئی تھی بلکہ ان کی خدمات بھی پاکیشیا کے لئے حاصل کر لی گئی تھیں۔

اسرائیلی ایجنٹ انہیں پاکیشیا میں بھی ہر جگہ تلاش کرتے پھر رہے تھے لیکن ان چاروں سائنس دانوں کو جنہیں پاکیشیا میں جی فور کا نام دیا گیا تھا کا کہیں کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا۔ پھر ہماری ایجنسی کے چند ایجنٹوں نے اس بات کا پتہ چلا لیا کہ ان چاروں مسلمان سائنس دانوں کو جو گریٹ سائنٹسٹ تھے انہیں وہاں کوڈ میں جی فور کہا جاتا تھا۔ جی فور کو پاکیشیا میں الگ لیبارٹری قائم کر دی گئی ہے جہاں وہ پروفیسر ایڈگر کے ہی فارمولے پر کام کر رہے ہیں۔ وہ چونکہ ہالو والز بنانے والی مشین کے بے شمار پارٹس اپنے ساتھ لے جا چکے تھے اس لئے وہ پاکیشیا میں اسی مشین کو دوبارہ ایڈجسٹ کرنے اور اس مشین کے اسرائیل رہ جانے والے پارٹس بنانے میں مصروف ہیں۔ پاکیشیا نے ان کی حفاظت کے لئے انہیں انتہائی خفیہ رکھا ہوا ہے۔ پاکیشیا میں نہ صرف ان کے نام بدل دیئے گئے ہیں بلکہ ان کی پہچان بھی ختم کر دی گئی ہے۔ ان کی یا تو پلاسٹک

سرجری کرا دی گئی ہے یا پھر انہیں مستقل میک اپ میں رکھا جاتا ہے تا کہ کوئی انہیں شناخت نہ کر سکے۔ ہمارے ایجنٹوں کے مطابق وہ چاروں سائنس دان پاکیشیا کے دارالحکومت میں ہی کہیں موجود ہیں اور چاروں الگ الگ جگہوں پر اور نئی شخصیت کے تحت رہتے ہیں۔ لیکن ڈبل ون فارمولے پر وہ ایک ساتھ ایک ہی لیبارٹری میں کام کرتے ہیں۔ اپنا اپنا کام پورا کر کے وہ واپس اپنی رہائش گاہوں میں چلے جاتے ہیں۔ وہ کب اور کہاں سے آتے ہیں اور کس لیبارٹری میں کام کرتے ہیں اس کے بارے میں اسرائیلی ایجنٹس سرتوڑ کوششوں کے باوجود پتہ نہیں لگا پائے ہیں لیکن انہیں اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ وہ جہاں بھی رہتے ہیں ان کے ساتھ ان کی فیملیز نہیں ہیں۔ ان کی فیملیز کہاں رہتی ہیں اس کے بارے میں بھی کچھ معلومات حاصل نہیں ہو سکی ہیں۔ جی فور جب پاکیشیا گئے تھے تو وہاں ان کی ایک مکمل فائل بنا کر وزارت داخلہ کے سٹرانگ روم میں رکھ دی گئی ہے۔ ایجنٹوں نے سٹرانگ روم تک بھی رسائی حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن انہیں کامیابی نہیں ملی تھی البتہ ایجنٹوں کو اس بات کا پتہ ضرور چل گیا تھا کہ وزارت خارجہ کے خفیہ سٹرانگ روم میں ایک سپیشل سیف ہے جس پر کوڈ پینل لگا ہوا ہے۔ اس کوڈ پینل پر دو کوڈز ہیں۔ ایک کوڈ سیکرٹری وزارت داخلہ کے پاس ہے اور دوسرا کوڈ پاکیشیا کے پرائم منسٹر کے پاس۔ جب تک وہ دونوں سٹرانگ روم میں جا کر پینل پر اپنے کوڈز

ایڈجسٹ نہیں کرتے وہ لاکر نہ کھلتا۔ اسرائیلی ایجنٹوں نے اس کے لئے بہت سر پٹخا تھا۔ اگر جی فور فائل انہیں مل جاتی تو وہ ان چاروں سائنس دانوں کا آسانی سے پتہ لگا سکتے تھے لیکن ان کے لئے فائل تک پہنچنا ناممکن بنا دیا گیا تھا۔ پھر اسرائیلی ایجنٹوں کو ایک ٹپ ملی۔ جی فور کی حفاظت کی ذمہ داری پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس سے لے کر سنٹرل انٹیلی جنس والوں کے سپرد کر دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں پرائم منسٹر نے سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل کو ایک خصوصی مراسلہ جاری کیا تھا اور انہیں حکم دیا تھا کہ جی فور کی حفاظت کا تمام تر ٹاسک سنٹرل انٹیلی جنس کو منتقل کر دیا گیا ہے اب جی فور کی حفاظت کی ذمہ داری سنٹرل انٹیلی جنس کے پاس تھی جس کے لئے جی فور کی فائل کی ایک نقل سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل کو بھی بھیج دی گئی تھی۔

یہ کام چونکہ انتہائی خفیہ انداز میں کیا گیا تھا اس لئے سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل نے جی فور کے بارے میں کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہونے دی تھی اور جی فور کی خودنگرانی کرنا شروع ہو گیا تھا۔ اسرائیلی ایجنٹوں نے کئی بار سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی لیکن سخت سیکورٹی کی وجہ سے وہ ڈائریکٹر جنرل تک بھی نہیں پہنچ سکے تھے۔ تب اسرائیلی ایجنٹوں نے سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل کے دست راست سپرنٹنڈنٹ فیاض سے روابط قائم کئے جو سوپر فیاض کہلاتا ہے۔ سوپر فیاض

عورت پسند ہونے کے ساتھ ساتھ دولت کا بھی رسیا ہے اس لئے اسرائیلی ایجنٹوں کا خیال تھا کہ وہ سوپر فیاض سے اور کچھ نہیں تو جی فور فائل کی نقول تو ضرور حاصل کر لیں گے۔ چنانچہ سوپر فیاض سے اس سلسلے میں بات کی گئی تو سوپر فیاض نے انہیں جی فور فائل کی نقول کے عیوض پچاس لاکھ ڈالرز دینے کا مطالبہ کر لیا۔ چونکہ ہمارے لئے جی فور کی بے پناہ اہمیت تھی اس لئے سوپر فیاض کا مطالبہ مان لیا گیا۔ اسے آدھی پے منٹ کر دی گئی اور آدھی کا کام ہو جانے کے بعد کا وعدہ کر لیا گیا۔ سوپر فیاض نے جی فور فائل کی نقول حاصل کیں اور اسرائیلی ایجنٹوں تک پہنچا کر اپنی باقی کی رقم بھی حاصل کر لی۔ جی فور فائل کی نقول دیکھ کر اسرائیلی ایجنٹ بری طرح سے سٹپٹا کر رہ گئے کیونکہ انہیں جو نقول فراہم کی گئی تھیں ان میں سے بہت سے صفحات غائب تھے۔ ان صفحات میں ہی وہ معلومات موجود تھیں جن سے یہ پتہ چل سکتا تھا کہ جی فور پاکیشیا میں کہاں ہیں اور کس روپ میں پاکیشیا میں رہ رہے ہیں۔ سوپر فیاض سے اس سلسلے میں دوبارہ رابطہ کیا گیا لیکن سوپر فیاض کا کہنا تھا کہ ڈائریکٹر جنرل کے خفیہ لاکر میں اسے جو فائل ملی تھی اس نے پوری فائل کی فوٹو سٹیٹ کاپی کر کے انہیں دے دی تھی اب اس فائل میں کون سے صفحات مس ہیں اس کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتا۔ اسرائیلی ایجنٹوں کو سوپر فیاض پر بے حد غصہ آ رہا تھا وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ سوپر فیاض نے انہیں ڈبل کراس کرنے کی کوشش

کی ہے اور جان بوجھ کر اس فائل سے صفحات نکال لئے ہیں۔
چنانچہ انہوں نے سوپر فیاض کی رہائش گاہ کو گھیرنے کا پروگرام بنا
اور پھر اسرائیلی ایجنٹ سوپر فیاض کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ انہوں
نے سوپر فیاض اور اس کی اہلیہ کو یرغمال بنا کر جب سوپر فیاض کی
برین اسکیننگ کی تو سوپر فیاض کی سچائی پر انہیں یقین آ گیا کیونکہ
سوپر فیاض نے واقعی انہیں ڈائریکٹر جنرل کے آفس کے خفیہ لاکر
سے ملنے والی پوری فائل کی فوٹو سٹیٹ کاپیاں کر دی تھیں اور اس
نے کوئی بھی کاغذ جان بوجھ کر الگ نہیں کیا تھا۔

چونکہ سوپر فیاض اپنا کام کر چکا تھا اس لئے اسرائیلی ایجنٹوں
نے اسے چھوڑ دیا اور پھر انہوں نے ساری رپورٹ اسرائیل بھجوا
دی۔ اسرائیل میں ابھی تک یہ مسئلہ سوہان روح بنا ہوا ہے کہ
اسرائیل کے چاروں مسلمان سائنسدان پاکیشیا میں ہیں اور وہ
اسرائیل کے یہودی سائنس دان کے فارمولے پر پاکیشیا کی فلاح
کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اگر وہ ہالو والز بنانے والی مشین بنانے
میں کامیاب ہو گئے تو اسرائیل کی بجائے پاکیشیا کا دفاع حقیقتاً
ناقابلِ تسخیر ہو جائے گا اس لئے اعلیٰ حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ اس
سلسلے میں فوری طور پر گرین ایجنسی کے ایجنٹوں کو حرکت میں لایا
جائے اور انہیں بریفنگ دے کر پاکیشیا بھیجا جائے تاکہ وہ اپنی اعلیٰ
صلاحیتوں کی بنا پر نہ صرف جی فور کا پتہ چلائیں بلکہ ان سے ہالو
والز کا فارمولا حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ پاکیشیا میں بننے والی

اس مشین کو بھی تباہ کر دیں جس سے پاکیشیا کا دفاع مضبوط ہو سکتا
ہے''...... چیف نے رکے بغیر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ کیتھ اور
کلارک خاموشی سے یہ سب تفصیلات سن رہے تھے انہوں نے ایک
بار بھی چیف کو بولنے سے روکنے یا اس سے کچھ پوچھنے کی ضرورت
محسوس نہ کی تھی۔

''اسرائیلی ایجنٹوں نے جی فور کی جو فائل حاصل کی ہے کیا اس
فائل سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ جی فور کہاں ہیں اور ان کی
شناخت چھپانے کے لئے کیا کیا گیا ہے۔ کیا انہیں مستقل میک
اپ میں رکھا جا رہا ہے یا پھر ان کی پلاسٹک سرجری کر دی گئی
ہے''...... چیف کے خاموش ہونے پر کیتھ نے سوال کرتے ہوئے
پوچھا۔

''ہاں۔ اس فائل سے پتہ چلا ہے کہ جی فور کی پلاسٹک سرجری
نہیں کرائی گئی ہے۔ البتہ ان کی شناخت چھپانے کے لئے ان پر
خصوصی میک اپ کئے گئے ہیں۔ فائل میں اس میک میں استعمال
ہونے والے میٹریل کا بھی ذکر موجود ہے''...... چیف نے جواب
دیا۔

''کیا اس میٹریل کے بارے میں ہمیں معلومات مل سکتی
ہیں''...... کلارک نے پوچھا۔

''ہاں کیوں نہیں۔ میں تمہیں اس فائل کی کاپی دے دوں گا جو
سوپر فیاض سے حاصل کی گئی ہے پھر تم خود دیکھ لینا کہ جی فور کی

شخصیتوں کو چھپانے کے لئے کون سا میک اپ کیا گیا ہے ا
میک اپ میں کون کون سا میٹریل استعمال ہوا ہے''...... چیف
کہا۔

''ہاں یہ ٹھیک ہے۔ ہم جی فور فائل ڈیٹیل سے پڑھ لیں
پھر ہمارا کام آسان ہو جائے گا''...... کیتھ نے اثبات میں سر
کہا۔

''تمہیں وہ تمام معلومات بھی دے دی جائیں گی جو ا
ایجنٹوں نے جی فور کے بارے میں حاصل کر رکھی ہیں۔ اس
علاوہ ان چار مسلمانوں کی اصلی تصاویر کی بھی کاپیاں تمہیں
جائیں گی تاکہ تم انہیں آسانی سے پہچان سکو''...... چیف نے ک

''تو ہمیں پاکیشیا جا کر ان چار مسلمان سائنس دانوں کو تلا
کے انہیں نہ صرف ہلاک کرنا ہے بلکہ ان کی بنائی ہوئی ہا
بنانے والی مشین بھی تباہ کرنی ہے اور ان سے پروفیسر ا
فارمولا بھی حاصل کر کے لانا ہے''...... کلارک نے کہا۔

''ہاں۔ فارمولا انتہائی انقلابی ہے اور چونکہ اسے اسرائیل
یہودی سائنس دان نے ترتیب دیا ہے اس لئے اس فارمو
حق صرف اور صرف اسرائیل کا ہی ہے''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ لیکن ایک بات سمجھ میں نہیں آ رہی ہے''......
نے کہا۔

''کون سی بات''...... چیف نے اس کی جانب غور سے د

ے پوچھا۔

''آپ نے بتایا ہے کہ پروفیسر ایڈگر نے اعلیٰ حکام کو جو پیغام
تھا اس کے مطابق ان کے ساتھ جو چار مسلمان کام کر رہے تھے
فارمولا اور مشین فلسطین کے لئے حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اگر وہ
روں فلسطین کی حفاظت کے لئے وہ مشین حاصل کرنا چاہتے تھے
رہ مشین کے پارٹس لے کر فلسطین جانے کی بجائے پاکیشیا کیوں
، گئے تھے اور انہوں نے مشین اور فارمولا پاکیشیا کے حوالے
ں کر دیا تھا''...... کیتھ نے کہا۔

''اس مشین پر ابھی بہت سا کام باقی تھا۔ مشین کے کئی اہم
ے اسرائیل کے ہاتھ لگ گئے تھے جنہیں بنانے کے لئے
بان سائنس دانوں کو بے پناہ سرمائے کے ساتھ خام میٹریل کی
ضرورت پڑ سکتی تھی جو اسرائیل کے پاس تو وافر مقدار میں
ود تھا لیکن فلسطین سمیت ارد گرد کی دوسری مسلم ریاستوں سے وہ
میٹریل حاصل نہیں ہو سکتا تھا البتہ وہ خام میٹریل پاکیشیا میں
ر موجود تھا اور چونکہ پاکیشیا اب ایٹمی پاور کے طور پر ابھر کر
نے آ چکا ہے اس لئے اس ملک کو ایٹمی پاور کے ملکوں کی صف
شامل کر لیا گیا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ان مسلمان سائنس
ں نے سوچا ہو کہ وہ فارمولا اور مشین کے پارٹس پاکیشیا لے
ں تو وہ اپنے باقی ماندہ کام کو وہاں آسانی سے سر انجام دے
ہیں۔ ویسے بھی پاکیشیا، اسرائیل مخالف ملک ہے اور اس کی

ہمدردیاں فلسطین کے ساتھ ہیں اس لئے ان سائنس دانوں کو ا
ملک سے بہتر پروٹیکشن بھلا اور کہاں مل سکتی تھی''...... چیف نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ یہی بات رہی ہو گی۔ اس کے علاوہ انہیں ا
سہولیات پاکیشیا میں مل سکتی ہیں وہ کسی دوسرے مسلم ملک میں نہ
مل سکتی تھیں''...... کلارک نے کہا۔

''جو بھی ہے۔ وہ چاروں سائنس دان اسرائیل کے مجرم ہیں ا
تم دونوں کو ان مجرموں کو تلاش کر کے انہیں ان کے انجام تک
پہنچانا ہے۔ ان مجرم سائنس دانوں کی حفاظت اگر پاکیشیا سیکر
سروس بھی کر رہی ہو گی تو تمہیں ان کی بنائی ہوئی فول پروف دیوا
بھی کاٹ کر جی فور تک پہنچنا ہو گا''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس سمیت پاکیشیا کی ک
ایجنسی کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ہماری راہ میں جو بھی آیا ہم اسے اُ
دیں گے اور ہم ہر حال میں اپنا مشن پورا کریں گے''...... کیتھ نے
کہا۔

''پاکیشیا میں ہمیں کون سپورٹ کرے گا۔ ظاہر ہے وہاں جا
ہمیں رہائش اور ضرورت کے لئے بہت سے سامان کی بھی ضرورت
ہو گی''...... کیتھ نے پوچھا۔

''پاکیشیا میں تمہارا معاون ایک اسرائیلی فارن ایجنٹ ہیڈمر ہو
جس کا دارالحکومت میں ہی ایک کلب ہے۔ ہیڈمر تمہیں رہائش بھ

دے گا۔ گاڑیاں بھی اور تمہاری ضرورت کا تمام سامان بھی''۔ چیف
نے کہا۔

''اوکے۔ اب ہمیں یہ بتائیں کہ ہمیں پاکیشیا روانہ کب ہونا
ہے''...... کلارک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''میں تمہیں خفیہ طور پر پاکیشیا بھیجنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں
کہ جب تک تم اور کیتھ جی فور تک نہ پہنچ جاؤ تم دونوں کے بارے
میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کو کوئی خبر نہ ہو۔ تم دونوں
جتنی راز داری سے کام کرو گے تمہارے لئے اتنا ہی اچھا ہو گا۔
میں یہ نہیں کہہ رہا کہ علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہیں
نقصان پہنچا سکتے ہیں لیکن اگر وہ تمہاری راہ پر لگ گئے تو تمہیں
اپنے ٹارگٹ تک پہنچنے میں بہت وقت لگ جائے گا اور اسرائیلی
پرائم منسٹر جلد سے جلد جی فور کا خاتمہ اور ہالو والز کا فارمولا اسرائیل
میں دیکھنا چاہتے ہیں''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ ہم کوشش کریں گے کہ اپنا کام خاموشی سے کرتے
رہیں۔ جب تک عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے راستے میں
حائل نہیں ہو گی ہم انہیں چھیڑنے کی کوئی کوشش نہیں کریں گے اور
یہ ان کی بھی خوش قسمتی ہی ہو گی کہ وہ ہمارے سامنے آنے کی
کوشش نہ کریں ورنہ میں اور کلارک ان کا کیا انجام کریں گے اس
کا شاید وہ خواب میں بھی نہ سوچ سکیں''...... کیتھ نے انتہائی
سفاکانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ تم دونوں جا کر اپنے طور پر جو تیاری کرنا چاہو کر لو۔ جیسے ہی کاغذات تیار ہوں گے میں تمہیں ایئر پورٹ پر پہنچنے کا کہہ دوں گا''...... چیف نے کہا تو وہ دونوں اثبات میں سر ہلا کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ چیف نے میز کی دراز سے ایک فائل نکال کر ان کی طرف بڑھا دی جسے کیتھ نے پکڑ لیا تھا۔

''یہ جی فور فائل کے پرنٹس ہیں جو اسرائیلی ایجنٹوں نے سوپر فیاض سے حاصل کئے تھے''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ ہم دیکھ لیں گے''...... کلارک نے کہا۔

''باقی ایجنسیوں سے ملی ہوئی معلومات کی فائلیں تمہارے فلیٹ میں پہنچا دی جائیں گی''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف''...... کیتھ نے کہا تو چیف نے باری باری ان دونوں سے ہاتھ ملائے اور پھر وہ دونوں چیف کو سلام کرتے ہوئے اس کے آفس سے نکلتے چلے گئے۔

عمران آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر فائل دیکھ رہا تھا۔ فائل میں بیس کے قریب پرنٹڈ پیپر تھے۔ پہلے پیپر پر بھی جلی حروف میں جی فور ہی لکھا ہوا تھا۔ فائل دیکھ کر عمران کا رنگ بدل گیا تھا۔ وہ چند لمحے حیرت سے فائل دیکھتا رہا پھر اس نے فائل ایک طرف رکھی اور سوپر فیاض کی جانب دیکھنے لگا جو انتہائی سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''یہ فائل تمہارے پاس کہاں سے آئی ہے''...... عمران نے پوچھا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی تلخی کا عنصر تھا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ اس فائل کے بارے میں کیا جانتے ہو تم''...... سوپر فیاض نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے انتہائی سنجیدگی سے پوچھا۔

''بہت کچھ جانتا ہوں۔ یہ کوڈ فائل ہے جو وزارت داخلہ کے

سپیشل سٹرانگ روم میں رہتی ہے۔ اس فائل کے بارے میں سوائے پرائم منسٹر اور وزارت داخلہ اور چند مخصوص افراد کے کوئی نہیں جانتا۔ پرائم منسٹر کو بھی اگر اس فائل کی ضرورت پڑے تو انہیں سیکرٹری وزارت داخلہ کے ساتھ کئی مرحلوں سے گزر کر سٹرانگ روم میں جانا پڑتا ہے اور جب تک پرائم منسٹر اور وزارت داخلہ ایک ساتھ سٹرانگ روم کے خفیہ سیف کا پن کوڈ نہ لگائیں اس وقت تک سیف نہیں کھلتا۔ جس طرح سے فائل کو نکالا جاتا ہے اسی طرح سے اس فائل کو دوبارہ اسی سیف میں لے جا کر رکھ دیا جاتا ہے اور وزارت داخلہ اور پرائم منسٹر سیف کو اپنے سپیشل کوڈز لگا کر بند کرتے ہیں۔ اس فائل کی حفاظت کے لئے سپیشل سٹرانگ روم میں انتہائی حفاظتی بندوبست کئے گئے ہیں۔ جہاں سخت سیکورٹی کی وجہ سے ایک مکھی بھی پر نہیں مار سکتی اور تم وہی سپیشل ٹاپ سیکرٹ فائل اپنی میز کی دراز سے نکال کر یوں میرے سامنے رکھ رہے ہو جیسے یہ سپیشل اور ٹاپ سیکرٹ فائل نہ ہو بلکہ ردی ہو“...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”اگر تم یہ سب جانتے ہو تو پھر تمہیں یہ بھی معلوم ہوگا کہ اس فائل کے کوڈز کیا ہیں اور فائل میں لکھا کیا گیا ہے“...... سوپر فیاض نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ میں نہیں جانتا البتہ اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ اس فائل کا تعلق ملک کی اہم ترین ہستیوں سے ہے جو اگر منظر عام پر آ

گئیں تو ملک کی سلامتی اور ملک کی بقاء کو شدید دھچکا لگ سکتا ہے“...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں میں جانتا ہوں۔ یہ فائل ان چار سائنس دانوں سے متعلق ہے جو اسرائیل سے فرار ہو کر ایک خاص مشین کے پارٹس لے کر پاکیشیا آئے تھے اور انہوں نے مستقل بنیادوں پر یہاں سکونت اختیار کر لی تھی۔ پہلے ان چاروں مسلمان سائنس دانوں کی حفاظت کی ذمہ داری ملٹری انٹیلی جنس کے پاس تھی لیکن ملٹری انٹیلی جنس چونکہ ملکی حالات کے پیش نظر مستقل بنیادوں پر انہیں سیکورٹی فراہم نہیں کر سکتی تھی اس لئے پرائم منسٹر نے یہ ٹاسک سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرد کر دیا تھا اور اب جی فور سنٹرل انٹیلی جنس کی ہی حفاظت میں ہیں“...... سوپر فیاض نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو کیا یہ فائل تمہیں ڈیڈی نے دی ہے اور کیا تم جانتے ہو کہ جی فور کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں“...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ اسے اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ جو سائنس دان اسرائیل سے فرار ہو کر پاکیشیا آئے تھے انہیں اس قدر خفیہ اور محفوظ رکھا گیا تھا کہ ان کے بارے میں سوائے چند مخصوص افراد کے کسی کو ہوا بھی نہیں لگنے دی گئی تھی لیکن ان چاروں مسلمان سائنس دانوں کے بارے میں سوپر فیاض جیسا شخص بھی جانتا تھا اور ان سائنس دانوں کے بارے میں معلومات پر مشتمل فائل بھی اس کے

پاس موجود تھی جسے انتہائی حفاظتی انتظامات میں رکھا گیا تھا۔

''نہیں۔ نہ یہ فائل مجھے تمہارے ڈیڈی نے دی ہے اور نہ ہی میں یہ جانتا ہوں کہ اسرائیل سے آنے والے چاروں سائنس دان کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں''...... سوپر فیاض نے سنجیدگی سے کہا۔

''تو پھر تمہارے پاس یہ فائل کہاں سے آئی اور تم جی فور کے بارے میں یہ سب کچھ کیسے جانتے ہو۔ یہ فائل تو کوڈز میں ہے اور تم جیسا انسان یہ کوڈز پڑھ لے یہ تو ممکن ہی نہیں ہے''...... عمران نے واقعی حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''عمران مجھ سے ایک بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے۔ جس کے ازالے کے لئے میں تم سے ملنا چاہتا تھا اور میں نے تمہیں جو خطیر رقم دی ہے وہ بھی اسی سلسلے کی ہی کڑی ہے''...... سوپر فیاض نے اس بار سر جھکا کر انتہائی غمگین لہجے میں کہا تو عمران چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔

''کیسی غلطی''...... عمران نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''سب سے پہلے تو میں تمہیں یہ بتا دوں کہ یہ فائل مکمل نہیں ہے۔ اس فائل کے چند خاص صفحات غائب ہیں۔ وہ صفحات یا تو پرائم منسٹر کی طرف سے بڑے صاحب کو بھجوائے ہی نہیں گئے تھے یا پھر صاحب نے احتیاط کی خاطر وہ صفحات فائل سے الگ کر کے اپنی کسٹڈی میں رکھ لئے ہیں''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''ہاں۔ میں دیکھ چکا ہوں۔ فائل میں سے چھ صفحات غائب ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اگر میں یہ کہوں کہ میں نے یہ فائل تمہارے ڈیڈی کے آفس سے چوری کی ہے تو''...... سوپر فیاض نے اس بار رونی سی صورت بنا کر کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''صرف چوری ہی نہیں۔ تمہاری شکل سے مجھے صاف اندازہ ہو رہا ہے کہ تم نے اس فائل کی کاپی بنا کر کسی اور کو بھی دی ہیں اور وہ جو کوئی بھی ہے تم نے اس سے اچھی خاصی رقم حاصل کی ہے''...... عمران نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں یہ درست ہے۔ اسی لئے تو میں پریشان ہوں۔ میں نے اس فائل کی کاپی کر کے چند نامعلوم افراد کو فروخت کی تھی۔ اس فائل کی فوٹو کاپی کے بدلے میں مجھے بہت بڑی رقم ملی تھی''۔ سوپر فیاض نے کہا۔

''کتنی رقم۔ سچ سچ بتانا مجھے''...... عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''پچاس لاکھ ڈالر''...... سوپر فیاض نے رک رک کر کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ تو یہ ایک کروڑ کا چیک تم نے مجھے اسی رقم سے بطور رشوت دینے کی کوشش کی ہے''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''رشوت۔ اوہ نہیں۔ میں نے تو یہ رقم تمہیں دوست سمجھ کر دی

ہے''...... سوپر فیاض نے بوکھلا کر کہا۔

''کون دوست۔ کیسا دوست۔ میں کسی غدار کا دوست نہیں ہو سکتا جو اپنے ملک اور اپنی قوم کے مفادات کو غیر ملکی ایجنٹوں کے ہاتھوں فروخت کر دے۔ تمہیں اندازہ بھی ہے کہ تم نے یہ فائل غیر ملکی ایجنٹوں کو دے کر ملک کو کس مشکل اور کس پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے۔ اب اگر غیر ملکی ایجنٹ حرکت میں آ گئے اور وہ جی فور تک پہنچ گئے تو وہ ان کے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔ جی فور جو نہ صرف مسلمان ہیں بلکہ ہم نے انہیں اپنے ملک میں پناہ دی ہے۔ وہ ہمارے مہمان ہیں اور تم نے اپنے ہی ملک میں آئے ہوئے مہمانوں کی زندگیاں چند ڈالروں کے عیوض داؤ پر لگا دی ہیں۔ کیا یہ ہے تمہاری حب الوطنی اور یہ ہے تمہارا ایمان''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کا غراہٹ بھرا انداز دیکھ کر سوپر فیاض کانپ کر رہ گیا۔

''مجھے معاف کر دو عمران۔ میں نے کہا ہے نا کہ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے۔ مجھے اس بات کا ذرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہ فائل اس قدر اہمیت کی حامل ہو سکتی ہے۔ جن لوگوں نے مجھ سے رابطہ کیا تھا ان کا کہنا تھا کہ یہ ان کی ذاتی فائل تھی۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ وہ سر عبدالرحمٰن کے قریبی عزیز ہیں اور ان کے درمیان وراثتی جائیداد کا مسئلہ بنا ہوا تھا جس کے لئے انہوں نے سر عبدالرحمٰن کو ثالث بنا رکھا تھا۔ یہ دو بھائیوں کا معاملہ تھا اور بڑا

بھائی چھوٹے بھائی کی جائیداد میں حصہ مانگ رہا تھا لیکن باپ نے بڑے بیٹے کو اپنی زندگی میں ہی اپنی تمام جائیداد سے بے دخل کر دیا تھا۔ بڑے بیٹے کا کہنا ہے کہ یہ سب غلط ہے کیونکہ چھوٹے بھائی کے پاس اس بات کے کوئی دستاویزی ثبوت نہیں ہیں کہ اسے باپ نے تمام جائیداد سے بے دخل کر رکھا ہے۔ جبکہ چھوٹے بھائی کے پاس تحریری ثبوت بھی موجود تھے لیکن بڑا بھائی ان تحریری دستاویز کو ماننے کے لئے تیار نہیں تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ تحریر اس کے باپ کی نہیں ہے اسے محض ٹائپ کرایا گیا ہے اور اس پر جو دستخط ہیں وہ اس کے باپ کے نہیں ہیں بلکہ ساری جائیداد پر قبضہ کرنے کے لئے ان دستاویزات پر جعلی دستخط کئے گئے ہیں۔ بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی سے ان کاغذات کی کاپیاں مانگی تھیں لیکن چھوٹے بھائی نے اسے کاپیاں مہیا کرنے سے منع کر دیا تھا۔ پھر بڑے بھائی کے علم میں آیا کہ چھوٹے بھائی نے اس فائل کی کاپیاں سر عبدالرحمٰن کو دی ہیں تو وہ ان کاپیوں کے حصول کے لئے بے چین ہو گیا۔ بڑا بھائی اصل میں ایکریمیا شفٹ ہو گیا تھا اور وہ صاحبِ جائیداد تھا لیکن اس کے باپ کی چھوڑی ہوئی جائیداد جو کروڑوں ڈالر کی تھی اور جس پر چھوٹا بھائی بلا شرکتِ غیرے مالک بن جانا چاہتا تھا اور بڑا بھائی اس سے اپنا حق لینا چاہتا تھا اس لئے اس نے مجھ سے کہا کہ میں اگر اسے اس فائل کی فوٹو کاپیاں دے دوں تو وہ مجھے ایک خطیر رقم دے گا۔ میرے نزدیک چونکہ یہ وراثتی

جائیداد کا معاملہ تھا اس لئے میں نے اس فائل کی کاپیاں دینے میں کوئی عار نہ سمجھا۔ اس نے چونکہ مجھے کروڑوں ڈالر کی جائیداد کا بتایا تھا اس لئے میں نے اس سے کاپیوں کے بدلے میں پچاس لاکھ ڈالر مانگ لئے تھے جو کہ اس نے خوشی سے مجھے ادا کر دیئے تھے''......سوپر فیاض نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ پھر تمہیں کیسے پتہ چلا کہ یہ جائیداد کا معاملہ نہیں ہے بلکہ اس فائل میں ان چار سائنس دانوں کی انفاریشن ہے جو اسرائیل سے آئے تھے''......عمران نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''فائل دینے کے دوسرے روز ہی چند افراد میری رہائش گاہ میں آ دھمکے تھے اور انہوں نے مجھے پکڑ کر باندھ دیا تھا اور سلمٰی کو یرغمال بنا لیا تھا۔ وہ بے حد غصے میں تھے ان کا کہنا تھا کہ اس فائل سے چند کاغذات غائب ہیں۔ میں نے جان بوجھ کر وہ کاغذات غائب کئے ہیں اور انہیں مکمل فائل نہیں دی ہے۔ میں نے لاکھ قسمیں کھائیں کہ مجھے سر عبدالرحمٰن سے جیسی فائل ملی تھی میں نے اس فائل میں موجود تمام کاغذات کی فوٹو سٹیٹ کرا کے انہیں دے دی تھی لیکن وہ میری کسی بھی بات پر یقین نہیں کر رہے تھے۔ پھر ان میں سے ایک شخص نے مجھے اس فائل کی ساری حقیقت بتا دی جسے سن کر میں ششدر رہ گیا تھا۔ میرے خواب و گمان میں بھی نہیں تھا کہ مجھ سے نادانستگی میں کتنا بڑا جرم ہو گیا ہے اور میں نے

ان افراد کو پاکیشیا کی ایک انتہائی اہم اور انتہائی ٹاپ سیکرٹ فائل کی کاپیاں کر دی تھیں۔ اصل میں ہمارے پاس اس سے پہلے ایسا کوئی کیس نہیں آیا تھا کہ اس قدر بڑی اور محترم ہستیوں کی حفاظت کا ہمیں کوئی ٹاسک دیا ہو۔ اس فائل کے الفاظ بھی میری سمجھ سے بالاتر تھے اس لئے میں نے ان پر اعتماد کرتے ہوئے انہیں کاپیاں دے دی تھیں۔ مجھے خود پر غصہ آنے لگا کہ میں نے ان کی باتوں پر بھروسہ کیوں کیا تھا اور اس فائل کو چیک کئے بغیر کاپیاں کیوں دے دی تھیں لیکن میں غلطی کر چکا تھا جس کا ازالہ بے حد ضروری تھا۔ حملہ آوروں نے کسی مشین سے میرے دماغ کو اسکین بھی کیا تھا پھر شاید انہیں یقین آ گیا کہ میں نے انہیں اپنی طرف سے پوری فائل دی تھی تو وہ مجھے اور سلمٰی کو بے ہوش کر کے چھوڑ کر چلے گئے۔ انہوں نے ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا تھا لیکن ساری صورتحال مجھ پر واضح ہو چکی تھی اور مجھے خود پر بے حد طیش آ رہا تھا۔ مجھے کوئی راستہ نہیں مل رہا تھا کہ میں کیا کروں۔ یہ تو میری خوش قسمتی ہی تھی کہ فائل سے پہلے ہی چند مخصوص کاغذات الگ کر لئے گئے تھے اگر پوری فائل ان تک پہنچ گئی ہوتی تو وہ ان چار سائنس دانوں کے ساتھ نجانے کیا سلوک کرتے۔ میں نے فائل کی مزید کاپیاں کرا کر ایک فائل بنا کر اپنے پاس رکھ لی اور اصلی فائل اسی طرح خاموشی سے سر عبدالرحمٰن کے آفس میں رکھ دی جس خاموشی سے وہ فائل میں نے چوری کی تھی۔ میرے لئے یہ مسئلہ سوہانِ روح بنا ہوا

ہے کہ مجھ سے اتنی بڑی اور فاش غلطی کیسے ہو گئی اور میں نے پاکیشیا کی ایک انتہائی قیمتی فائل ملک دشمن عناصر کے ہاتھوں کیسے بیچ دی۔ یہ بلا شبہ میری حب الوطنی پر ایک سیاہ داغ ہے۔ یہ درست ہے کہ میں جوا خانوں، شراب کے اڈوں اور ناجائز کام کرنے والے ہوٹلوں کے مالکوں سے کچھ نہ کچھ اینٹھتا رہتا ہوں لیکن میں نے آج تک کبھی ایسا کوئی کام نہیں کیا جس سے ملک کے وقار اور ملک کی سلامتی پر کوئی حرف آتا ہو یا ملک کا دفاع خطرے میں پڑ سکتا ہو''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس سے بڑا غلط کام اور کیا ہو سکتا ہے کہ تم نے ان چار مسلمانوں کی تفصیلات اٹھا کر غیر ملکی ایجنٹوں کو بیچ دی ہیں جو ہم پر اعتماد کر کے اپنی زندگیوں کا تحفظ مانگنے آئے تھے''...... عمران نے غرا کر کہا تو سوپر فیاض نے ہونٹ بھینچتے ہوئے سر جھکا لیا جیسے اس کے پاس عمران کی بات کا کوئی جواب نہ ہو۔

''یہ سب مجھ سے انجانے میں ہوا ہے عمران۔ میں تم سے اسی سلسلے میں ملنا چاہتا تھا کہ مجھ سے چاہے وہ تمام رقم لے لو جو میں نے اس فائل کی نقول دے کر حاصل کی ہے لیکن مجھ پر بدنامی کا داغ لگنے سے بچا لو ورنہ میں سچ مچ خودکشی کر لوں گا۔ میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں لیکن میرا نام ملکی غداروں کی لسٹ میں آئے یہ میرے لئے ناقابل برداشت ہے''...... سوپر فیاض نے گلوگیر لہجے میں کہا۔

''یہ سب غلط کام کرنے سے پہلے سوچنا تھا۔ اب بتاؤ میں تمہارا کیا کروں۔ اگر اس بات کا ڈیڈی کو پتہ چلا تو وہ تمہیں اپنے ہاتھوں شوٹ کر دیں گے اور اگر اس بات کا میڈیا والوں کو علم ہو گیا تو وہ تم پر حقیقت میں غداری کا ایسا ٹرائل کریں گے کہ تمہاری نیندیں حرام ہو جائیں گی''...... عمران نے کہا۔

''میں اپنی اس غلطی یا جرم کی سزا تم پر چھوڑتا ہوں۔ تم جو مناسب سمجھو وہ کرو۔ چاہے میرے بارے میں بڑے صاحب کو ساری حقیقت بتا دو یا پھر چاہے میرا پوری قوم کے سامنے ٹرائل کر لو۔ میں غدار نہیں ہوں۔ میں غدار نہیں ہوں''...... سوپر فیاض نے کہا۔ عمران نے اس کی جانب غور سے دیکھا تو سوپر فیاض کی آنکھوں میں آنسو جھلملا رہے تھے جیسے اسے اپنی نادانستگی میں کئے ہوئے غلط کام پر انتہائی ندامت کا احساس ہو رہا ہو۔

''سوچ لو پیارے۔ جو میں کہوں گا کرو گے''...... عمران نے اپنے مخصوص موڈ میں آتے ہوئے کہا۔ وہ اس لئے مطمئن تھا کہ سوپر فیاض نے فائل کی جو کاپیاں غیر متعلق افراد کو فراہم کی تھیں وہ نامکمل تھیں۔ فائل کے جو کاغذات غائب تھے ان میں ہی ان چاروں مسلمانوں کی رہائش گاہوں، ان کی شخصیت اور ان کے کام کی تفصیل موجود تھی جو شاید پرائم منسٹر نے فائل سے پہلے ہی نکال لی تھیں یا پھر احتیاطاً سر عبدالرحمن نے وہ کاغذات فائل سے الگ کر کے رکھ لئے تھے۔ فائل میں جو مواد تھا اس سے چاروں مسلمان

سائنس دانوں کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل نہیں کی
تھیں۔

"میں سوچ سمجھ کر کہہ رہا ہوں۔ اپنی غلطی پر نادم ہو کر
احساسِ شرمندگی سے خود اپنی نظروں میں گرا جا رہا ہوں"....
فیاض نے جواب دیا۔

"تو وعدہ کرو کہ تم نے اس فائل کے لئے جو بھی قیمت
اس کی ایک ایک پائی تم اپنے پاس نہیں رکھو گے۔ آج ہی بلکہ
وہ ساری رقم کسی ٹرسٹ کو دے دو گے۔ اگر تمہیں ٹرسٹ
یاد ہوں تو ٹھیک ہے ورنہ میں تمہیں جناب آغا سلیمان پاشا
ذاتی خیراتی ٹرسٹ کا بنک اکاؤنٹ نمبر نوٹ کرا دیتا ہوں
ساری رقم تم اس کے اکاؤنٹ میں جمع کرا دو تو تمہاری غلطی
بھی کی جا سکتی ہے اور تمہیں احساسِ شرمندگی سے بھی نکالا
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض چونک
کی شکل دیکھنے لگا۔

"ساری رقم"...... سوپر فیاض نے ہکلا کر کہا پھر وہ بری
سے چونک پڑا۔

"سلیمان کا خیراتی ٹرسٹ۔ کیا مطلب۔ تم اپنے ملازم کی
کر رہے ہو۔ کیا میں ساری رقم اس کے اکاؤنٹ میں
کراؤں"...... سوپر فیاض نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا

"ہاں۔ اس سے سلیمان اور اس کے غریب مالک کا

ئے گا جو نجانے قرض کی کن کن دلدلوں میں پھنسا ہوا ہے۔ ان
بھلا ہو گا تو وہ دونوں تمہیں جھولی اٹھا اٹھا کر دعائیں دیں گے
تم جانتے ہو کہ جب کوئی مسکین اور یتیم کسی کو دعائیں دیتا ہے تو
کی دعائیں سیدھی آسمان پر جاتی ہیں اور قبولیت کی تمام منزلیں
انی سے طے کر لیتی ہیں۔ اگر دعاؤں سے تمہارے ماتھے پر لگا
کلنک۔ میرا مطلب ہے تم پر غداری کا لگا ہوا داغ صاف ہو سکتا
تو تمہیں تو خوش ہو جانا چاہئے۔ تمہیں کون سا اپنے ذاتی
ٹ سے کچھ نکال کر دینا ہے۔ ڈیڈی یا دنیا والوں کو اس رقم
بارے میں اور رقم کے حصول کے بارے میں پتہ چل جائے تو
تم کہاں لٹکو گے اس بارے میں تم مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہو۔
سے اچھا نہیں ہے کہ یہ ساری رقم تم کسی اور کو دے دو تاکہ
بے چارے کے کسی کام آ سکے"...... عمران نے نان سٹاپ
تے ہوئے کہا۔

"میں خوب سمجھتا ہوں تمہیں اور تمہارے ملازم سلیمان بے
ے کو۔ میں نے تمہیں ایک کروڑ دے دیا ہے نا۔ بس اسی پر
ت کرو۔ میں باقی کی رقم بھی اپنے پاس نہیں رکھوں گا۔ میں
وہ ساری رقم کسی ٹرسٹ کو دے دوں گا لیکن کس ٹرسٹ کو دینی
یہ میں خود طے کروں گا"...... سوپر فیاض نے اس بار بڑے
ے لہجے میں کہا۔

"اچھی طرح سوچ لو پیارے۔ اپنی مرضی کے فیصلے بعض اوقات

بھاری پڑ سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کیا کہنا چاہتے ہو تم۔ کیا تم مجھے بلیک میل کرنا چاہتے ہو''...... سوپر فیاض نے اس بار غصے سے گرجتے ہوئے کہا۔ عمران کا نارمل انداز دیکھ کر اس کے دماغ سے ساری احساسِ شرمندگی اور پریشانی دور ہوگئی تھی اور اب وہ پہلے جیسے سوپر فیاض کے روپ میں آ گیا تھا۔

''اسے بلیک میل نہیں ہینڈسم میل کہتے ہیں۔ میں تمہیں سمجھا رہا ہوں۔ اگر مان جاؤ گے تو ٹھیک ہے ورنہ میں یہ فائل لے جا کر سیدھا ڈیڈی کی ٹیبل پر رکھ دوں گا''...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا تم سچ کہہ رہے ہو''...... سوپر فیاض نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''جھوٹ بولوں تو ابھی تمہارے سر سے سارے بال جھڑ جائیں''...... عمران نے کہا۔

''عمران پلیز۔ چلو ایسا کرو کہ میں ایسا ہی ایک اور چیک تمہیں دے دیتا ہوں۔ کچھ تو میرے پاس بھی رہنے دو''...... سوپر فیاض نے احتجاج بھرے لہجے میں کہا۔

''کچھ سے اگر تمہارے مراد سو دو سو روپے ہیں تو وہ میں تمہیں اپنی کٹی پھٹی جیبوں میں سے تلاش کر کے دے دوں گا''...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں کہا اور سوپر فیاض اسے کھا

جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔ چند لمحے وہ غور سے عمران کی جانب دیکھتا رہا پھر اس نے جھپٹ کر نہ صرف میز پر پڑا ہوا چیک اٹھا لیا بلکہ عمران کے ہاتھوں سے وہ فائل بھی جھپٹ لی جسے عمران نے عام انداز میں پکڑ رکھا تھا۔

''اب کر لو جو کچھ بھی کر سکتے ہو۔ میں اب یہ فائل خود ہی بڑے صاحب کے پاس لے جاؤں گا اور انہیں ساری حقیقت بتا دوں گا۔ پھر چاہے وہ مجھے شوٹ کریں یا پھانسی پر چڑھا دیں لیکن اب میں اس رقم سے تمہیں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں دوں گا''۔ سوپر فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم میں اتنی ہمت ہے کہ فائل لے کر ڈیڈی کے پاس جا سکو اور ان کے سامنے اپنا اعتراف جرم کر سکو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ جو غلطی میں نے کی ہے اگر یہ ناقابلِ معافی ہے تو پھر مجھے کوئی حق نہیں ہے کہ میں بلاوجہ اپنی غلطی چھپانے کی کوشش کرتا رہوں''...... سوپر فیاض نے بڑے تلخ لہجے میں کہا۔

''بڑے صاحبِ فراست بن رہے ہو۔ کہیں سلمٰی بھابھی نے اس جرم میں تمہیں چھوڑنے کا عندیہ تو نہیں دے دیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ وہ بھی مجھ سے ناراض ہے۔ اسی نے مجھ سے کہا تھا کہ میں بڑے صاحب کے پاس جا کر اپنی غلطی تسلیم کر لوں اور ساری

رقم ان کی میز پر رکھ دوں ورنہ وہ مجھے چھوڑ کر چلی جائے گی اور پھر کبھی لوٹ کر نہیں آئے گی"...... سوپر فیاض نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم نے اب تک ایسا کیا کیوں نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"میں صبح سے کئی بار بڑے صاحب کے پاس جانے کی کوشش کر چکا ہوں لیکن میں چونکہ بڑے صاحب کی طبیعت کے بارے میں جانتا ہوں۔ انہوں نے میری اس غلطی پر فوراً غداری کا فتویٰ جاری کر دینا ہے اور آن دی سپاٹ مجھے شوٹ کر دینا ہے اس لئے میری ان کے پاس جانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی"...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

"یوں کہو کہ تمہیں موت کے نام سے ڈر آتا ہے"...... عمران نے ہنس کر کہا۔

"موت سے کون نہیں ڈرتا وہ بھی ذلت آمیز اور رسوائی کی موت سے"...... سوپر فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اچھا چھوڑو۔ تمہیں ڈیڈی کے پاس جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ فائل مجھے دو اور یہ بتاؤ کہ وہ کون لوگ تھے جنہوں نے تم سے فائل کی نقول حاصل کی تھیں۔ کیا تم نے ان کے حلیئے نوٹ کئے تھے۔ ان کے بولنے کا انداز کیسا تھا اور ان کی مادری زبان کون سی تھی"...... عمران نے سر جھٹک کر کہا تو سوپر فیاض ان

افراد کے بارے میں عمران کو تفصیل بتانے لگا جنہوں نے اس سے جی فور کی معلومات خریدی تھیں۔ سوپر فیاض کے کہنے کے مطابق وہ مقامی ہی لوگ تھے اور مقامی زبان میں ہی بول رہے تھے جس کی وجہ سے وہ ان سے دھوکا کھا گیا تھا۔ لیکن جب اس نے عمران کو ان کے حلیئے بتائے تو عمران کو یہ اندازہ لگانے میں دیر نہیں لگی کہ وہ سب میک اپ میں تھے۔

"یاد کرو، انہوں نے کوئی ایسی بات کی ہو جو عام روٹین سے ہٹ کر اور تمہیں عجیب سی لگی ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔ البتہ ان میں سے ایک آدمی بڑبڑاتا بہت تھا جیسے اسے خود کلامی کرنے کی عادت ہو۔ وہ جب بھی مجھ سے بات کرتا اور پھر میرا جواب سن کر غصے اور پریشانی کے عالم میں بڑبڑانا شروع کر دیتا۔ اس کی آواز بے حد دھیمی ہوتی تھی لیکن ایک بار میں نے اس کے منہ سے اسرائیل کا نام اور گرین ایجنسی کا نام سنا تھا اور ہاں ایک بار اس نے کسی بلیک ڈائمنڈ کا بھی نام لیا تھا"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"اسرائیل۔ گرین ایجنسی۔ بلیک ڈائمنڈ۔ اوہ۔ کیا کہہ رہا تھا وہ۔ کیا تم نے اس کی پوری بات سنی تھی"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ اس وقت وہ مجھ پر حاوی تھے اور ان کے قبضے میں سلمٰی تھی اس لئے میں بے حد گھبرایا ہوا تھا میں نے ان کی باتوں پر

کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''اور کوئی بات۔ میرا مطلب ہے۔ ان افراد جن کی تم نے تعداد چار بتائی ہے۔ ان کی کوئی خاص نشانی اگر تمہیں یاد ہو تو''...... عمران نے کہا۔

''ان میں ایک شخص جو باقی تین کا سربراہ معلوم ہوتا تھا اور جسے خودکلامی کی عادت تھی۔ اس کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا سرا کٹا ہوا تھا جو ترچھے انداز میں کٹا تھا جس سے اس کا سارا ناخن ہی اُڑ گیا تھا''...... سوپر فیاض نے جواب دیا تو عمران ایسے کسی شخص کا حلیہ ذہن میں لانے کی کوشش کرنے لگا جسے ہر وقت خود کلامی کرنے کی عادت ہو اور اس کے دائیں ہاتھ کا انگوٹھا ناخن سمیت کٹا ہوا ہو لیکن اس کے ذہن میں ایسے کسی شخص کا کوئی تصور اجاگر نہیں ہو رہا تھا۔

''کیا ان چاروں نے تم پر اور سلمٰی بھابھی پر ضرورت سے زیادہ تشدد کیا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ انہوں نے پہلے ہم دونوں پر خاصے ہاتھ پیر چلائے تھے۔ اگر میں بندھا ہوا نہ ہوتا تو وہ مجھے چھو بھی نہیں سکتے تھے۔ مجھے اپنی درگت بننے کی کوئی فکر نہیں ہے لیکن جب وہ سلمٰی پر تشدد کر رہے تھے تو مجھے ان پر شدید غصہ آ رہا تھا اور میرا دل چاہ رہا تھا کہ وہ ایک بار میرے ہاتھ پاؤں کھول دیں تو میں ان کے ٹکڑے اُڑا دوں''...... سوپر فیاض نے غصے سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

''بہرحال جو ہونا تھا ہو گیا۔ آئندہ کے لئے محتاط رہو اور شکر کرو کہ ان غیر ملکی ایجنٹوں کے پاس مکمل فائل نہیں گئی ہے جس کی وجہ سے وہ مسلمان سائنس دانوں سے دور ہیں۔ اگر ان تک مکمل فائل پہنچ گئی ہوتی تو پھر ڈیڈی بعد میں پہلے میں تم پر نشانہ بازی کی مشق کرتا اور تمہیں اتنی گولیاں مارتا کہ تمہارے طوطے اور فاختائیں سب ہی تمہاری روح سمیت اُڑ جاتیں''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تو کیا تم اس معاملے کو رفع دفع کر دو گے''...... سوپر فیاض نے عمران کو نارمل دیکھ کر اس کی جانب امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''مفت میں تو معاملہ رفع دفع کیا کروں گا میں خود بھی یہاں سے دفع نہیں ہوں گا''...... عمران نے اس کے ہاتھوں میں ایک کروڑ کا چیک دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں تمہیں ایک کروڑ دے رہا ہوں''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''پچاس لاکھ ڈالرز ہیں پیارے جن کی پاکیشیا میں مالیت چالیس کروڑ روپے سے زیادہ بنتی ہے اور تم مجھ حقیر فقیر پر تقصیر بندے کو محض ایک کروڑ دے رہے ہو اور وہ بھی زبان بند رکھنے کے لئے۔ یہ تو ناانصافی ہے پیارے۔ سراسر ناانصافی''...... عمران نے کہا۔

''تو تم کتنے چاہتے ہو''...... سوپر فیاض نے غصے اور پریشانی

سے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

”زیادہ نہیں تو ففٹی ففٹی تو ہونے چاہئیں“......عمران نے کہا۔

”بیس کروڑ۔ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا“......سوپر فیاض نے دہاڑتے ہوئے کہا۔

”ابھی تو نہیں ہوا۔ لیکن ہو گیا تو پھر تمہارے پاس ففٹی ففٹی کا چانس بھی ختم ہو جائے گا۔ یہ ذہن میں رکھنا کہ تم نے غیر ملکی ایجنٹوں سے ڈیلنگ کی ہے۔ گو کہ فائل نامکمل ہے لیکن اس کے باوجود ان کے ہاتھ جی فور کی بہت سی معلومات پہنچ چکی ہیں۔ اگر غیر ملکی ان معلومات کی سیڑھی بنا کر جی فور تک پہنچ گئے اور جی فور کو ذرا بھی نقصان ہوا تو پھر اس کا سارا ملبہ تم پر ہی گرے گا۔ پھر میں تو کیا میرے ڈیڈی بلکہ ان کے بھی ڈیڈی تمہیں نہیں بچا سکیں گے۔ ہاں اگر تم مجھے بیس کروڑ دے دو تو میں تمہارے ان دشمنوں کو تلاش کرنے اور انہیں پکڑنے کی کوشش ضرور کر سکتا ہوں۔ وہ پکڑے گئے تو تم ان سے اپنی اور سلمیٰ بھابھی کا بھی بدلہ لے سکتے ہو آگے تمہاری مرضی“......عمران نے کہا تو سوپر فیاض اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

”کیا تمہیں یقین ہے کہ تم انہیں پکڑ لو گے“......سوپر فیاض نے بادل نخواستہ انداز میں کہا۔

”جب تک آدھی رقم میرے ہاتھ نہیں آئے گی مجھے تو اس بات پر بھی یقین نہیں ہے کہ تمہاری گردن اس معاملے سے بچ سکتی

ہے“......عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔ میں نے مار بھی تو بہت کھائی ہے۔ کیا دس کروڑ سے کام چل جائے گا“...... سوپر فیاض نے جیسے عمران کے سامنے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔

”میرا تو چل جائے گا لیکن آغا سلیمان پاشا کا کیا ہو گا۔ میں اس سے زیادہ کا اس کا مقروض ہوں۔ میں تمہارا ساتھ اسی لئے دے رہا ہوں کہ اور کچھ نہیں تو کم از کم تم سے رقم لے کر اپنے سر پر چڑھا ہوا آغا سلیمان پاشا کا قرض ہی اتار دوں اور باقی بچنے والی رقم سے کسی لاچار اور یتیم لڑکی سے شادی کر کے اسے چند خوشیاں ہی مہیا کر دوں“......عمران نے کہا۔

”ہونہہ۔ تم نہیں سدھر سکتے۔ اس وقت واقعی میری گردن پھنسی ہوئی ہے۔ کاش کہ میں نے اپنے پیروں پر خود ہی کلہاڑی نہ ماری ہوتی تو میں تمہیں ایک پائی بھی نہیں دیتا“......سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”پائیوں کا دور اب ختم ہو چکا ہے پیارے۔ اب تو صرف روپے چلتے ہیں وہ بھی بڑے بڑے سرکاری نوٹ“......عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اپنا اکاؤنٹ نمبر بتاؤ۔ میں باقی کے انیس کروڑ روپے تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا دیتا ہوں“......سوپر فیاض نے جیسے اس سے اپنی جان چھڑاتے ہوئے کہا۔

”اب آیا ہے نا گدھا پہاڑ۔ اوہ۔ مم مم۔ میرا مطلب ہے اونٹ پہاڑ کے نیچے۔ لکھو۔ میرا اکاؤنٹ نمبر لکھو اور پھر بے فکر ہو کر گھر جاؤ اور اپنی ہڈیوں کو ٹکور کر کے لمبی تان کر سو جانا اور بھول جانا کہ تم نے ڈیڈی کے آفس سے کوئی فائل چوری کی تھی اور وہ فائل غیر ملکی بلکہ اسرائیلی ایجنٹوں کو فروخت کی تھی“...... عمران نے کہا۔

”اسرائیلی ایجنٹ۔ اوہ۔ کیا وہ اسرائیلی ایجنٹ تھے“...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ تم نے خود ہی اسرائیل اور گرین ایجنسی کا ذکر کیا ہے۔ بلیک ڈائمنڈ کا تو پتہ نہیں لیکن اسرائیل کی ایک ایجنسی ہے جو گرین ایجنسی کے نام سے کام کرتی ہے۔ تمہارے پاس یقینی طور پر گرین ایجنسی کے ہی ایجنٹ آئے تھے۔ شکر مناؤ کے تم اور بھابھی ابھی تک سانسیں لے رہے ہیں ورنہ گرین ایجنسی کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ انسانوں کو کسی خاطر میں نہیں لاتے اور چھوٹی سے چھوٹی بات اگلوانے کے لئے بھی گاجر اور مولی کی طرح سے کاٹ کر رکھ دیتے ہیں“...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض کا چہرہ زرد پڑ گیا۔

”مائی گاڈ۔ یہ میں نے کیا کر دیا۔ میں نے ساری معلومات اسرائیلی ایجنٹوں کو فروخت کی تھی۔ اُف۔ مجھ سے اتنی بڑی بھول کیسے ہو گئی“...... سوپر فیاض نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

”غلطی غلطی ہوتی ہے پیارے۔ چاہے وہ جان بوجھ کر کی

جائے یا پھر انجانے میں۔ تم نے غلطی کی ہے۔ اس کی سزا تو تمہیں ملے گی اور یہ سزا محض بیس کروڑ کی ہے جو تم میرے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرو گے ورنہ اگر ڈیڈی یا اعلیٰ حکام تک یہ بات پہنچ گئی تو وہ تمہارا کورٹ مارشل کر کے تمہیں کیا سزا دیں گے اس کا تصور کرو تو تم کانپ ہی اٹھو گے“...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”بس کسی طرح سے تم یہ سب سنبھال لو۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں آئندہ ایسی کوئی غلطی نہیں کروں گا“...... سوپر فیاض نے کہا۔

”تو پھر اللہ کا نام لے کر کاٹو چیک“...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض سے ایک بار پھر تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

”تھوڑی بہت تو گنجائش رکھو تم تو مجھے سچ مچ لوٹنے پر آ گئے ہو“...... سوپر فیاض نے منہ بنا کر کہا۔

”تمہاری ملک الموت سے جان بچا تو رہا ہوں اس سے زیادہ اور میں کیا گنجائش دوں ورنہ تم نے جو کام کیا ہے اس کے لئے تو میرا بھی یہی دل چاہ رہا ہے کہ میں تم سے تمہارا سرکاری ریوالور لوں اور اس ریوالور کی ساری گولیاں تمہیں مار دوں“...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض اس کی جانب خوف بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔ اس نے کانپتے ہاتھوں سے عمران کے لئے چیک کاٹا اور عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے چیک پر رقم دیکھی اور پھر اس نے مسکراتے ہوئے چیک جیب میں ڈالا اور میز سے فائل اٹھا لی۔

"اب تو تم مجھے بچا لو گے نا"...... سوپر فیاض نے عمران کی جانب دیکھ کر مسکین سی صورت بنا کر کہا۔

"کوشش کروں گا"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"اب بھی کوشش ہی کرو گے"...... سوپر فیاض نے اسے پھاڑ کھانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کوششیں ہی کامیاب ہوتی ہیں پیارے ورنہ اس دور میں وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو جائے"...... عمران نے کہا اور سوپر فیاض ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ عمران کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ کر اسے یقین ہو گیا تھا کہ عمران اس سلسلے کو خود تک ہی محدود رکھے گا اور فائل کے بارے میں کسی اور سے اور سر عبدالرحمٰن سے کوئی ذکر نہیں کرے گا۔ عمران اسے اللہ حافظ کہتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

ان دنوں چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہیں تھا اس لئے ان کا راوی میں چین ہی چین لکھ رہا تھا۔ اس لئے عمران ٹیکنی کلر لباس میں آوارہ گردی کرتا ہوا سوپر فیاض کے آفس میں پہنچ گیا تھا۔ لیکن یہاں آتے ہی اس پر جو انکشافات ہوئے تھے ان کے بارے میں خاص طور پر اسرائیل اور گرین ایجنسی کا سن کر عمران انتہائی سنجیدہ ہو گیا تھا۔

عمران سوچ رہا تھا کہ اگر واقعی گرین ایجنسی کے ایجنٹ پاکیشیا میں موجود ہیں تو پھر وہ جی فور کی تلاش میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیں گے اور ہر ممکن طریقے سے جی فور تک پہنچنے کی کوشش کریں

گے اور گرین ایجنسی ظاہر ہے ان مسلم سائنس دانوں کو ختم کرنے کے لئے ہی یہاں کام کرنے کے لئے آئی ہو گی جو اسرائیل سے ایک یہودی سائنس دان کا انقلابی فارمولا اور اس کی بنائی ہوئی مشین کے پارٹس لانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

اسرائیل بھلا یہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ وہ چاروں مسلمان سائنس دان یہودی سائنس دان کے فارمولے پر پاکیشیا میں کام کریں اور اسرائیل کی بجائے پاکیشیا کا دفاع ناقابلِ تسخیر ہو جائے۔ عمران فائل لے کر سیدھا دانش منزل جانا چاہتا تھا۔ وہ اس سلسلے میں بلیک زیرو سے بات کرنا چاہتا تھا اور سیکرٹ سروس کی ڈیوٹی لگانا چاہتا تھا کہ وہ دارالحکومت میں پھیل جائیں اور گرین ایجنسی کے ایجنٹوں کو تلاش کریں. جو نجانے پاکیشیا میں کب سے موجود تھے۔

چیف نے کلارک اور کیتھ کو جی فور کی تمام انفارمیشن مہیا کر دی تھیں۔ اس نے انہیں یہ بھی بتایا تھا کہ گرین ایجنسی کے جو ایجنٹ پاکیشیا میں موجود تھے وہ بدستور پاکیشیا میں ہی موجود ہیں۔ جن میں سے ایک نام ہیرس کا تھا اور دوسرے کا نام ہڈسن تھا۔ ان دونوں نے ہی پاکیشیا سے زیادہ تر جی فور کی معلومات حاصل کی تھیں۔ اگر کلارک اور کیتھ چاہیں تو ان دونوں کو وہ اپنے ساتھ رکھ سکتے تھے اور ان کی حاصل کی گئی معلومات کے سہارے وہ آگے بڑھ سکتے تھے۔

ان دونوں نے چیف سے اپنے سفری پاسپورٹ اور ضروری کاغذات لئے اور پھر وہ دونوں پاکیشیا کے لئے روانہ ہو گئے۔ چیف نے انہیں ڈائریکٹ پاکیشیا بھیجنے کی بجائے مختلف ممالک کا ملٹی ویزا لگوا کر دیا تھا اور ان کے کاغذات پر چونکہ سیاح لکھا ہوا تھا

اس لئے وہ دونوں پوری دنیا کی سیر کرتے پھر رہے تھے اور اپنی مرضی سے جس ملک میں جانا چاہیں جا سکتے تھے۔

چیف نے انہیں پاکیشیا کے لئے کئی کاغذات کے سیٹ بنا کر دیئے تھے جن کی مدد سے وہ پاکیشیا میں مختلف میک اپ کر کے طویل عرصے تک قیام کر سکتے تھے۔ اس کے علاوہ چیف نے انہیں اسرائیلی فارن ایجنٹ کے بارے میں بھی تمام تفصیل مہیا کر دی تھی۔ اسرائیلی فارن ایجنٹ جس نام ہیڈمر تھا، دارالحکومت میں بلیک ڈائمنڈ کلب چلاتا تھا۔ پہلے بھی جو اسرائیلی ایجنٹ پاکیشیا میں تھے ان سب کی بھی معاونت ہیڈمر ہی کرتا تھا۔ چیف نے انہیں بتایا تھا کہ اس نے ہیڈمر کو ان کی آمد کی اطلاع دے دی ہے۔ جب وہ پاکیشیا پہنچیں گے تو وہ ہیڈمر کو ایک کال کر لیں تو ہیڈمر ایئر پورٹ پر انہیں خود رسیو کرنے پہنچ جائے گا۔

کلارک اور کیتھ زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے اور جلد سے جلد پاکیشیا پہنچ کر اپنا مشن مکمل کرنے کے خواہاں تھے اس لئے انہوں نے ملٹی ویزے کے باوجود دوسرے ممالک میں زیادہ سٹے نہیں کیا تھا۔ وہاں ایک ایک دو دو روز رک کر وہ آگے بڑھ جاتے تھے اور اس طرح سفر کرتے ہوئے وہ آخر کار پاکیشیا پہنچ گئے تھے۔ طیارہ لینڈ ہونے سے پہلے انہوں نے بلیک ڈائمنڈ کلب میں ہیڈمر کو اپنی آمد کی اطلاع دے دی تھی اور ہیڈمر انہیں ایئر پورٹ پر خود ہی رسیور کرنے پہنچ گیا تھا۔

گرین ایجنسی کے دو ایجنٹ ہیرس اور ہڈسن بھی بلیک ڈائم
کلب میں ہی موجود تھے جنہیں ہیڈمر کی مکمل حمایت حاصل تھی ا
وہ ان کے شانہ بشانہ کام کرتا تھا۔

ہیڈمر ایک ادھیڑ عمر شخص تھا لیکن اس کا ڈیل ڈول اور اس
جسامت نوجوانوں جیسی تھی۔ اسے دیکھ کر یوں لگتا تھا جیسے اس
ساری زندگی لڑائی بھڑائی میں ہی گزری ہو۔ ہیڈمر ان دونوں کو ا
پورٹ سے پہلے بلیک ڈائمنڈ کلب لایا۔ اس نے ان کی خوب
بھگت کی تھی اور پھر وہ انہیں شہر کی ایک نئی تعمیر شدہ رہائشی کالو
میں لے گیا تھا جہاں ان دونوں کے لئے پہلے سے ہی ایک فرن
کوٹھی تیار تھی۔ کوٹھی میں ان کی ضرورت کا تمام سامان بھی مو
تھا۔ گرین ایجنسی کے دونوں ایجنٹ ہیرس اور ہڈسن بھی اسی کو
میں رہائش پذیر تھے۔

کوٹھی میں ان کی خدمت کے لئے چند ملازمین بھی موجود
جو رہائش گاہ کی حفاظت کے ساتھ ساتھ ان کی تمام ضروریات
بھی خیال رکھتے تھے۔ ہیڈمر نے ان کی ضرورت کے لئے پور
میں کئی گاڑیاں کھڑی کر رکھی تھیں جنہیں وہ کہیں بھی لے جا
کے لئے استعمال کر سکتے تھے۔

اس وقت وہ دونوں ہیرس اور ہڈسن کے ساتھ تھے اور کافی
رہے تھے۔ کلارک اور کیتھ ان دونوں ایجنٹوں سے جی فور
بارے میں اب تک کی اکٹھی کی ہوئی معلومات حاصل کر رہے

ن کا ہیرس اور ہڈسن انہیں تفصیل سے جواب دے رہے تھے۔

"تم دونوں کے پاس جی فور کے بارے میں اتنی معلومات
وجود ہیں اس کے باوجود تم دونون اب تک انہیں ڈھونڈنے میں
اکام رہے ہو کیا میں اس کی وجہ جان سکتا ہوں"...... کلارک نے
یرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ ہیرس اور ہڈسن نے انہیں جی فور
کے بارے میں جو کچھ بھی بتایا تھا اس کے تحت وہ دونوں آسانی
سے جی فور تک پہنچ سکتے تھے۔

"چیف نے ہمارے ہاتھ پیر باندھ رکھیں ہیں۔ انہوں نے ہمیں
پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہاتھ پیر بچا کر کام کرنے کی ہدایات دی
تھیں اس لئے ہم یہاں کھل کر کام نہیں کر سکتے تھے جس کی وجہ
سے سوائے ہمیں جی فور کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے کے
زیادہ کام نہیں ہو سکا تھا۔ اگر ہمیں یہاں کھل کر کام کرنے کا موقع
دیا جاتا تو تم دونوں کے یہاں آنے کی ضرورت نہ پڑتی ہم کب کا
جی فور کا خاتمہ کر چکے ہوتے"...... ہیرس نے منہ بنا کر کہا۔

"فکر نہ کرو۔ ہم آ گئے ہیں۔ اب تم پر کوئی پابندی نہیں ہو گی۔
ہم چاروں مل کر یہاں دھڑلے سے کام کریں گے اور ہر حال میں
اپنا مشن پورا کریں گے پھر چاہے ہمارے راستے میں پاکیشیا سیکرٹ
سروس آئے یا کوئی اور ایجنسی۔ جو بھی ہمارے سامنے آیا ہم اسے
ختم کر دیں گے"...... کیتھ نے کہا۔

"کیا چیف نے ہمیں تم دونوں کے ساتھ کام کرنے کی اجازت

دے دی ہے''...... ہڈسن نے پوچھا۔

''ہاں۔ چیف نے کہا ہے کہ ہم تم دونوں کو اس مشن کے ل
اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں چونکہ جی فور کی تلاش کے لئے تم دونو
نے بہت بھاگ دوڑ کی ہے اس لئے ہم تمہیں اس مشن کے اختتا
تک اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں''...... کلارک نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ ریئلی گڈ شو۔ اب مزہ آئے گا کام کرنے میں''
ہیرس نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''اب کیا پروگرام ہے''...... ہڈسن نے پوچھا۔

''ابھی تو ہم آئے ہیں۔ فی الحال ایک دو روز ہم آرام کر
گے اس کے بعد ہم حالات کا جائزہ لیں گے اور پھر سوچیں گے
ہمیں کیا کرنا ہے''...... کلارک نے کہا۔

''آرام کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم اتنے دنوں سے آ
ہی تو کرتے آ رہے ہیں۔ اگر تمہارے ذہن میں کوئی پلاننگ ہے
بتاؤ''...... کیتھ نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کلارک ہنس پڑا۔

''تو تم آج سے ہی کام شروع کر دینا چاہتی ہو''...... کلار
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں جلد سے جلد یہ مشن پورا کرنا چاہتی ہوں۔ مجھے
ان چاروں سائنس دانوں سے بے حد نفرت ہے جو اسرائیلی سائ
دان کا نہ صرف فارمولا یہاں لے آئے ہیں بلکہ اس قیمتی مشین
پارٹس بھی لے آئے ہیں اور اس مشین سے پاکیشیا کو فائدہ پ

چاہتے ہیں۔ ایک بار وہ چاروں سائنس دان میرے سامنے آ
جائیں تو میں انہیں کاٹ کر رکھ دوں گی''...... کیتھ نے غراہٹ
بھرے لہجے میں کہا۔

''تو ٹھیک ہے۔ میں نے جی فور کی تمام رپورٹس دیکھ لی ہیں۔
ان رپورٹس کا اگر میں تجزیہ کروں تو ہمارے سامنے دو صورتیں آتی
ہیں جن کی مدد سے ہم جی فور تک پہنچ سکتے ہیں''...... کلارک نے
کہا۔

''کون سی ہیں وہ دو صورتیں''...... ہیرس نے حیرت بھرے لہجے
میں پوچھا۔

''تم دونوں نے مجھے جو معلومات دی ہیں ان کے مطابق سنٹرل
انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل نے ان چاروں سائنس دانوں کی
حفاظت کی ذمہ داری اپنے محکمے کے کسی انسپکٹر ساحر کو دے رکھی ہیں
جو اپنی ایک مخصوص ٹیم کے ساتھ پچھلے کئی روز سے غائب ہے۔
ظاہر ہے وہ ان سائنس دانوں کی نگرانی کرنے میں مصروف ہے
اس لئے وہ دفتر میں حاضری کیسے دے سکتا ہے۔ اس لئے میں
سوچ رہا ہوں کہ ہمیں سب سے پہلے انسپکٹر ساحر اور اس کے متعلقہ
افسروں کی نگرانی کرنی چاہئے۔ انسپکٹر ساحر اور اس کے ساتھی دن
رات تو سائنس دانوں کی نگرانی کر نہیں سکتے وہ آخر کار اپنے گھروں
میں تو جاتے ہی ہوں گے۔ اگر ہم ان کے گھروں کی چیکنگ کریں
تو ان کے بارے میں پتہ چلایا جا سکتا ہے کہ وہ کہاں آتے جاتے

ہیں اور پھر ان جگہوں کی چیکنگ کی جائے جہاں ان کی ڈیوٹی ہے تو ہمیں ان سائنس دانوں کا اتہ پتہ مل سکتا ہے۔ اگر یہ کنفرم ہے کہ جی فور کی حفاظت اور نگرانی انسپکٹر ساحر کی ذمہ داری ہے تو ہم اسے اٹھا کر اس کا مائنڈ اسکین کر کے جی فور کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں“...... کلارک نے کہا۔

”یہ ہم کر چکے ہیں۔ ہم نے انسپکٹر ساحر کی رہائش گاہ ٹریس کر لی تھی اور اس کی نگرانی بھی کی تھی لیکن انسپکٹر ساحر کی مختلف جگہوں پر ڈیوٹیاں لگتی رہتی ہیں۔ جہاں جہاں وہ ڈیوٹی دیتا تھا ہم نے وہاں بھی چھان بین کی تھی لیکن ان علاقوں میں نہ تو ہمیں کسی مشکوک شخص کے بارے میں کچھ پتہ چلا ہے اور نہ ہی وہاں کسی لیبارٹری کا کوئی نشان ہے۔ ہم نے لیبارٹری کی چیکنگ کے لئے سائنسی آلات کا بھی استعمال کیا تھا“...... ہیرس نے کہا۔

”تب پھر ہم جی فور کو ان کے میک اپ کی مدد سے تلاش کر سکتے ہیں“...... کلارک نے کہا تو وہ تینوں چونک پڑے۔

”میک اپ کی مدد سے ہم انہیں تلاش کر سکتے ہیں۔ میں سمجھا نہیں۔ میک اپ کی مدد سے بھلا کسی کو کیسے تلاش کیا جا سکتا ہے“۔ ہڈسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہمارے پاس جی فور کی جو ادھوری فائل ہے اس میں جی فور کو جو میک اپ کرائے گئے ہیں وہ خاص میٹریل سے بنائے گئے ہیں۔ ان میں پلاسٹک ربڑ کے ساتھ ساتھ مرکری اور خاص طور پر

کلاسٹک ریمل نامی کیمیکل بھی استعمال کیا گیا ہے۔ کلاسٹک ریمل ایک ایسی دھات ہے جس کی مدد سے ربڑ کو انتہائی پتلا کر کے اس سے ماسک سا بنا لیا جاتا ہے اور اس دھات سے بنے ہوئے ماسک کی یہ خاصیت بھی ہے کہ وہ جس انسانی چہرے پر چڑھایا جاتا اس کا رنگ بھی اس انسان کی جلد کی رنگت جیسا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کے چہرے پر کسی میک اپ کے اثرات دکھائی ہی نہیں دیتے اور اس ماسک میں چونکہ انسانی جلد جیسے مسام بنے ہوتے ہیں اس لئے اس ماسک کو چہرے سے بار بار اتارنے کی بھی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ یہ ماسک مستقل طور پر چہرے پر لگا رہ سکتا ہے“...... کلارک نے کہا۔

”تو اس سے کیا ہوتا ہے۔ اگر ماسک مخصوص کیمیکل کا بنا ہوا ہے تو ہم اس سے کسی کو کیسے پہچان سکتے ہیں“...... کیتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میری پوری بات تو سن لو“...... کلارک نے منہ بنا کر کہا۔

”بولو۔ ہم سن رہے ہیں“...... ہیرس نے کہا۔

”جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ اس ماسک کے میٹریل میں کلاسٹک ریمل نامی ایک کیمیکل بھی شامل ہوتا ہے۔ اس کیمیکل میں ایک خامی بھی موجود ہے۔ اس کیمیکل میں ایک بو بھی ہوتی ہے جسے کسی بھی صورت میں زائل نہیں کیا جا سکتا ہے۔ بو کو ختم کرنے کے لئے ماسک میں کریڈیم کا بھی استعمال کیا جاتا ہے جو ریڈیم کی

شکل کی ہی ایک دھات ہے۔ ریڈیم میں چمک ہوتی ہے اور ہوا لگنے سے اس میں آگ لگ جاتی ہے لیکن کریڈیم میں نہ تو کوئی چمک ہوتی ہے اور نہ ہی اس میں آگ لگتی ہے البتہ اس دھات سے الٹرا ساؤنڈ جیسی مخصوص لہریں نکلتی ہیں جو ایک ہزار میٹر کے دائرے میں پھیل جاتی ہیں۔ اگر ہم وائیڈ گریل نامی سائنسی آلہ استعمال کریں تو ہمیں اس بات کا پتہ چل سکتا ہے کہ ایک ہزار میٹر کے دائرے میں کریڈیم دھات کہاں موجود ہے اور کریڈیم سے بنے ہوئے ماسک کا ہمیں کاشن مل گیا تو سمجھ لو کہ جی فور لاکھ چاہیں تب بھی وہ ہم سے نہیں چھپ سکیں گے۔ ہم وائیڈ گریل آلے کے ساتھ اگر ون ون تھری ویژنل سکرین منسلک کر دیں تو اس آلے کی مدد سے ہم جی فور کو لائیو دیکھ سکتے ہیں۔ چاہے وہ ایک ہزار میٹر کے دائرے میں زمین کے اندر ہی کیوں نہ چھپے ہوئے ہوں''۔ کلارک نے کہا تو وہ تینوں حیرت سے اس کی شکل دیکھتے رہ گئے۔

''کیا واقعی ہم وائیڈ گریل اور ون ون تھری ویژنل سکرین سے جی فور کو آسانی سے ڈھونڈ سکتے ہیں''...... ہڈسن نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ میک اپ ماسک میں استعمال ہونے والی ایک خاص دھات کی وجہ سے بھی کسی انسان تک پہنچا جا سکتا ہے۔

''ہاں۔ میں نے ذاتی طور پر ان پر تجربات کئے ہیں۔ چیف نے مجھے جب جی فور کی ادھوری فائل دی تھی تو میں نے اپنی توجہ

اس فائل میں موجود میک اپ کے میٹریل پر ہی رکھی ہوئی تھی اور پھر میں نے جب سرچ کیا تو مجھے پتہ چل گیا کہ اس میک اپ کی وجہ سے ہم آسانی سے اپنے مجرموں تک پہنچ سکتے ہیں۔ ورنہ ان ماسک کے پیچھے چھپے ہوئے اصلی چہرے کو کسی بھی اینٹی لینز سے بھی نہیں دیکھا جا سکتا''...... کلارک نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''اگر تمہیں یقین تھا تو تم وائیڈ گریل اور ون ون تھری ویژنل اپنے ساتھ کیوں نہیں لائے''...... ہیرس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ کافی بھاری مشینری ہے اسے میں ساتھ ساتھ اٹھا کر تو نہیں پھر سکتا تھا۔ میں نے اسرائیل کی چند ایجنسیوں سے معلومات حاصل کی ہیں۔ مجھے وائیڈ گریل اور ون ون تھری ویژنل سکرین پاکیشیا میں بھی مل سکتی ہے۔ ون ون تھری ویژنل سکرین تو یہاں ایل سی ڈیز کی شکل میں عام مل جاتی ہیں وائیڈ گریل بنانے کے لئے مجھے یہاں سے مختلف پارٹس خریدنے پڑیں گے جنہیں ایڈجسٹ کر کے میں وائیڈ گریل بنا سکتا ہوں''...... کلارک نے کہا۔

''کتنے دنوں میں وائیڈ گریل مشین تیار ہو جائے گی''...... کیتھ نے پوچھا۔

''زیادہ سے زیادہ دو دن لگیں گے''...... کلارک نے جواب دیا۔

''لیکن تم کہہ رہے ہو کہ اس ماسک سے نکلنے والی کریڈیم ریزز

کا دائرہ بے حد محدود ہے پھر تم وائیڈ گریل سے جی فور کا پتہ کیسے چلاؤ گے''...... ہڈسن نے پوچھا۔

''اس کے لئے ہمیں دارالحکومت کے ایک ایک حصے میں جانا ہو گا۔ ہر خاص اور عام جگہوں پر ہم چیکنگ کریں گے۔ اگر تمہاری اطلاعات کے تحت جی فور دارالحکومت میں ہی ہیں تو ہم وائیڈ گریل سے ان کا آسانی سے پتہ چلا لیں گے''...... کلارک نے کہا۔

''کیا اس مشین کو کار یا کسی دوسری گاڑی میں لے جایا جا سکتا ہے''...... کیتھ نے پوچھا۔

''ہاں۔ مشین اتنی بھی وزنی اور بڑی نہیں ہے جتنی تم سمجھ رہی ہو۔ اس کا وزن ساٹھ سے ستر کلو گرام بنتا ہے اور اس کا حجم کسی لیپ ٹاپ کمپیوٹر جیسا ہوتا ہے''...... کلارک نے کہا۔

''اوہ۔ تو پھر کیا مشکل ہے۔ تم بتاتے اتنا وزن تو میں اسرائیل سے آسانی سے اٹھا کر لا سکتی تھی۔ ہم مشین وہیں سے لے آتے۔ یہاں اگر اس مشین کے کچھ پارٹس دستیاب نہ ہوئے تو کیا کرو گے''...... کیتھ نے کہا۔

''نہیں۔ یہاں سے مشین کے تمام پارٹس مل جائیں گے اور کہاں سے ملیں گے میں نے اس کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر رکھی ہیں''...... کلارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو ہمیں بتا دو۔ ہم جا کر آج ہی وہ تمام پارٹس لے آتے ہیں تب تک تم دونوں آرام کر لو''...... ہڈسن نے کہا۔

''ہاں۔ یہ مناسب رہے گا۔ تب تک میں اپنے لیپ ٹاپ پر وائیڈ گریل میں استعمال ہونے والے چند سافٹ ویئر بھی ڈاؤن لوڈ کر لیتا ہوں''...... کلارک نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کلارک نے انہیں وائیڈ گریل مشین اور ون ون تھری ویژنل سکرین کے پارٹس کے بارے میں تفصیل بتا دی اور انہیں اس مارکیٹ کا بھی بتا دیا جہاں انہیں تمام پارٹس آسانی سے مل سکتے تھے۔ وہ دونوں پارٹس لینے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

''میں تو کہتا ہوں کہ یہ کام تم ہیڈمر سے لو۔ وہ یہاں طویل عرصے سے رہ رہا ہے وہ ان پارٹس کو آسانی سے لے آئے گا''...... کلارک نے کہا۔

''ہم بلیک ڈائمنڈ کلب جا کر اسے ساتھ لے لیتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی جا کر پارٹس خریدیں گے''...... ہیرس نے کہا تو کلارک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ دونوں وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''کافی دنوں بعد چکر لگایا ہے آپ نے یہاں''...... بلیک زیرو نے عمران کا مخصوص ٹیکنی کلر لباس دیکھ کر سلام و دعا کے بعد مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''کیا کروں۔ ظالم سماج پیچھا ہی نہیں چھوڑتا''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے افسردہ سے لہجے میں کہا۔

''ظالم سماج سے آپ کی کیا مراد ہے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم نے کبھی کسی سے عشق کیا ہو تو تمہیں معلوم ہو کہ ظالم سماج کیا ہوتا ہے۔ ظالم سماج وہ ہوتا ہے جو دو پیار کرنے والوں کے درمیان کنکریٹ کی دیوار بن کر ایک دوسرے کے آمنے سامنے آ

جاتا ہے۔ جس کے اس پار میں نہ اسے دیکھ سکتا ہوں اور نہ وہ مجھے دیوار کے اس پار دیکھ سکتی ہے''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''میں اب بھی کچھ نہیں سمجھا ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تمہارے دماغ میں عقل نام کی کوئی چیز ہو تو تم کچھ سمجھو گے نا۔ اب میں تمہیں کیسے سمجھاؤں۔ چلو ایسا کرتے ہیں کہ جولیا کی ہی مثال لے لیتے ہیں۔ میں دن رات حلیئے بدل بدل کر جولیا کے فلیٹ کے چکر لگاتا رہتا ہوں اور اس چکر میں رہتا ہوں کہ کسی طرح سے ایک بار مجھے اس کا دیدار نصیب ہو جائے لیکن ایک تو وہ فراغت کے دنوں میں اپنے فلیٹ سے باہر ہی نہیں آتی اور دوسرا اس کا چوکیدار بھائی جو میرا رقیب روسفید بنا ہوا ہے دن رات اس کے فلیٹ میں جاتا رہتا ہے۔ اب اس کی موجودگی میں، میں بھلا جولیا کے فلیٹ میں کیسے جا سکتا ہوں۔ اس لئے میں اسے رقیب روسفید بھی کہتا ہوں اور جولیا کا بھائی ہونے کے ناطے اسے ظالم سماج بھی کہتا ہوں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''اچھا تو آپ نے یہ حلیہ جولیا کے فلیٹ کا چکر لگانے اور اسے ایک نظر دیکھنے کے لئے بنا رکھا ہے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مگر افسوس۔ جولیا نے اس لبادے میں مجھے پہچاننے سے یکسر انکار ہی کر دیا تھا۔ کل میں اسی حلیئے میں اس کے فلیٹ میں گیا

تو میں کافی دیر اس کا فلیٹ سے باہر آنے کا انتظار کرتا رہا لیکن اس نے تو جیسے فلیٹ سے نہ نکلنے کی قسم ہی کھا رکھی تھی۔ میں نے اپنے انفارمرز سے رابطہ کیا جو دن رات تنویر پر نظر رکھتے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ تنویر کی طبیعت کے کچھ ساز، ناساز ہو گئے ہیں وہ اپنے فلیٹ میں ہی پڑا ہوا ہے تو میں نے موقع غنیمت جانا اور جولیا کے فلیٹ میں جانے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ میں سرمستی کے عالم میں جولیا کے فلیٹ پر پہنچ گیا اور اس کے فلیٹ کی کال بیل بجائی تو کچھ دیر بعد جولیا دروازہ کھول کر باہر آ گئی۔ لیکن مجھے دیکھ کر اس نے یوں ناک بھوں چڑھانی شروع کر دی جیسے میں کوئی بھک منگا ہوں۔ پھر اس نے مجھے دروازے پر ہی رکنے کا کہا اور دروازہ بند کر کے اندر چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ لوٹی تو اس کے ہاتھ میں آٹے سے بھرا ہوا ایک کٹورا تھا۔ اس نے وہ کٹورا لا کر زبردستی میری جیب میں الٹ دیا اور میں اس کی شکل ہی دیکھتا رہ گیا۔ اس سے پہلے کہ میں اس سے کچھ کہتا یا اسے اپنے دل کا حال بتاتا اس نے مجھ سے یہ کہتے ہوئے دروازہ بند کر دیا کہ 'جاؤ بابا آٹا لے جا کر اس کے پراٹھے بنوا کر کھا لو۔ اس سے زیادہ وہ میری اور مدد نہیں کر سکتی ہے' اس کی بات سن کر میں ہکا اور بکا رہ گیا اور کافی دیر تک اس کے بند دروازے کو دیکھتا رہا۔ اس نے مجھے سچ مچ بھکاری سمجھ لیا تھا اور آٹے کا ایک کٹورا میری جیب میں ڈال کر واپس اندر چلی گئی تھی۔ مجھے اپنی قسمت پر غصہ تو بہت آ رہا تھا اور میرا دل چاہ رہا تھا کہ

میں دوبارہ بیل بجا کر اسے اپنا حالِ زار سناؤں اور اس سے کہوں کہ میں درِ دل کا بھکاری ہی سہی اور درِ یار سے لوٹ جاؤں گا۔ وہ مجھے آٹا دینے کی بجائے ایک پراٹھا ہی بنا کر دے دے اور کچھ نہیں تو میں کسی مزار پر جا کر اس کی اور اپنی عاقبت کے لئے دعا ہی مانگ لیتا“...... عمران کی زبان ایک بار جب چلنے پر آئی تو نان سٹاپ چلتی ہی چلی گئی اور بلیک زیرو اس کی انوکھی باتیں سن کر ہنس رہا تھا۔

”تم ہنس رہے ہو۔ میرا تو بے قراری سے برا حال ہے یہاں تک آتے آتے میری پھٹی ہوئی جیب سے سارا آٹا جھڑ کر گر گیا ہے ورنہ میں تم سے ہی ایک دو پراٹھے بنوا کر کھا لیتا۔ اس طرح مرضی یار تو پوری ہو جاتی“...... عمران نے اسے ہنستا دیکھ کر چیں بچیں ہوتے ہوئے کہا۔

”شکر کریں کہ جولیا نے آپ کو آٹے سے بھرا ہوا ایک کٹورا دے دیا تھا ورنہ وہ آپ کو جا بابا معاف کر کہہ کر ٹال دیتی تو آپ کیا کرتے“...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اپنا سر کھجانے لگا۔

”ہاں پیارے۔ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا۔ مجھ جیسے تندرست و توانا کو اگر وہ بابا کہہ دیتی تو میری کیا عزت رہ جاتی“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو اس کے انداز پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''پراٹھا تو میں آپ کو بنا کر نہیں کھلا سکتا۔ اگر کہیں تو آپ کے لئے چائے اور سنیکس لے آؤں''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں ابھی نہیں۔ پہلے ممبران کو کال کر کے میٹنگ روم میں بلاؤ۔ مجھے انہیں ایک کام سونپنا ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔

''خیریت۔ کیا کوئی نیا کیس آیا ہے''...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میری اطلاع کے مطابق اسرائیل کی گرین ایجنسی کے چند ایجنٹ یہاں موجود ہیں جو جی فور کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ گو کہ ان کے ہاتھ ابھی تک کچھ بھی نہیں آیا ہے لیکن میں گرین ایجنسی کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں۔ یہ ایجنسی مرنے والے انسان کی سو سالہ پرانی ہڈیوں کو بھی زمین کی گہرائیوں سے نکال لیتی ہے اور بتا دیتی ہے کہ وہ ہڈیاں کسی میل کی ہیں، فی میل کی ہیں یا پھر کسی شی میل کی اور ان ہڈیوں سے مرنے والے کا پورا شجرہ نصب بھی بتا دیتے ہیں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ آپ کو کیسے پتہ چلا ہے کہ یہاں اسرائیلی گرین ایجنسی کام کر رہی ہے اور وہ جی فور کی تلاش میں ہے''...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''رات کو میں نے ایک خواب دیکھا تھا۔ گرین ایجنسی کا چیف کرنل جیرم میرے خواب میں آیا تھا۔ اس نے مجھے سلام کیا تھا اور تمہارے لئے پیار کا تحفہ بھیجا تھا اور کہا تھا کہ ہم پاکیشیا میں موجود ہیں اور جی فور کی تلاش میں ہیں''...... عمران نے ایک بار پھر پٹڑی سے اترتے ہوئے کہا۔

''پلیز عمران صاحب۔ میں مذاق نہیں کر رہا''...... بلیک زیرو نے سنجیدگی سے کہا۔

''تو کیا میں مذاق کر رہا ہوں۔ مجھے تم نے مذاق کرنے والا شی میل سمجھ رکھا ہے کیا''...... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

''گرین ایجنسی کے بارے میں آپ کو کیسے پتہ چلا ہے''۔ بلیک زیرو نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے اپنا سوال دوہراتے ہوئے پوچھا۔

''سوپر فیاض کی ایک احمقانہ حرکت کی وجہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ گرین ایجنسی یہاں جی فور کے لئے کام کر رہی ہے''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے سنجیدگی سے سوپر فیاض سے ہونے والی تمام باتوں سے بلیک زیرو کو آگاہ کر دیا۔

''اوہ۔ سوپر فیاض اس قدر غیر ذمہ دار کیسے ہو سکتا ہے۔ اس نے سر عبدالرحمٰن کے آفس سے جی فور کی فائل کو غیر اہم سمجھ کر کیسے اسرائیلی ایجنٹوں کے حوالے کر دیا''...... بلیک زیرو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ایسے''...... عمران نے کہا اور اس نے جیب سے سوپر فیا
سے حاصل کی ہوئی فائل نکال کر اٹھ کر بلیک زیرو کے ہاتھ
پکڑاتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ وہی فائل ہے جس کی کاپیاں اسرائیلی ایجنٹوں کو بھی
جا چکی ہیں''...... بلیک زیرو نے فائل الٹتے پلٹتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ اس فائل میں مخصوص کاغذات موجود نہیں ہیں و
اسرائیلی ایجنٹوں کو جی فور کے بارے میں ایک ایک تفصیل کا علم
جاتا کہ وہ کہاں ہیں اور کن میک اپ میں ہیں اور کس لیبارٹ
میں کام کر رہے ہیں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''تو کہاں ہے اس فائل کے باقی کاغذات''...... بلیک زیرو
پوچھا۔

''شاید ڈیڈی نے حفاظت کے لئے وہ کاغذات نکال کر الگ
رکھ لئے تھے۔ ان کاغذات کے نہ ہونے کی وجہ سے آج سر
فیاض کی جان بچ گئی ہے ورنہ میں اسے اپنے ہاتھوں گولی
دیتا''...... عمران نے کہا۔

''اللہ کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ سر عبدالرحمٰن نے عقلمندی دکھا
ہوئے فائل کے اہم کاغذات پہلے ہی نکال لئے تھے ورنہ سوپر فیاض
تو جی فور کو لے ڈوبا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ واقعی جی فور پر اللہ کا خاص کرم ہوا ہے ورنہ گری
ایجنسی ان تک پہنچ جاتی تو اب تک ان چاروں کی ہڈیاں بھی گل

گئی ہوتیں۔ گرین ایجنسی ظاہر ہے ان کے خلاف کام کرنے کے
لئے ہی یہاں آئی ہے۔ وہ چونکہ اسرائیل سے ایک اہم فارمولا اور
مشین کے پرزے لائے ہیں اس لئے گرین ایجنسی کا مشن انہیں
ہلاک کرنے اور مشین کے پارٹس کے ساتھ ان سے فارمولا حاصل
کرنے کا ہی ہوسکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا آپ کو یقین ہے کہ اس فائل میں موجود معلومات کے
تحت گرین ایجنسی جی فور تک نہیں پہنچ سکے گی''...... بلیک زیرو نے
قدرے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں نے فائل کا مطالعہ کیا ہے۔ فائل میں ایسا کوئی
مواد موجود نہیں ہے جس سے جی فور کے بارے میں ایسی معلومات
ملیں کہ ان تک پہنچا جا سکتا ہو لیکن گرین ایجنسی سے کوئی بعید نہیں
ہے۔ یہ ایجنسی انتہائی فعال ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ یہ
یجنسی صد سالہ گڑے ہوئے مردوں کو بھی ڈھونڈ نکالنے کا فن جانتی
ہے اس لئے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ اسی لئے میں تمہیں
مبران کو کال کرنے کا کہہ رہا ہوں تا کہ اس سے پہلے کہ وہ جی فور
تک پہنچیں ممبران گرین ایجنسی کے ایجنٹوں کو تلاش کر سکیں اور
ہیں کیفر کردار تک پہنچا سکیں''...... عمران نے کہا۔

''گرین ایجنسی میں چند گنے چنے ایجنٹ موجود ہیں جن کی
تفصیل ہمارے پاس موجود ہے۔ کیا آپ اس بات کا اندازہ لگا
سکتے ہیں کہ گرین ایجنسی کا کون سا ایجنٹ یا ایجنٹس یہاں آئے

ہوں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"گرین ایجنسی میں ہمارا ایک فارن ایجنٹ بھی موجود ہے۔ ا
سے بات کر لو۔ وہ تمہیں بتا دے گا کہ کرنل جیرم نے کسے جی ف
کی تلاش کے لئے پاکیشیا بھیجا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک ز
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ڈبل ون سکس ٹرانسمیٹر پر میجر ہارون
بات کرتا ہوں۔ وہی ہے نا گرین ایجنسی میں جو میجر براکس کے
سے کام کر رہا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں
سر ہلا دیا۔ بلیک زیرو اپنی کرسی سے اٹھ کر ملحقہ کمرے میں
ٹرانسمیٹر لینے چلا گیا تو عمران نے اٹھ کر سامنے رکھی ہوئی وہ فائل
اٹھائی جو وہ سوپر فیاض سے لایا تھا۔ اس نے فائل کھول کر اس
سرسری انداز میں جائزہ لینا شروع کر دیا۔

ابھی وہ فائل دیکھ ہی رہا تھا کہ بلیک زیرو ایک جدید ساخت
لانگ رینج ٹرانسمیٹر لے کر آ گیا۔

"میجر ہارون کو میں کال کروں یا آپ کریں گے"...... بلیک
زیرو نے پوچھا۔

"تم کر لو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں س
ہلا دیا اور ٹرانسمیٹر لے کر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ کر اسرائیلی فارن
ایجنٹ میجر ہارون کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ اسی
لمحے عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی نظریں فائل کے ایک صفحے

پر جم گئی تھیں۔

"کیا ہوا"...... بلیک زیرو نے عمران کو اس طرح سے اچھلتے
دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"گرین ایجنسی تک جی فور کے بارے میں ایک ایسی انفارمیشن
پہنچ گئی ہے جس پر اگر انہوں نے کام کیا تو وہ بہت جلد جی فور تک
پہنچ جائیں گے"...... عمران نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا تو
بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔

"اوہ۔ کون سی انفارمیشن پہنچی ہے ان تک"...... بلیک زیرو نے
تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ۔ ابھی بتاتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس نے
جیب سے اپنا سیل فون نکالا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"لیں۔ ٹائیگر سپیکنگ"...... رابطہ ملتے ہی ٹائیگر کی مخصوص آواز
سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ لیں باس"...... ٹائیگر نے عمران کی آواز سن کر بڑے
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ عمران اور اس کے تمام ساتھیوں کے نمبر چونکہ
مخصوص تھے اور سیٹلائٹ سے منسلک تھے اس لئے ان کے نمبر کسی
بھی سیل فون پر ڈسپلے نہیں ہوتے تھے اس لئے کال رسیو کرنے
والوں کو اس بات کا علم نہیں ہوتا تھا کہ انہیں کس نمبر سے کال کی جا
رہی ہے۔ اسی لئے ٹائیگر نے عمران کو اور عمران نے ٹائیگر کو اپنا نام

بتایا تھا۔

"اس وقت کہاں ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"میں اپنے فلیٹ میں ہوں باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"او کے۔ میں تمہارے فلیٹ کے پاس آ رہا ہوں۔ تم تیار ہو کر فوراً نیچے آ جاؤ۔ جلدی"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ آپ آ جائیں۔ میں ابھی نیچے آ جاتا ہوں"۔ ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے او کے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"ٹائیگر سے کیا کام آ پڑا ہے آپ کو۔ کیا آپ ٹائیگر کے ذریعے گرین ایجنسی کے ایجنٹوں کو تلاش کرائیں گے"...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں ٹائیگر کے ذریعے یہ معلوم کرانا چاہتا ہوں کہ پاکیشیا میں وائیڈ گریل مشین کہاں دستیاب ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"وائیڈ گریل مشین۔ یہ کون سی مشین ہے"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا جیسے اس نے یہ نام پہلی بار سنا ہو تو عمران نے اسے وائیڈ گریل مشین کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"اوہ۔ تو کیا اس مشین کے ذریعے گرین ایجنسی جی فور تک پہنچ سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جی فور نے جو میک اپ کر رکھے ہیں وہ ماسک میک اپ ہے جس کی تیاری میں کریڈیم بھی شامل کیا گیا ہے۔ اگر

اسرائیلی ایجنٹوں کو اس کی سمجھ آ گئی تو وہ وائیڈ گریل مشین کی مدد سے کریڈیم کی موجودگی کا پتہ لگا سکتے ہیں اور انہیں کریڈیم کا پتہ چل گیا تو سمجھ جی فور ان کی مٹھی میں آ گئے ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"آپ کے خیال میں کیا گرین ایجنسی کے ایجنٹ اس قدر ذہین ہو سکتے ہیں کہ وہ ماسک میک اپ کے میٹریل میں موجود کریڈیم کے ذریعے جی فور تک پہنچ سکیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"گرین ایجنسی کی ذہانت کا لوہا نہ صرف اسرائیل بلکہ پوری دنیا مانتی ہے پیارے۔ وہ ہمیشہ دور کی سوچتے ہیں۔ میں تو یہ سوچ کر حیران ہو رہا ہوں کہ اگر واقعی گرین ایجنسی کے ایجنٹ یہاں موجود ہیں تو وہ ابھی تک جی فور تک پہنچے کیوں نہیں۔ وہ تو انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں اور اپنا مشن پورا کر کے رفو چکر ہو جاتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اس کے لئے ہمیں اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرنا چاہئے کہ وہ ابھی جی فور تک نہیں پہنچے ہیں ورنہ شاید ہم ان سے ہاتھ دھو بیٹھتے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں ٹائیگر کی مدد سے پتہ کرانا چاہتا ہوں کہ اگر اسرائیلی ایجنٹوں کو وائیڈ گریل مشین کی ضرورت پڑی تو وہ مشین کہاں سے حاصل کر سکتے ہیں اور اس مشین میں کون کون سے پارٹس استعمال ہوتے ہیں اور یہ کہ اگر ایسی کوئی مشین پاکیشیا میں موجود ہے تو اس

کا کیسے پتہ لگایا جا سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ان کاموں میں واقعی ٹائیگر ایکسپرٹ ہے۔ اگر اسرائیلی ایجنٹ اپنے ساتھ ایسی کوئی مشین لائے ہوں گے تو ٹائیگر کی مدد سے اس مشین اور اسرائیلی ایجنٹوں تک پہنچا جا سکتا ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”تم میجر ہارون سے بات کر کے ممبران کی ڈیوٹیاں لگاؤ تب تک میں ٹائیگر کے ساتھ مل کر اپنی سی کوشش کرتا ہوں“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر وہ اسے اللہ حافظ کہتا ہوا آپریشن روم سے نکلتا چلا گیا۔

کلارک، کیتھ، ہڈسن اور ہیرس ایک کمپیوٹرائزڈ مشین کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے جو دیکھنے میں کسی لیپ ٹاپ جیسی تھی لیکن اس کا نچلا جسم بے حد زیادہ تھا اور مشین کافی بھاری معلوم ہو رہی تھی۔

مشین پر ایک ڈسپلے سکرین لگی ہوئی تھی جس پر انٹرنیٹ کے ذریعے ایک سافٹ ویئر ڈاؤن لوڈ ہو رہا تھا۔ مشین ایک مضبوط میز پر رکھی ہوئی تھی۔ وہ چاروں غور سے اس مشین کو دیکھ رہے تھے۔ سافٹ ویئر چونکہ دو جی بی کا تھا اس لئے اس کے ڈاؤن لوڈ ہونے میں وقت لگ رہا تھا۔ میز پر دو چھوٹے چھوٹے ماسک بھی رکھے ہوئے تھے جن میں سے ہلکی ہلکی بو پھوٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ یہ بو گو ناگوار تو نہیں تھی لیکن وہ چاروں بار بار ان ماسکس کی جانب دیکھ رہے تھے جیسے وہ ان ماسکس کو وہاں سے ہٹا دینا چاہتے ہوں۔

"ہونہہ۔ یہاں کا انٹرنیٹ سسٹم بے حد سست ہے۔ اتنی دیر میں تو ہم اپنے ملک میں ایسے بیسوں سافٹ ویئر ڈاؤن لوڈ کر لیں"۔ کیتھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کیا جائے۔ یہاں کی ٹیکنالوجی ہی ایسی ہے۔ ہر کام یہاں انتہائی سست روی سے ہوتا ہے اسی لئے تو یہ قوم ابھی تک ہم سے پیچھے جا رہی ہے"...... ہڈسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب کتنی دیر لگے گی اس سافٹ ویئر کے ڈاؤن لوڈ ہونے میں"...... ہیرس نے پوچھا۔

"بس دس منٹ"...... کلارک نے اپنی ریسٹ واچ دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ بات تم پچھلے ایک گھنٹے سے کہہ رہے ہو"...... کیتھ نے منہ بنا کر کہا۔

"ہاں لیکن اب ایم بی پی ایس کی سپیڈ دوگنی ہو گئی ہے جس کی وجہ سے سافٹ ویئر اگلے دس منٹ میں مکمل ہو جائے گا"۔ کلارک نے جواب دیا۔

"کیا اس سافٹ ویئر کے ڈاؤن لوڈ ہوتے ہی وائیڈ گریل مشین تیار ہو جائے گی"...... ہڈسن نے پوچھا۔

"ہاں۔ مجھے مشین پر تھوڑا سا ورک کرنا پڑے گا پھر یہ تیار ہو جائے گی۔ میں نے اسی لئے تم سے کریڈیم سے بنے ماسک منگوائے ہیں تاکہ ہم انہیں اس مشین سے چیک کر سکیں۔ اگر مشین

نے ان ماسکس کو چیک کر لیا تو پھر سمجھ لو کہ ہم جی فور تک بھی آسانی سے پہنچ جائیں گے"...... کلارک نے کہا۔

"جی فور تک پہنچنا ہمارے لئے اتنا آسان بھی نہیں ہو گا۔ تم نے کہا ہے کہ یہ مشین ایک ہزار میٹر تک مارک کرتی ہے۔ ہمیں یہ مشین لے کر پورے دارالحکومت میں چکر لگانے پڑیں گے اور نجانے جی فور کہاں چھپے ہوں ان کی تلاش میں ہمیں کافی وقت لگ جائے گا"...... ہیرس نے کہا۔

"وقت تو لگے گا لیکن ان تک پہنچنے کا اس سے آسان راستہ اور کوئی نہیں ہو سکتا ہے"...... کلارک نے کہا۔ دس منٹ کے بعد سافٹ ویئر واقعی مکمل ہو گیا تو کلارک اس سافٹ ویئر پر کام کرنے میں مصروف ہو گیا۔ اگلے بیس منٹ بعد اس نے مشین تیار ہونے کا اعلان کیا تو ان سب نے سکون کا سانس لیا۔

"اب تم دونوں یہ ماسک چہروں پر لگاؤ اور ایک ہزار میٹر کے دائرے میں الگ الگ سمتوں میں چلے جاؤ تاکہ میں چیک کر سکوں کہ مشین ٹھیک کام کر رہی ہے یا نہیں"...... کلارک نے کہا۔

"ماسکس سے بو آ رہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم انہیں چہروں پر لگائیں تو ہمارے طبیعت خراب ہو جائے"...... ہیرس نے کہا۔

"نہیں۔ یہ بو وقتی ہے۔ جیسے ہی ماسکس تم چہروں پر لگاؤ گے اس کی بو تمہاری جلد کی ہیٹ سے مل کر ختم ہو جائے گی"۔ کلارک نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلائے اور ایک ایک ماسک

اٹھا کر اپنے چہروں پر لگانے شروع کر دیئے۔

چہروں پر ماسک لگا کر انہوں نے ماسکس کو دونوں ہاتھوں سے مخصوص انداز میں تھپتھپایا تو نہ صرف حیرت انگیز طور پر ان کے خدوخال تبدیل ہوتے چلے گئے بلکہ ان ماسکس کا رنگ بھی ان کی جلد جیسا ہو گیا۔

''گڈ۔ اب جاؤ''...... کلارک نے کہا تو وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

''وائرلیس ایئر فون اپنے کانوں میں لگا لینا تاکہ ہم آپس میں لنکڈ رہیں''...... کیتھ نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلائے اور اپنی جیبوں سے مخصوص ایئر فون نکال کر اپنے کانوں میں لگا لئے۔ کیتھ اور کلارک نے بھی ایئر فون لگا لئے تھے۔ وہ دونوں جیسے ہی کمرے سے باہر گئے کلارک نے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''میں نے اس مشین میں دارالحکومت کا مکمل نقشہ بھی فیڈ کیا ہے۔ یہ دونوں جہاں جہاں جائیں گے اور جہاں جہاں سے ان کے کاشن ملیں گے ہمیں ان علاقوں کی بھی پوری تفصیل مل جائے گی''...... کلارک نے کہا تو کیتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کلارک نے مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو سکرین پر شہر کا ایک نقشہ سا پھیلتا چلا گیا جہاں ہر طرف لکیروں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔ ان لکیروں میں جگہ جگہ سرخ رنگ کے ڈاٹس دکھائی دے رہے تھے جن پر

مختلف علاقوں، سڑکوں اور بازاروں کے نام لکھے ہوئے تھے۔ سکرین کی دائیں سائیڈ پر چار چوکھٹے سے بنے ہوئے تھے جو خالی تھے۔ کلارک مسلسل مشین کے بٹن پریس کرتا ہوا کمپیوٹرائزڈ مشین کو کمانڈیں دے رہا تھا۔ پھر جیسے ہی کلارک نے ایک کمانڈ پریس کی اسی لمحے لکیروں پر بنے ہوئے دو ڈاٹس کے رنگ بدل کر سبز ہو گئے اور وہ سپارک کرنا شروع ہو گئے۔ ساتھ ہی سکرین پر بنے ہوئے چوکھٹوں میں دو انسانی چہرے ابھر آئے۔ جو ہڈسن اور ہیرس کے تھے۔

''گڈ شو۔ ہو گیا کام۔ مشین نے ورک کرنا شروع کر دیا ہے''...... کلارک نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہڈسن سرکلر روڈ کی طرف جا رہا ہے جبکہ ہیرس کلاک کالونی کے مین روڈ پر ہے''...... کیتھ نے سپارک کرتے ہوئے ڈاٹس پر لکھے علاقوں کے نام دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ ایک ہزار میٹر تک جہاں جہاں جائیں گے ہمیں اسی طرح ان کے نشان ملتے رہیں گے''...... کلارک نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''چوکھٹوں میں ان دونوں کی اصلی شکلیں کیوں آ رہی ہیں۔ یہ تو یہاں سے میک اپ کر کے نکلے ہیں''...... کیتھ نے حیران ہو کر پوچھا۔

''میں نے اس مشین میں جو سافٹ ویئر لوڈ کیا ہے اسی کی وجہ

سے ان کے اصلی چہرے دکھائی دے رہے ہیں۔ اس سافٹ ویئر کا لنک ڈائریکٹ سیٹلائٹ سے ہوتا ہے جو ایسی ریز استعمال کرتا ہے کہ کریڈیم کے نیچے چھپی ہوئی اصلی چیز واضح طور پر دکھائی دے سکتی ہے''...... کلارک نے کہا۔

''لکیروں کے ڈاٹس پر جہاں علاقوں اور سڑکوں پر نام لکھے ہوئے تھے ان کے ساتھ میٹر ریڈنگ کے بھی کاشن آ رہے تھے جس سے انہیں پتہ چل رہا تھا کہ وہ اس مشین کی رینج سے کتنے فاصلے پر ہیں۔ کچھ ہی دیر میں اچانک دونوں ڈاٹس کی سپارکنگ ختم ہو گئی اور ساتھ ہی چوکھٹوں میں دکھائی دینے والی ہیرس اور ہڈسن کی شکلیں غائب ہو گئیں۔

''یہ دونوں مشین کی رینج یعنی ہزار میٹر سے دور چلے گئے ہیں''...... کلارک نے کہا۔

''ہاں۔ میں دیکھ رہی ہوں''...... کیتھ نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''تم دونوں آگے چلے گئے ہو۔ واپس آؤ''...... کلارک نے ایئر فون کے ساتھ لگے ہوئے مائیک میں ہڈسن اور ہیرس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیا ہمارے کاشن مل رہے ہیں''...... ہیرس نے پوچھا۔

''جب تک تم ہزار میٹر کی رینج میں تھے تو ہم تمہیں لائیو دیکھ رہے تھے لیکن اب چونکہ تم رینج سے باہر ہو اس لئے تمہارا پتہ نہیں

چل رہا ہے کہ تم کہاں ہو''...... کلارک نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم واپس آ رہے ہیں''...... ہڈسن نے کہا۔ کچھ ہی دیر میں سکرین پر ڈاٹس نے دوبارہ سپارکنگ کرنی شروع کر دی اور چوکھٹوں پر ایک بار پھر ان دونوں کی شکلیں نمایاں ہو گئیں۔

''گڈ۔ اگر ہم سکرین پر ہڈسن اور ہیرس کو دیکھ سکتے ہیں تو پھر جی فور بھی اب ہم سے خود کو نہیں چھپا سکیں گے۔ ہم واقعی اب آسانی سے ان تک پہنچ جائیں گے''...... کیتھ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ بس یہ دعا کرو کہ وہ ابھی تک کریڈیم سے بنے ہوئے ماسک میک اپ میں ہی ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ انہوں نے ماسک میک اپ ختم کر دیا ہو۔ اگر ایسا ہوا تو میری ساری محنت اکارت جائے گی''...... کلارک نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں اس کے بارے میں تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا''...... کیتھ نے کہا۔

''تو اب سوچ لو''...... کلارک نے مسکرا کر کہا تو کیتھ جواباً مسکرا دی۔

''کیا تم اس مشین کی رینج بڑھا نہیں سکتے''...... کیتھ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کلارک سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''نہیں۔ اس کے لئے مجھے طویل کارروائی کرنا پڑے گی اور مجھے ایسے ایریل بنانے پڑے گے جو یہاں پورے دارالحکومت میں

ہر ایک ہزار میٹر کے فاصلے پر لگائے جا سکیں۔ اس کام میں ہمارا بے پناہ سرمایا بھی لگے گا اور وقت بھی بے حد ضائع ہو گا۔ اس سے تو یہی بہتر ہے کہ ہم یہ مشین کار میں رکھ کر مختلف علاقوں کا دورا کرتے رہیں۔ اس کام میں چند دن تو لگیں گے لیکن بہرحال ہم جی فور تک پہنچ ہی جائیں گے''...... کلارک نے کہا تو کیتھ ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گئی۔

کچھ ہی دیر میں ہیرس اور ہڈس واپس لوٹ آئے۔ کلارک نے ان کے لئے سکرین پر نظر آنے والی سچویشن ریکارڈ کر لی تھی اس نے انہیں ریکارڈنگ دکھائی تو وہ مشین کی حیرت انگیز کارکردگی دیکھ کر واقعی حیران رہ گئے۔

''تم واقعی جینئیس ہو کلارک۔ تمہیں گرین ایجنسی کا ماسٹر مائنڈ ایسے ہی نہیں کہا جاتا''...... ہیرس نے مسکراتے ہوئے کہا تو کلارک بے اختیار مسکرا دیا۔

''اب جی فور کی خیر نہیں۔ وہ چھپ جائیں جہاں چھپ سکتے ہیں۔ ہم اس مشین کی مدد سے ان تک پہنچ جائیں گے اور پھر وہ چاروں ہمارے شکنجوں میں ہوں گے''...... ہڈسن نے کہا۔

''ہاں بشرطیکہ وہ بدستور کریڈیم ماسک میک اپ استعمال کر رہے ہوں گے تو''...... کیتھ نے کہا۔

''کیا مطلب''...... ہیرس نے چونک کر کہا۔ ہڈسن بھی حیرانی سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا تو کیتھ نے انہیں وہی جواب بتا دیا

جو اسے کلارک نے دیا تھا۔

''اگر وہ اس ماسک میک اپ میں نہ ہوئے تو''...... ہیرس نے تشویش زدہ لہجے میں پوچھا۔

''تو پھر ہماری یہ محنت ضائع ہو جائے گی اور انہیں تلاش کرنے کے لئے ہمیں کسی اور آئیڈیئے پر کام کرنا پڑے گا''...... کلارک نے کہا۔

''جی فور تک پہنچنے کے لئے تمہارے ذہن میں کوئی اور آئیڈیا بھی ہے کیا''...... کیتھ نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں ہمیشہ آگے کی سوچتا ہوں۔ اگر ہمارا یہ طریقہ فلاپ ہوا تو پھر میں اپنا دوسرا طریقہ اپناؤں گا۔ اس طریقے کے تحت جی فور خود ہی کھل کر ہمارے سامنے آ جائیں گے''...... کلارک نے کہا۔

''ہمیں بھی بتاؤ۔ وہ کون سا طریقہ ہے''...... ہیرس نے کہا۔

''نہیں۔ ابھی نہیں۔ پہلے ہم اسی طریقے پر کام کریں گے۔ ناکامی کی صورت میں ہم دوسرا راستہ استعمال کریں گے۔ اب چلو ہم مشین لے کر شہر کا دورہ کرتے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ جی فور کہاں چھپے ہوئے ہیں''...... کلارک نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ کلارک نے مشین آف کی اور پھر ہڈسن اور ہیرس نے مشین اٹھائی اور اسے لے کر کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے تا کہ اسے کار میں رکھ کر وہ شہر کا چکر لگا سکیں۔

انہوں نے بلیک ڈائمنڈ کلب کے ہیڈ مر سے ایک بند باڈی کی

وین حاصل کی تھی جس کے پچھلے حصے میں انہوں نے مشین رکھ
تھی۔ مشین کے ساتھ انہوں نے پورٹیبل بیٹری بھی لگا دی تھی
سفر کے دوران مشین بند نہ ہو جائے۔ چونکہ بند وین میں سگنلز کی
واقع ہو سکتی تھی اس لئے کلارک نے مشین کے ساتھ ایک تار
کر اسے وین کے ساتھ لگے ہوئے ایف ایم ایریل کے س
منسلک کر دیا تھا جس کی وجہ سے اب مشین آسانی سے کریڈیم
سگنل پک کر سکتی تھی۔

وین کی ڈرائیونگ سیٹ ہیرس نے سنبھال لی تھی۔ سائیڈ
سیٹ پر ہڈسن بیٹھ گیا تھا جبکہ کلارک اور کیتھ وین کے پیچھے مش
کے پاس بیٹھے تھے۔ کلارک کے کہنے پر ہیرس وین شہر کے مختل
علاقوں میں گھماتا پھر رہا تھا۔ وہ صبح سے شام تک سارے علاقو
میں گھومتے پھرتے رہے لیکن کسی بھی علاقے میں انہیں کریڈیم
موجودگی کا کوئی کاشن نہ ملا۔

''یہ تو کچھ بھی نہیں ہو رہا ہے۔ ہم نے تقریباً سارے شہر کا چ
لگا لیا ہے لیکن کریڈیم سے بنے ماسک میک اپ کا ہمیں ابھی تک
ایک بھی کاشن نہیں ملا ہے''...... کیتھ نے برا سا منہ بناتے ہوئے
کہا۔

''ہر کام فوراً نہیں ہو جاتا ہے۔ ہیرس نے شہر کی مین سڑکوں پ
چکر لگائے ہیں۔ ہمیں شہر کے گنجان علاقوں میں بھی جانا پڑے گا
اور ایسے علاقوں میں بھی جو ابھی نو آباد ہیں۔ جی فور اگر اسی شہر میں

ہیں اور وہ کریڈیم سے بنے ماسک میک اپ استعمال کر رہے ہیں تو
پھر وہ ہمیں آج نہیں تو کل ضرور مل جائیں گے''...... کلارک نے
کہا۔

''اب تو مجھے بھی ایسا ہی لگنے لگا ہے جیسے ان سائنس دانوں
نے ماسک میک اپ اتار دیئے ہوں اور ان کی جگہ نئے اور مستقل
میک اپ کر لئے ہوں''...... کیتھ نے اسی انداز میں کہا۔

''نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر ان کے میک اپ تبدیل کئے
جاتے تو اس فائل میں اس ذکر کا ضرور ہوتا۔ فائل میں خاص طور پر
میک اپ اور اس کے میٹریل کے بارے میں تحریر تھا۔ اگر میک
اپ میں تبدیلی والی کوئی بات ہوتی تو وہ بھی فائل میں تحریر ہوتی اور
میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ دنیا کا جدید سے جدید میک اپ
بھی پائیدار نہیں ہوتا۔ تمام میک اپ روزانہ کی بنیاد پر کرنے پڑتے
ہیں البتہ کچھ میک ایسے ہیں جنہیں معمولی ساری فریش کرنا پڑتا
ہے ورنہ ہر بار میک اپ کی ایڈجسمنٹ لازمی ہے لیکن کریڈیم سے
بنایا گیا ماسک میک اپ ایسا ہے جسے مستقل بنیادوں پر لگایا جا سکتا
ہے۔ اس کے لئے نہ تو ماسک کو بار بار تھپتھپانا پڑتا ہے اور نہ ہی
اس کے سیٹ اپ کو بدلنا پڑتا ہے۔ اس سے اچھا میک اپ ابھی
تک کوئی نہیں ہے''...... کلارک نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو کیا اب ہم رات کے وقت بھی جی فور کی تلاش میں
اسی طرح پاگلوں کی طرح شہر میں گاڑی دوڑاتے رہیں گے''۔ کیتھ

Downloaded from https://paksociety.com

نے جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تم تھک گئی ہو تو ہیرس سے کہو کہ وہ وین واپس رہائش گاہ کی طرف موڑ لے۔ ہم رات کو آرام کریں گے اور دن نکلتے ہی ایک بار پھر اپنے کام پر لگ جائیں گے"...... کلارک نے کیتھ کی جھلاہٹ دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں واقعی تھک گئی ہوں۔ صبح سے مارے مارے پھر رہے ہیں لیکن ہاتھ کچھ بھی نہیں آیا ہے۔ میں اب آرام کرنا چاہتی ہوں"...... کیتھ نے صاف گوئی سے کہا تو کلارک بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ہیرس سے وین واپس لے جانے کے لئے کہہ دیتا ہوں"...... کلارک نے کہا۔ وین چونکہ بند باڈی کی تھی اور ہیرس اور ہڈسن وین کے اگلے حصے میں بیٹھے ہوئے تھے اس لئے وہ ڈائریکٹ ان سے بات نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے ایک دوسرے سے رابطہ کرنے کے لئے کانوں میں ایئر فون لگا رکھے تھے۔ جس سے وہ چاروں لنکڈ تھے لیکن کیتھ چونکہ تھک گئی تھی اس لئے اس نے اپنے کان سے ایئر فون نکال لئے تھے۔

"ہیرس۔ مادام کیتھ تھک گئی ہیں۔ وین واپس رہائش گاہ کی طرف لے چلو۔ ہم کل صبح پھر نکلیں گے"...... کلارک نے ایئر فون کا ایک بٹن پریس کر کے مائیک میں کہا۔

"تو کیا ابھی تک ان میں سے کسی ایک کا بھی پتہ نہیں چلا

ہے"...... ہیرس نے پوچھا۔

"نہیں۔ اگر پتہ چل گیا ہوتا تو میں تمہیں اس طرح وین دوڑاتے رہنے کے لئے نہ کہتا"...... کلارک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم بھی واقعی تھک گئے ہیں۔ اس لئے میں وین واپس موڑ رہا ہوں"...... ہیرس نے جواب دیا تو کلارک نے اثبات میں سر ہلا کر ایئر فون کا بٹن آف کر دیا۔ وہ اپنی مرضی کے مطابق ان ایئر فونز سے مستقل لنکڈ بھی رہ سکتے تھے اور بٹن آن آف کر کے ایک دوسرے سے رابطہ کر بھی سکتے تھے اور رابطہ منقطع بھی کر سکتے تھے۔

تھکاوٹ کے تاثرات کلارک کے چہرے پر بھی نمایاں تھے۔ وہ بھی اب مشین پر لگی سکرین کی جانب لاپرواہی سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے مشین آف نہیں کی تھی لیکن مشین سے پیچھے ہٹ گیا تھا اور وین کی سیٹ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تھا۔ کیتھ پہلے ہی دوسری سیٹ پر نیم دراز ہو گئی تھی۔

ابھی وین مڑ کر کچھ ہی دور گئی ہو گی کہ اچانک مشین سے تیز سیٹی کی آواز نکلی تو کلارک اس بری طرح سے اچھلا جیسے وین میں موجود کسی زہریلے بچھو نے اسے کاٹ لیا ہو۔ وہ سیدھا ہو کر بجلی کی سی تیزی سے مشین کی جانب جھپٹا۔

"کیا ہوا۔ مشین سے سیٹی کی آواز کیوں نکل رہی ہے"۔ کیتھ نے آنکھیں کھول کر کلارک سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ کلارک نے

اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہو
تھیں جہاں شہر کے نقشے کی لکیروں کے جال میں ایک نقطہ
سپارک کر رہا تھا اور اس نقطے پر شہر کے ایک علاقے کا نام آ
تھا۔ کلارک نے فوراً ایئر فون آن کیا۔

''وین روکو ہیرس۔ فوراً وین روکو مجھے جی فور کا کاشن ملا ہے
رکو وین جلدی''...... کلارک نے چیختے ہوئے کہا تو اس کی بات
کر کیتھ اچھل کر کھڑی ہو گئی اور وہ تیزی سے کلارک کی جان
بڑھی اور پھر اس کی نظریں بھی سکرین پر جم گئیں۔

سکرین پر ابھی صرف نقطہ سپارک کر رہا تھا سائیڈوں پر ب
ہوئے چوکھٹوں میں ابھی تک کوئی تصویر نہیں ابھری تھی۔ کلارک ک
کہنے پر ہیرس نے فوراً وین روک لی۔ وین رکتے ہی کلارک
انگلیاں مشین پر لگے ہوئے کی پیڈ پر چلنا شروع ہو گئیں۔ اس
نظریں مسلسل سکرین پر جمی ہوئی تھیں اور وہ کی پیڈ پر ٹائپنگ کر
تھا پھر اچانک ایک جھماکا سا ہوا اور سائیڈ پر بنی ہوئی ایک ان
میں ایک انسانی چہرہ نمودار ہو گیا۔ اس چہرے پر نظر پڑتے
کلارک بری طرح سے چونک پڑا۔

''اوہ۔ یہ تو ڈاکٹر مبشر ملک ہے''...... کیتھ نے آنکھیں پھاڑ
ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ ان جی فور میں سے ایک ہے جو اسرائیل کے غد
ہیں''...... کلارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہم کامیاب ہو گئے ہیں اور ہم نے جی فور میں سے ایک کو ڈھونڈ لیا ہے''...... کیتھ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا ہوا۔ کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ''...... ایئر فون سے ہیرس کی آواز سنائی دی۔

''جی فور کا ایک ممبر ہمیں مل گیا ہے''...... کیتھ نے کہا۔

''اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہی ہو۔ کہاں ہے وہ کس علاقے میں ہے''...... ہڈسن نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم نے وین سکستھ ایونیو کے پاس روک رکھی ہے۔ سکستھ ایونیو کے ساتھ ماڈرن کالونی ہے۔ ہمیں اسی طرف سے جی فور کے ایک سائنس دان کا کاشن مل رہا ہے''...... کلارک نے کہا۔

''اوہ۔ گڈ شو۔ ریئلی گڈ شو۔ کیا میں وین ماڈرن کالونی کی طرف لے جاؤں''...... ہیرس نے پوچھا۔

''نہیں۔ ہم کالونی سے دور نہیں ہیں۔ تم کچھ دیر رکو۔ میں اس علاقے کو پراپر طریقے سے چیک کرتا ہوں۔ ابھی معلوم ہو جائے گا کہ وہ ماڈرن کالونی کی کس رہائش گاہ میں موجود ہے''...... کلارک نے کہا۔

''تو کیا میں یہیں رکوں''...... ہیرس نے پوچھا۔

''ہاں۔ کیوں یہاں رکنے میں کوئی مسئلہ ہے کیا''...... کلارک نے پوچھا۔

"نہیں۔ مسئلہ کیا ہو سکتا ہے۔ رکو میں کار سڑک کی سائیڈ پ
لگا دیتا ہوں۔ اگر سگنل ڈراپ ہوں تو بتا دینا"...... ہیرس نے کہا۔
"اوکے"...... کلارک نے کہا تو ہیرس نے کار سڑک ک
کنارے پر لگا دی اور کلارک ایک بار پھر مشین پر کام کرنا شروع
گیا۔ کیتھ غور سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ چند لمحوں کے بع
ہیرس اور ہڈسن بھی وین کے پچھلے حصے میں آ گئے اور انہوں نے بھ
اس شخص کی شکل دیکھ کر اس بات کی تصدیق کر دی کہ وہ پروفیسر
ایڈگر کے ساتھ کام کرنے والے چار سائنس دانوں میں سے ہ
ایک ہے جو پروفیسر ایڈگر کے فارمولے اور مشین کے پارٹس کے
ساتھ اسرائیل سے فرار ہو کر پاکیشیا پہنچ گئے تھے۔
"اب تم کر کیا رہے ہو"...... کلارک کو مسلسل کام کرتے دیکھ کر
کیتھ نے بڑی بے چینی سے پوچھا۔
"میں اس کی رہائش گاہ کی لوکیشن چیک کر رہا ہوں اور میں یہ
دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس نے اپنی حفاظت کے لئے یہاں کیا
انتظامات کر رکھے ہیں"...... کلارک نے مسلسل کام کرتے ہوئے
جواب دیا۔
"تو کیا اس مشین سے رہائش گاہ کے حفاظتی سسٹم کا بھی پتہ لگایا
جا سکتا ہے"...... ہڈسن نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔
"ہاں۔ یہ بڑے کام کی مشین ہے۔ تم سب دو منٹ خاموش
رہو۔ بس میرا کام ختم ہونے والا ہے"...... کلارک نے کہا تو وہ

تینوں خاموش ہو گئے۔ اگلے دو منٹ کے بعد سکرین سے سارا منظر
غائب ہو گیا۔ دوسرے لمحے سکرین پر ایک اور منظر ابھر آیا جس میں
ایک فرنشڈ کوٹھی کا اندرونی اور بیرونی منظر الگ الگ حصوں میں
دکھائی دے رہا تھا۔ ایک طرف ایک چھوٹی سی ونڈو بن گئی تھی جس
میں انگریزی میں مسلسل لکھا ہوا چل رہا تھا۔ وہ سب غور سے
سکرین دیکھنے لگے۔
سکرین میں عمارت کے باہر اور اندر مختلف حصوں میں کئی افراد
موجود تھے جن کے ہاتھوں میں اسلحہ تھا اور وہ عمارت کی نگرانی میں
مصروف تھے۔ سکرین پر ایک ونڈو میں ایک کمرے کا منظر بھی
دکھائی دے رہا تھا جس میں وہی انسان ایک میز کے پاس کرسی پر
بیٹھا ہوا تھا جو انہیں پہلے سکرین پر دکھائی دیا تھا۔ وہ ادھیڑ عمر شخص تھا
جس کے سامنے ایک نوٹ بک تھی اور وہ اس نوٹ بک میں انتہائی
انہماک سے کچھ تحریر کر رہا تھا۔
"تو اسے نوٹ بک لکھنے کی بھی عادت ہے"...... کلارک نے
کہا۔
"ہاں لگ تو ایسا ہی رہا ہے"...... کیتھ نے اثبات میں سر ہلا کر
کہا۔
"یہ ماڈرن کالونی کی کوٹھی نمبر سات سو چالیس ہے اور اس کوٹھی
میں پندرہ مسلح افراد موجود ہیں جو ڈاکٹر مبشر کی حفاظت پر مامور ہیں
اور رہائش گاہ میں بھی کچھ حفاظتی ریز پھیلی ہوئی ہیں جو ان تمام

افراد کی نشاندہی کرتی ہیں جو اس رہائش گاہ میں موجود ہیں۔ یہ
گروکن ریز ہیں جو ایک کمپیوٹرائزڈ مشین سے منسلک ہوتی ہیں اور
صرف انہی افراد کو پہچانتی ہیں جن کا ڈیٹا کمپیوٹرائزڈ مشین میں فیڈ
کیا گیا ہو۔ اگر کوئی غیر متعلق شخص اس رہائش گاہ میں داخل ہو تو
گروکن ریز فوراً اس کا احاطہ کر لیتی ہیں اور اس کے بارے میں
ماسٹر کمپیوٹر پر بیٹھے ہوئے شخص کو نہ صرف اس شخص کے بارے میں
یہ پتہ چل جاتا ہے کہ وہ رہائش گاہ کے کس حصے سے اندر داخل ہوا
ہے بلکہ ان ریز کی وجہ سے رہائش گاہ کے اندر جانے والے کسی
بھی شخص کا جسم مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ کسی بھی
قسم کی حرکت کرنے کے قابل نہیں رہتا“...... کلارک نے سائیڈ
میں بنی ہوئی ونڈو کی تحریر پڑھتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ بڑے سخت حفاظتی انتظامات کئے ہیں ڈاکٹر مبشر نے“۔
ہڈسن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”وہ سائنس دان بھی تو اعلیٰ پائے کا ہے۔ وہ اپنی حفاظت کا
بندوبست نہیں کرے گا تو اور کون کرے گا“...... کیتھ نے منہ بنا کر
کہا۔

”ہاں یہ بھی ٹھیک ہے“...... ہڈسن نے فوراً کیتھ کی تائید میں
سر ہلا کر کہا۔

”اب کیا پروگرام ہے۔ کیا ہم کروگن ریز کی موجودگی میں
رہائش گاہ پر ریڈ کر سکتے ہیں“...... ہیرس نے پوچھا۔

”نہیں۔ اس ریز کی موجودگی میں نہ تو اس رہائش گاہ کو
میزائلوں سے اڑایا جا سکتا ہے اور نہ ہی بموں سے۔ ہمیں سب
سے پہلے رہائش گاہ سے کروگن ریز کو ختم کرنا ہو گا۔ اس کے بعد
ہمارا معرکہ رہائش گاہ کے اندر اور باہر موجود گارڈز سے ہو گا تب
ہی ہم رہائش گاہ میں داخل ہو سکیں گے اور اس کے لئے ہمیں
یہاں باقاعدہ تیاری کر کے آنا ہو گا“...... کلارک نے کہا۔

”چلو۔ اور کچھ نہیں تو ہماری دن بھر کی محنت کسی ٹھکانے تو لگی۔
ایک ہاتھ آیا ہے تو باقی سب کا بھی جلد ہی پتہ چل جائے گا۔ ہم
آدھی رات کو یا کل دن کے وقت یہاں ریڈ کریں گے اور ڈاکٹر
مبشر ملک کو یہاں سے نکال کر لے جائیں گے۔ ایک بار یہ
ہمارے ہاتھ لگ گیا تو سمجھو کہ باقی سائنس دان بھی ہماری گرفت
میں آنے سے بچ نہیں سکیں گے“...... کیتھ نے کہا۔

”ہاں۔ اب ہمیں واپس چلنا چاہئے۔ ہم یہاں پری پلاننگ
سے آئیں گے اور ڈاکٹر مبشر ملک کو یہاں سے لے جائیں
گے“...... کلارک نے کہا تو ہیرس نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر
ہیرس اور ہڈسن وین کے پچھلے حصے سے نکل گئے۔

”کیا اسی رہائش گاہ میں اس کی لیبارٹری ہے“...... کیتھ نے
پوچھا۔

”نہیں۔ یہ ڈاکٹر مبشر ملک کی رہائش گاہ ہے۔ مجھے اس ساری
عمارت کی تفصیل مل گئی ہے جو میں نے کمپیوٹرائزڈ مشین میں سیو کر

لی ہے۔ اس عمارت میں کتنے کمرے ہیں۔ کہاں تہہ خانے ہیں اور عمارت کے داخلی اور خارجی راستے کون سے ہیں۔ اس کے علاوہ عمارت میں موجود خاص و عام چیزوں کے بارے میں بھی مجھے ساری تفصیل کا علم ہو گیا ہے۔ اگر اس رہائش گاہ کے کسی تہہ خانے میں کوئی لیبارٹری ہوتی تو مجھے اس کا بھی پتہ چل جاتا''...... کلارک نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بڑی حیرت انگیز مشین بنائی ہے تم نے۔ یہاں بیٹھے بیٹھے ہی تم نے سب کچھ معلوم کر لیا ہے''...... کیتھ نے مسکراتے ہوئے کہا تو جواب میں کلارک بھی مسکرا دیا۔ کچھ ہی دیر میں وین سٹارٹ ہوئی اور ہیرس اسے واپس اپنی رہائش گاہ کی جانب دوڑاتا لے گیا۔ وہ چاروں اب بے حد مطمئن دکھائی دے رہے تھے۔ آخر کار انہوں نے جی فور میں سے ڈاکٹر مبشر ملک کو تلاش کر ہی لیا تھا جس کے ہاتھ آنے کی دیر تھی اور پھر باقی سائنس دان بھی ان کے قبضے میں ہوتے۔

عمران نے کار ایک رہائشی پلازہ کے باہر روکی تو سڑک کے دوسری طرف کھڑے ٹائیگر نے ہاتھ ہلا کر اسے اپنی موجودگی کا بتایا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس کی طرف بڑھنے لگا۔

ٹائیگر نے میک اپ کر رکھا تھا۔ اس نے جینز پہن رکھی تھی۔ عمران کی کار کے پاس آ کر اس نے عمران کو سلام کیا۔

''بیٹھو''...... عمران نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اثبات میں سر ہلا کر کار کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی عمران نے کار آگے بڑھا دی۔

''پاکیشیا میں اس وقت اسرائیل کی گرین ایجنسی کے ایجنٹ موجود ہیں جو جی فور کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں''...... عمران نے سلسلہ کلام کا آغاز کرتے ہوئے کہا تو گرین ایجنسی کا سن کر ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔ آپ کو کیسے اطلاع ملی ہے کہ یہاں اسرائیلی گرین ایجنسی کام کر رہی ہے''...... ٹائیگر نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''گرین ایجنسی کے چیف نے مجھے ٹرانسمیٹر پر کال کر کے اپنے ایجنٹس کے بارے میں بتایا تھا کہ وہ یہاں جی فور کے خلاف کام کرنے کے لئے آئے ہیں''...... عمران نے ٹائیگر کے بے تکے سوال پر منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے وہ اپنے سوال پر خود ہی شرمندہ سا ہو گیا تھا۔ ظاہر ہے عمران کے ذرائع تھے جس سے اسے معلوم ہوا ہو گا کہ پاکیشیا میں اسرائیلی گرین ایجنسی کام کر رہی ہے ورنہ وہ اس ایجنسی کے بارے میں اس سے ذکر کیوں کرتا۔

''سوری باس۔ گرین ایجنسی کا سن کر میں چونک پڑا تھا کیونکہ اسرائیلی گرین ایجنسی انتہائی تیز رفتار، فعال اور انتہائی خطرناک ایجنسی ہے''...... ٹائیگر نے اپنی خفت مٹاتے ہوئے کہا۔

''تو کیا تم اس ایجنسی سے ڈرتے ہو''...... عمران نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''نو باس۔ یہ بات نہیں ہے۔ اس ایجنسی کا پاکیشیا میں ہونا نہایت خطرناک ہے۔ اپنا مشن پورا کرنے کے لئے وہ ایک سے بڑھ کر ایک سائنسی حربے استعمال کرتے ہیں اور گرین ایجنسی کے تمام ایجنٹ انتہائی ذہین اور زیرک سمجھے جاتے ہیں''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ایک اسرائیلی مشن میں تمہارا ٹکراؤ گرین ایجنسی سے ہو چکا ہے اس لئے تم یقیناً ان ایجنٹس کو جانتے بھی ہو گے اور انہیں پہچانتے بھی ہو گے''...... عمران نے پوچھا۔

''یس چیف۔ تمام ایجنٹوں کو تو میں نہیں جانتا لیکن چند ایجنٹ ہیں جو واقعی انتہائی تیز رفتار اور ماسٹر مائنڈ ہیں۔ جن میں کلارک، ہیرس اور کیتھ نامی ایک لڑکی کیتھ ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''تمہارا کیا خیال ہے اگر یہ تینوں پاکیشیا آئے ہوں گے تو یہ تینوں جی فور کی تلاش میں کیا کر سکتے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''جی فور کی تلاش میں وہ پورے ملک کو تہہ و بالا کر سکتے ہیں باس۔ ان کے پاس انفارمیشن کے ساتھ ساتھ جدید سائنسی ٹیکنالوجی بھی ہے جو سینکڑوں برس پرانے گڑے مردے بھی اکھاڑ سکتے ہیں''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''جی فور کے سلسلے میں تم نے میری معاونت کی تھی اور انہیں ہر خاص و عام سے چھپانے کے لئے تم نے ہی انہیں کریڈیم کے ماسک بنا کر دیئے تھے۔ کیا ان ماسکس کی مدد سے اسرائیلی ایجنٹ، جی فور تک پہنچ سکتے ہیں''...... عمران نے اصل بات کی طرف آتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ چونکہ کریڈیم ایک خاص دھات ہے جو ربڑ جیسی نرم اور ملائم ہوتی ہے لیکن اس دھات سے کچھ ایسی ریز نکلتی ہیں جنہیں اگر ایک خاص سائنسی آلے کی مدد سے چیک کیا جائے تو

ان کا آسانی سے پتہ لگ سکتا ہے“..... ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ عمران کار ڈرائیو کرتا ہوا شہر کے مختلف حصوں سے گزر رہا تھا۔

”تمہارا مطلب ہے وائیڈ گریل اور ون ون تھری ویژنل مشین اگر پاکیشیا میں دستیاب ہو جائے تو اس کی مدد سے کریڈیم سے بنے ماسکس میک اپ کا پتہ لگایا جا سکتا ہے“..... عمران نے کہا۔

”یس چیف۔ لیکن وائیڈ گریل مشین بنانا اتنا آسان نہیں ہے۔ اسے بنانے میں کثیر سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے اور پھر یہ مشین اس قدر وزنی ہوتی ہے کہ اسے دو شخص بھی آسانی سے نہیں اٹھا سکتے“..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

”میں اس کے وزن اور حجم کی بات نہیں کر رہا ہوں اور اسرائیلی ایجنٹوں کے پاس سرمائے کی کوئی کمی نہیں ہوتی۔ تم یہ بتاؤ کیا وائیڈ گریل مشین آسانی سے اس ملک میں لائی جا سکتی ہے۔ مکمل مشین یا اس کے پارٹس“..... عمران نے پوچھا۔

”یس چیف۔ پارٹس کی شکل میں مشین یہاں لائی جا سکتی ہے اور اس مشین کو بنانے کے لئے پاکیشیا میں بھی آسانی سے پارٹس مل جاتے ہیں“..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

”کتنی دیر میں مشین تیار کی جا سکتی ہے“..... عمران نے پوچھا۔

”اگر اس کے پارٹس اوریجنل ہوں تو اسے بنانے میں چند گھنٹے درکار ہوتے ہیں بس اس کا سرچ ایڈجسٹ کرنے میں وقت لگتا ہے

لیکن اگر کسی ایکسپرٹ نے مشین بنائی ہو تو اس کے لئے سرچ ایڈجسٹ کرنا بھی مشکل نہیں ہوتا“..... ٹائیگر نے کہا۔

”اس مشین کے ذریعے کتنے فاصلے سے کریڈیم کا پتہ لگایا جا سکتا ہے“..... عمران نے پوچھا۔

”مشین ہیوی ہو یا پورٹیبل۔ اس کا سرچ انتہائی کمزور ہوتا ہے۔ اس مشین سے نکلنے والی ریز ایک مخصوص حد تک سرچ کرتی ہیں۔ کم سے سو میٹر کے دائرے میں اور زیادہ سے زیادہ ایک ہزار میٹر کے دائرے میں“..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

”کیا اس مشین کو کسی گاڑی میں رکھ کر استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے اگر مجھے کریڈیم تلاش کرنا ہو تو کیا میں وائیڈ گریل مشین اپنی کار میں رکھ کر شہر میں گھوم سکتا ہوں“..... عمران نے پوچھا۔

”یس باس۔ لیکن اس کے لئے ہر وقت مشین کے سر پر رہنا پڑتا ہے کیونکہ سرچ سے ملنے والا کاشن زیادہ دیر تک نہیں رہتا“..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

”اب یہ بتاؤ کیا گرین ایجنسی میں ایسا کوئی ایجنٹ ہے جو سائنس کی سوجھ بوجھ رکھتا ہو اور وائیڈ گریل مشین کو بنانے اور اسے استعمال کرنے کے بارے میں جانتا ہو“..... عمران نے پوچھا۔

”یس چیف۔ اسرائیلی گرین ایجنسی کا ایک ایجنٹ ہے جس کا نام کلارک ہے وہ ایسے معاملات میں بہت آگے ہے۔ ایسی چھوٹی

موٹی مشینیں بنانا اس کے بائیں ہاتھ کا کام ہے"...... ٹائیگر کہا۔

"تب پھر ہمیں اس سے بچنے کا کوئی نہ کوئی انتظام کرنا پڑے گا"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"کیسا انتظام"...... ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"میں جی فور کے سلسلے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ مجھے خدشہ ہے کہ گرین ایجنسی کے ایجنٹ یہاں آ کر وائیڈ گریل مشین استعمال کر سکتے ہیں۔ انہیں اگر جی فور میں سے ایک بھی سائنس دان مل گیا تو وہ اس کے ذریعے دوسرے سائنس دانوں ا لیبارٹری تک پہنچ سکتے ہیں۔ اس لئے یا تو ہمیں جی فور کے میک اپ بدلنے پڑیں گے یا پھر ہمیں اس بات کا خیال رکھنا پڑے گا کہ یہاں وائیڈ گریل مشین کا استعمال نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں ان کے میک اپ بدل دیتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"وہ تو ہو جائے گا لیکن کیا ایسا نہیں ہو سکتا ہے کہ اگر یہاں وائیڈ گریل مشین کا استعمال کیا جائے تو اس کے بارے میں ہمیں پتہ چل جائے"...... عمران نے پوچھا۔

"اوہ۔ تو آپ وائیڈ گریل مشین استعمال کرنے والوں تک پہنچنا چاہتے ہیں"...... ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ ایسی صورت میں ہم اسرائیلی گرین ایجنسی کے ایجنٹوں

تک پہنچ سکتے ہیں ورنہ وہ یہاں اسی طرح سے دندناتے رہیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میرے ماسٹر کمپیوٹر میں ایک ٹریکر سافٹ ویئر ہے۔ میں اس پر کام کرتا ہوں اور اس کے ذریعے پاکیشیا میں موجود وائیڈ گریل مشینوں کو چیک کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ مجھے ان مشینوں کا ڈیٹا ہیک کرنا پڑے گا تب کہیں جا کر اس بات کا پتہ چل سکے گا کہ وائیڈ گریل مشینوں کو کس کام کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے کیونکہ ان مشینوں سے مختلف نوعیت کے کئی کام لئے جا سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ کام تم کب تک پورا کر لو گے"...... عمران نے پوچھا۔

"دس بارہ گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے۔ مجھے سافٹ ویئر میں کچھ بنیادی تبدیلیاں بھی کرنی پڑیں گی تاکہ یہاں اگر کسی نے نئی وائیڈ گریل مشین کا بھی استعمال شروع کیا ہو تو میں اس سے لنکڈ ہو جاؤں اور اس مشین کا ڈیٹا ہیک کر سکوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ تم ابھی سے یہ کام کرنا شروع کر دو تب تک میں جا کر جی فور سے مل لیتا ہوں اور وقتی طور پر جی فور کے چہروں سے کریڈیم ماسکس اتار کر انہیں عارضی میک اپ کر دیتا ہوں تاکہ اس دوران اگر گرین ایجنسی انہیں ٹریس کرنے کے لئے وائیڈ گریل مشین کا استعمال کرے تو وہ ان سے محفوظ رہ سکیں"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ مجھے یہیں اتار دیں۔ میں فلیٹ میں جا کر ابھی اپنا کام شروع کر دیتا ہوں''...... ٹائیگر نے جواب د

''نہیں۔ میں تمہیں تمہارے فلیٹ کے سامنے ڈراپ کر ہوں۔ ویسے بھی جی فور تک جانے کے لئے مجھے اسی طرف گزرنا ہے''...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر نے اثبات میں ہلا دیا۔ عمران نے ٹائیگر کو اس کے فلیٹ کے سامنے ڈراپ ک پھر وہ جی فور سے ملنے کے لئے روانہ ہو گیا۔ ابھی وہ راستے ہی تھا کہ اچانک اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

عمران سفر کے دوران بلیو ٹوتھ کا استعمال کرتا تھا جو کال کے لئے اس کے کان سے ہی لگی رہتی تھی۔ اس نے کان میں بلیو ٹوتھ ڈیوائس کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس۔ علی عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے سنجیدگی سے

''طاہر بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی سنائی دی۔

''ہاں طاہر۔ بات کی ہے تم نے فارن ایجنٹ سے۔ کیا بتایا اس نے''...... عمران نے پوچھا۔

''پاکیشیا میں گرین ایجنسی کے چار ایجنٹ موجود ہیں۔ جن سے دو ایجنٹ چند ہفتے پہلے پاکیشیا پہنچے تھے اور دو ایجنٹ چند پہلے پاکیشیا کے لئے روانہ ہوئے ہیں اور ان چاروں کا مشن ڈ کو تلاش کر کے انہیں ان کے انجام تک پہنچانا ہے اور ڈبل ا

فارمولا حاصل کرنا ہے''...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ ان ایجنٹوں کے نام کیا ہیں جو پاکیشیا آئے ہیں''۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

''ہڈسن اور ہیرس یہ دو ایجنٹ ہیں جو پہلے سے ہی یہاں موجود ہیں اور جی فور کے بارے میں معلومات اکٹھی کر رہے ہیں اور اب جو ایجنٹ پاکیشیا پہنچے ہیں ان میں ایک مرد اور ایک عورت ہے۔ مرد کا نام کلارک ہے اور عورت کا نام کیتھر ہے۔ دونوں انتہائی ذہین اور فعال ایجنٹ ہیں''...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران کے جبڑے اور زیادہ بھینچ گئے جیسے اسے انہی دو ناموں کا خدشہ تھا۔

''اگر یہ بات میجر ہارون کو پہلے ہی معلوم تھی تو اس نے ہمیں اس کے بارے میں پہلے کیوں نہیں بتایا''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس نے کہا ہے کہ اسے ان ایجنٹوں کے بارے میں آج ہی پتہ چلا ہے اور وہ اس سلسلے میں مجھے کال کر کے بتانے ہی والا تھا کہ میں نے اسے کال کر دی''...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ ممبران کو بریف کیا ہے تم نے''...... عمران نے سر جھٹک کر پوچھا۔

''جی ہاں۔ میں نے انہیں بریفنگ دے دی ہے اور میں نے

انہیں ان چاروں ایجنٹوں کی تصاویر اور ان کی انفارمیشن بھی دے دی ہیں تاکہ وہ انہیں پہچاننے میں کوئی غلطی نہ کریں''...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''میجر ہارون سے پوچھنا تھا کہ پاکیشیا میں ان چاروں ایجنٹوں کو کون سپورٹ کر رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''پوچھا تھا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ دارالحکومت میں بلیک ڈائمنڈ کلب ہے جہاں ہیڈمر نامی شخص ہے۔ وہ بھی اسرائیلی ایجنٹ ہے۔ وہی ان چاروں کا پاکیشیا میں سپورٹر ہے۔ وہ انہیں ہر طرح کی سہولیات دے رہا ہے جن میں رہائش سے لے کر ان کی ضروریات کی ہر چیز شامل ہے''...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''تو کیا تم نے ممبران کو وہیں بھیجا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ ہمارے لئے ہیڈمر اہم شخص ہے۔ اس لئے میں نے جولیا سے کہا ہے کہ وہ ہیڈمر کو اٹھوا کر یہاں لے آئے۔ پھر میں خود ہی اس سے سب کچھ اگلوا لوں گا کہ اسرائیلی گرین ایجنسی کے چاروں ایجنٹ کہاں موجود ہیں اور کیا کرتے پھر رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جب ہیڈمر دانش منزل پہنچ جائے تو مجھے کال کر کے بتا دینا۔ فی الحال میں جی فور سے ملنے جا رہا ہوں۔ ان کا میک اپ ان کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ان کا فوری طور پر میک اپ بدل دیا جائے تاکہ وہ اسرائیلی

ایجنٹوں سے محفوظ رہ سکیں''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ یہ واقعی مناسب رہے گا اور ممبران جیسے ہی ہیڈمر کو یہاں لائیں گے میں آپ کو اطلاع دے دوں گا''...... بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران نے اسے مزید چند ہدایات دیتے ہوئے فون بند کر دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات تھے۔ وہ یہ سن کر واقعی پریشان ہو گیا تھا کہ جی فور کے لئے اسرائیلی گرین ایجنسی کے چار فعال ایجنٹ یہاں موجود ہیں جن میں کیتھ اور کلارک جیسے ذہین ایجنٹ بھی شامل ہیں۔ کیتھ اور کلارک جیسے ایجنٹوں کا پاکیشیا میں موجود ہونا اس بات کی طرف اشارہ کر رہا تھا کہ اگر عمران نے جلد سے جلد جی فور کی حفاظت کا اعلیٰ پیمانے پر انتظام نہ کیا تو وہ اسرائیلی ایجنٹ ان تک پہنچ جائیں گے اور پھر وہی ہو گا جو وہ چاہتے ہیں۔

صفدر نے اپنی کار بلیک ڈائمنڈ کلب کے پورچ میں روکی تو اس کے پیچھے صدیقی نے بھی اپنی کار روک لی۔

صفدر کے ساتھ جولیا، تنویر اور کیپٹن شکیل تھے جبکہ صدیقی کے ساتھ خاور، چوہان اور نعمانی تھے۔ انہیں چونکہ چیف نے فوری طور پر بلیک ڈائمنڈ کلب جانے کا کہا تھا اس لئے وہ الگ الگ کاروں میں جانے کی بجائے دو کاروں میں سوار ہو کر آ گئے تھے۔

صدیقی اس کلب کے بارے میں بہت کچھ جانتا تھا۔ اس نے چیف کو بتایا تھا کہ بلیک ڈائمنڈ کلب غیر ملکیوں کے لئے بنایا گیا ہے جہاں کسی بھی مقامی شخص کو داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ اس کلب میں شراب کے ساتھ ساتھ منشیات کا بھی آزادانہ استعمال ہوتا تھا اور وہاں بڑے پیمانے پر جوا بھی کھیلا جاتا تھا۔ چونکہ کلب رجسٹرڈ تھا اور غیر ملکیوں کے لئے مخصوص تھا اس لئے وہاں ہونے

والے کسی ناجائز کام کو نہیں روکا جاتا تھا۔ اس کلب میں چونکہ انتہائی اونچے پیمانے پر جوا کھیلا جاتا تھا اور وہاں آنے والے غیر ملکی ہوتے تھے اس لئے شدت پسندوں سے بچانے کے لئے اور سیکورٹی رسک کی وجہ سے اس کلب کی انتہائی سخت اور فول پروف سیکورٹی کی جاتی تھی۔ کلب میں جگہ جگہ نہ صرف کلوز سرکٹ کیمرے لگے ہوئے تھے بلکہ کلب کے اندر اور باہر بے شمار مسلح افراد موجود ہیں اور کلب میں داخل ہونے والے ہر شخص کو واک تھرو گیٹ سے گزار کر اندر جانے دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کلب میں وہی غیر ملکی جا سکتے ہیں جن کے پاس بلیک ڈائمنڈ کلب کے جاری کردہ سپیشل کارڈز ہوتے ہیں۔ بغیر کارڈ ہولڈرز غیر ملکیوں کو بھی کلب میں داخلے کی اجازت نہیں ملتی البتہ کارڈ ہولڈر غیر ملکی اپنے ساتھ مقامی افراد کو بھی کلب میں لے جا سکتے تھے۔

صدیقی ایک مرتبہ اپنے ایک غیر ملکی دوست کے ہمراہ اس کلب میں جا چکا تھا۔ اس لئے اسے کلب کے بارے میں مکمل معلومات حاصل تھیں اور چونکہ یہ کلب غیر ملکیوں کے لئے مخصوص تھا اس لئے صدیقی نے ان کے معاملات میں مداخلت نہیں کی تھی ورنہ فور سٹار چیف ہونے کی حیثیت سے وہ اس کلب میں ہونے والے غیر قانونی کام پر ایکشن لے سکتا تھا۔

صدیقی چونکہ کلب میں جا چکا تھا اس لئے چیف نے ہیڈ مرتک پہنچنے اور اسے کلب سے نکال کر لانے کے لئے صدیقی کو گروپ

انچارج بنا دیا تھا۔

صدیقی نے کلب میں آنے سے پہلے اپنے ایک غیر ملکی دوست سے رابطہ کیا تھا اور اس سے کہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ ڈائمنڈ کلب جانا چاہتا ہے اس لئے وہ فوراً ڈائمنڈ کلب پہنچ جائے۔ چونکہ ڈائمنڈ کلب کا کارڈ ہولڈر اپنے ساتھ دس افراد کو اندر لے جا سکتا تھا اس لئے ان سب نے ہلکے پھلکے میک اپ کر لئے تھے جبکہ صدیقی نے وہی میک اپ کر رکھا تھا جس میں وہ والٹر سے ملتا تھا۔ ان کے پاس مخصوص اسلحہ بھی موجود تھا جو انہوں نے اپنے لباسوں کی خفیہ جیبوں میں چھپا رکھا تھا۔ ان کے لباس مخصوص قسم کے تھے جن کی وجہ سے واک تھرو گیٹ سے گزرتے ہوئے بھی ان کے لباسوں میں چھپے ہوئے اسلحے کا پتہ نہیں چل سکتا تھا۔ اس لئے وہ سب پوری طرح مطمئن تھے۔

وہ سب کاروں سے باہر نکل آئے۔ صدیقی کی نظریں پارکنگ میں اپنے دوست کی کار ڈھونڈ رہی تھیں۔

''لگتا ہے وہ ابھی تک نہیں آیا ہے''...... صدیقی نے پارکنگ میں موجود تمام کاریں دیکھتے ہوئے کہا۔

''تو کیا اس کے آنے تک ہمیں یہیں انتظار کرنا پڑے گا''۔ خاور نے پوچھا۔

''نہیں۔ کلب کے باہر ایک ویٹنگ روم ہے۔ غیر ملکیوں سے ملنے والے ویٹنگ روم میں رک کر ان کا انتظار کرتے ہیں۔ ہم

وہیں چل کر بیٹھ جاتے ہیں۔ والٹر جیسے ہی آئے گا ہم اس کے ساتھ کلب میں چلے جائیں گے''...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارا یہ دوست والٹر کرتا کیا ہے اور غیر ملکی ہونے کے باوجود وہ تمہارا دوست کیسے بن گیا''...... صفدر نے پوچھا۔

''میری اور اس کی ملاقات ایک ہوٹل میں ہوئی تھی۔ اس ہوٹل میں لفٹ خراب ہونے کی وجہ سے وہ سیڑھیاں اتر رہا تھا اور اس کا پاؤں سلپ ہو گیا اور وہ سیڑھیوں سے گرتا چلا گیا۔ میں اتفاقاً سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔ اسے گرتے دیکھ کر میں نے فوراً اسے سنبھال لیا لیکن چونکہ وہ کافی سیڑھیاں گر چکا تھا اس لئے وہ کافی زخمی ہو گیا تھا اس لئے میں اسے فوری طور پر اٹھا کر ایک نزدیکی کلینک لے گیا تھا۔ میں نے اس کا کلینک میں علاج کرایا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ میرا احسان مند ہو گیا تھا اور تب سے ہی وہ میرا دوست بنا ہوا ہے۔ وہ ایک ملٹی نیشنل کمپنی کا جنرل منیجر ہے''...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم نے اسے اپنے بارے میں کیا بتایا ہے''...... چوہان نے پوچھا۔

''میں نے اسے ذاتی بزنس کے بارے میں ہی بتا رکھا ہے اور یہ کہ میں دوسرے شہر میں رہتا ہوں اور آرڈر کے لئے کبھی کبھار یہاں آتا ہوں''...... صدیقی نے کہا۔

"تو اب اسے تم ہمارے بارے میں کیا بتاؤ گے اور یہ کہ تم ہم سب کو اس کلب میں کیوں لے جانا چاہتے ہو"...... جولیا نے پوچھا۔

"میں نے اس سے کہا ہے کہ میں اس بار اپنے چند دوستوں کے ساتھ یہاں سیر سپاٹے کے لئے آیا ہوں اور انہیں میں نے چونکہ تمہارے اور بلیک ڈائمنڈ کلب کے بارے میں بتایا ہوا تھا اس لئے یہ سب میرے ساتھ کلب میں جانا چاہتے ہیں اور انجوائے کرنا چاہتے ہو"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب بھی جواباً مسکرا دیئے۔ وہ باتیں کرتے ہوئے پارکنگ سے باہر نکل ہی رہے تھے کہ اسی لمحے پارکنگ میں ایک سیڈان کار داخل ہوئی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک غیر ملکی نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔

"لو آ گیا ہے وہ"...... صدیقی نے کہا۔ کار میں بیٹھے ہوئے غیر ملکی نے بھی صدیقی اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ لیا تھا۔ اس نے کار آگے لا کر صدیقی کے پاس روک دی۔ صدیقی آگے بڑھا تو نوجوان نے کار سے ہاتھ نکال کر اس سے بڑے پرتپاک انداز میں ہاتھ ملایا اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر ہاتھ کے اشارے سے ہائے کہا۔

"تم باہر چلو میں کار پارک کر کے آتا ہوں"...... والٹر نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ پارکنگ سے باہر آ گئے۔ کچھ ہی دیر میں والٹر اپنی کار پارک کر کے باہر آ گیا اور پھر باہر آ

کر وہ صدیقی اور اس کے ساتھیوں سے بڑے پرتپاک انداز میں ملا۔ اس نے سب سے ہاتھ ملایا تھا لیکن جولیا نے اس سے ہاتھ نہیں ملایا۔ والٹر چونکہ پاکیشیائی کلچر جانتا تھا اس لئے اس نے جولیا کے ہاتھ نہ ملانے کا برا نہیں مانا تھا۔

"کہاں کہاں سیر سپاٹے کرتے پھر رہے ہو اور کب سے ہو یہاں"...... والٹر نے صدیقی سے بڑے والہانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہم سب برف باری دیکھنے کے لئے مختلف علاقوں میں گئے ہوئے تھے اور آج ہی یہاں آئے ہیں۔ راستے میں دوستوں سے میں نے جب ڈائمنڈ کلب کے رکھ رکھاؤ اور خاص طور پر گولڈن ڈراپس کا ذکر کیا تو یہ سب اصرار کرنے لگے کہ یہ بھی ہمارے ساتھ کلب دیکھنا چاہتے ہیں اور گولڈن ڈراپس کا لطف اٹھانا چاہتے ہیں اس لئے میں انہیں بھی ساتھ لے آیا اور پھر تمہیں کال کر دی"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا ہوا کہ تم نے مجھے کال کر دی۔ اتفاق سے میں بھی آج گولڈن ڈراپس کے لئے یہاں آنے والا تھا لیکن تم تو جانتے ہو کہ جب سے تم دوست بنے ہو میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہی یہاں آ کر گولڈن ڈراپس پیتا ہوں کیونکہ اکیلے گولڈن ڈراپس پینے کا لطف ہی نہیں آتا ہے"...... والٹر نے کہا۔

"تو چلو۔ آج ہم سب مل کر گولڈن ڈراپس کا لطف اٹھاتے

ہیں''۔ صدیقی نے کہا تو والٹر نے ہنس کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ایک منٹ رکو۔ اندر جانے سے پہلے تمہیں میری ایک شرط ماننی ہو گی''...... والٹر نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیسی شرط''...... صدیقی نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہم جب بھی اس کلب میں آئے ہیں۔ تم نے ہمیشہ میری اور اپنی پے منٹ کی ہے لیکن اس بار تمہارے دوست جو اب میرے بھی دوست ہیں ان سب کی پے منٹ میں ادا کروں گا۔ اگر منظور ہے تو بولو ورنہ میں واپس چلا جاؤں گا''...... والٹر نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدیقی نے ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اس بار چونکہ بھاری بل دینا ہے اس لئے میں تمہارے حق میں دستبردار ہونے کے لئے تیار ہوں''...... صدیقی نے کہا تو والٹر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''تم جیسے دوست کے لئے میں بھاری تو کیا منوں وزنی بل بھی ادا کر سکتا ہوں''...... والٹر نے کھلکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

''آؤ پھر۔ دیکھتے ہیں کہ آج تم کتنے وزن کا بل ادا کرنے کی ہمت رکھتے ہو''...... صدیقی نے کہا تو والٹر ایک بار پھر کھلکھلا اٹھا۔ وہ شاید صدیقی کا ضرورت سے زیادہ احسان مند تھا اسی لئے وہ اس

سے انتہائی کلوز انداز میں باتیں کر رہا تھا۔ وہ سب والٹر کے ہمراہ کلب کے داخلی دروازے کی جانب بڑھ گئے۔ کلب کے باہر جگہ جگہ مسلح افراد کھڑے دکھائی دے رہے تھے جو کلب کی حفاظت پر مامور تھے۔ کلب کا داخلی دروازہ جو واک تھرو گیٹ تھا وہاں بھی دو افراد موجود تھے جن کے ہاتھوں میں جدید مشین گنیں دکھائی دے رہی تھیں۔

والٹر نے آگے بڑھ کر اپنی جیب سے کلب کی ممبر شپ کا کارڈ نکال کر ایک شخص کو دکھایا اور انہیں بتانے لگا کہ یہ سب اس کے دوست ہیں جو دوسرے شہر سے آئے ہیں اور کلب کا سپیشل گولڈن ڈراپس پینا چاہتے ہیں۔ مسلح افراد نے ان سب کی طرف غور سے دیکھا اور پھر انہیں واک تھرو گیٹ سے اندر جانے کے لئے کہا تو وہ سب ایک ایک کر کے واک تھرو گیٹ سے گزرتے چلے گئے۔ مخصوص لباس ہونے کی وجہ سے ان کے پاس موجود اسلحے کی کوئی نشاندہی نہیں ہوئی تھی۔ سامنے ایک راہداری تھی جو بالکل سیدھی جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ راہداری میں بھی چار مسلح افراد موجود تھے جو شکل و صورت سے ہی بدمعاش ٹائپ کے دکھائی دے رہے تھے۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ دروازے کے پاس کھڑے ایک مسلح شخص نے ایک بار پھر والٹر کا ممبر شپ والا کارڈ دیکھا پھر اس نے دروازے کے ساتھ لگے ہوئے پینل سسٹم کے مخصوص کوڈ نمبر پریس کر کے ایک بٹن پریس کیا تو دروازہ

سر کی مخصوص آواز کے ساتھ کھلتا چلا گیا۔

دوسری طرف ایک بہت بڑا ہال تھا جہاں بے شمار غیر ملکی افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ ہال چونکہ عام غیر ملکیوں کے لئے مخصوص تھا اس لئے یہاں منشیات کا استعمال نہیں ہوتا تھا یہی وجہ تھی کہ انہیں ہال میں داخل ہو کر کسی منشیات کی بو محسوس نہیں ہوئی تھی۔ البتہ انہیں وہاں مختلف پھلوں اور پھولوں کی بھینی بھینی مہک ضرور محسوس ہو رہی تھی جس سے انہیں اپنے دل و دماغ مہکتے ہوئے معلوم ہو رہے تھے۔ یہ مہک بلیک۔ڈائمنڈ کلب کے سپیشل گولڈن ڈراپس کی تھی جو اس ہال میں موجود غیر ملکی پی رہے تھے۔

ہال میں زیادہ تر غیر ملکی جوڑے موجود تھے جو شاید اس کلب کے سپیشل گولڈن ڈراپس کے لئے وہاں آتے تھے۔ گولڈن ڈراپس کے بارے میں صدیقی نے اپنے ساتھیوں کو بتایا تھا کہ وہ ایک خاص مشروب ہے جس میں الکحل شامل نہیں ہے۔ اس ڈرنک کو مختلف پھلوں کے فلیور سے بنایا جاتا تھا اور چونکہ اس ڈرنک کو خاص فارمولے کے تحت بنایا جاتا تھا اس لئے یہ ڈرنک اس کلب کے سوا کہیں دستیاب نہیں ہوتا تھا اور یہ ڈرنک قدر لذیذ اور خوشبو دار ہوتا تھا جسے پینے والا بے حد پرسکون ہو جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ غیر ملکیوں کی زیادہ تعداد یہاں گولڈن ڈراپس پینے کے لئے ہی آتے تھے اور یہ ڈرنک چونکہ نشہ آور نہیں ہوتا تھا اس لئے غیر ملکی اپنی فیملیز کے ہمراہ بھی آ جاتے تھے۔ اس ہال میں چونکہ فیملیز بھی آتی

یں اس لئے وہاں کوئی مسلح گارڈ موجود نہیں تھا البتہ ہال میں جگہ ہ کلوز سرکٹ کیمرے لگے ہوئے ضرور دکھائی دے رہے تھے۔

”وہ سامنے ایک میز خالی ہے۔ اس طرف چلو“...... والٹر نے امنے موجود ایک میز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ سب اس کے ساتھ خالی میز کی طرف ھ گئے۔ ہال میں ہر طرف لیڈی ویٹرز اٹھلاتی ہوئی دکھائی دے ہی تھیں جو ہال میں موجود افراد کو گولڈن ڈراپس پیش کر رہی ئیں۔

والٹر، صدیقی اور اس کے ساتھی میز کے گرد پڑی ہوئی کرسیوں ر بیٹھ گئے تو ایک لیڈی ویٹر فوراً وہاں پہنچ گئی۔

”یس سر“...... لیڈی ویٹر نے والٹر کی جانب دیکھتے ہوئے دلکش انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھا۔ اس کلب میں چونکہ غیر ملکیوں کو ہی عزت دی جاتی تھی اس لئے لیڈی ویٹر نے صدیقی اور اس کے ساتھیوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھنا گوارا نہیں کیا تھا۔

”نائن لارج سائز گولڈن ڈراپس پلیز“...... والٹر نے کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلا کر اس کا آرڈر اپنی نوٹ بک میں نوٹ کیا اور وہاں سے پلٹ گئی۔

”تم نے ایک بار بتایا تھا کہ اس کلب میں گولڈن ڈراپس کے علاوہ بھی بہت کچھ ملتا ہے“...... صدیقی نے کہا تو والٹر چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہاں۔ یہاں سب کچھ ملتا ہے۔ کیا چاہئے تمہیں"...... وا
نے پوچھا۔
"چاہئے کچھ نہیں۔ میرے یہ دوست اچھے کھلاڑی بھی ہیں۔
گولڈن ڈراپس کے ساتھ یہاں بڑے داؤ بھی کھیلنا چاہتے ہیں"
صدیقی نے کہا تو ایک لمحے کے لئے والٹر کے چہرے پر حیر
لہرائی اور اس نے باری باری ان سب کی جانب غور سے دیکھا
پھر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔
"تو تم سب نے سیر سپاٹے میں جو خرچ کیا ہے وہ یہاں۔
واپس لے جانا چاہتے ہو"...... والٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ایسا ہی سمجھ لو"...... صدیقی نے جواب دیا۔
"کتنا بڑا داؤ کھیل سکتے ہیں یہ"...... والٹر نے پوچھا۔
"تم بتاؤ۔ یہاں کتنا بڑا داؤ لگایا جا سکتا ہے"...... صدیقی۔
الٹا اس سے پوچھا۔
"یہاں کم سے کم کا داؤ دس ہزار ڈالرز سے شروع ہوتا ہے"
والٹر نے جیسے انکشاف کرنے والے انداز میں کہا۔
"اور زیادہ سے زیادہ"...... صدیقی نے مسکرا کر پوچھا۔
"وہ تمہاری اپنی مرضی پر منحصر ہے۔ یہاں کوئی لمٹ نہیں ہے
تم لاکھوں ڈالرز کا بھی داؤ کھیل سکتے ہو"...... والٹر نے جواب دیا۔
"اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ یہاں سے جیتے ہوئے ڈالر
آسانی سے لے کر باہر جایا جا سکتا ہے"...... جولیا نے والٹر ک

ہاب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔
"اس کلب کی خاصیت ہے کہ یہاں شارپنگ نہیں ہوتی۔ اگر
بڑ کھیل کر جیتا جائے تو یہاں جیتنے والے کو کوئی نہیں روکتا وہ جتنے
ہاہے ڈالرز جیت کر یہاں سے لے جا سکتا ہے لیکن شارپر پر نہ
مرف یہاں سخت نظر رکھی جاتی ہے بلکہ اسے ڈائمنڈ کلب کے
صولوں کے تحت اس کلب سے باہر ہی نہیں نکلنے دیا جاتا۔ اس
کلب کا مالک ہیڈمر ہے جو شارپر کے ساتھ انتہائی برا سلوک کرتا
ہے۔ ایک بار اس کے ہاتھ کوئی شارپر آ جائے تو پھر اس کا پتہ ہی
نہیں چلتا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا اور وہ کہاں غائب ہو گیا
ہے"...... والٹر نے کہا۔
"ہم شارپر نہیں ہیں۔ ہم فیئر گیم کھیلتے ہیں"...... تنویر نے کہا۔
"فیئر گیم کھیلنے والوں کی یہاں بے حد قدر کی جاتی ہے"۔ والٹر
نے جواب دیا۔
"کیا ہم بھی گیم روم میں جا سکتے ہیں۔ یہ میں اس لئے پوچھ
رہا ہوں کہ ہم تمہاری طرح غیر ملکی نہیں ہیں"...... کیپٹن شکیل نے
پوچھا۔
"تم غیر ملکی نہیں ہو لیکن ہو تو ایک غیر ملکی کے ساتھ۔ میں اس
ب کا اولڈ ممبر ہوں۔ نئے ممبروں سے زیادہ مجھے یہاں مراعات
صل ہیں۔ اس کلب میں دوسرے ممبر دس سے زیادہ مقامی
ہتوں کو نہیں لا سکتے لیکن میں چاہوں تو یہاں بیسیوں افراد کو لا

سکتا ہوں اور انہیں گیم روم کے ساتھ کلب کے کسی بھی حصے لے جا سکتا ہوں''...... والٹر نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''تو پھر گولڈن ڈراپس کے بعد چلیں گیم روم میں''...... نے پوچھا۔

''دیکھ لو۔ اگر دس بیس ہزار ڈالرز داؤ پر لگانے کی ہمت مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے''...... والٹر نے کاندھے ا لاپرواہی سے کہا۔

''ہم سب پچاس پچاس ہزار ڈالرز لگانے کو تیار ہیں''...... نے کہا تو والٹر بری طرح سے اچھل پڑا اور ان سب کی جانب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا جیسے اسے ان سب کے سرا سینگ اُگے ہوئے دکھائی دے رہے ہوں کیونکہ اس کے نز پچاس ہزار ڈالر کی رقم بہت بڑی رقم تھی اور ان سب کی تعداد تھی جو پچاس پچاس ہزار ڈالرز کی رقم داؤ پر لگاتے تو یہ رقم چار ڈالرز بن جاتی۔ اس کی حیرت مقامی افراد کی وجہ سے تھے کہ افراد ڈالرز میں اتنے بڑے داؤ کیسے لگا سکتے تھے۔

''کیا تم سب سنجیدہ ہو''...... والٹر نے انتہائی حیرت زدہ میں کہا۔

''کیوں کیا ہمارے چہروں پر تمہیں رنجیدگی دکھائی دے ہے''......صدیقی نے مسکرا کر کہا تو والٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

''نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ بہرحال اگر تم سب کھیلنا چا

ہو تو ٹھیک ہے۔ گولڈن ڈراپس لے کر ہم گیم روم میں چلے جائیں گے اور پھر جس کی جو قسمت''...... والٹر نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ کچھ ہی دیر میں لیڈی ویٹر نے انہیں وائن جیسے بڑے بڑے گلاس سرو کئے جن میں سرخ رنگ کا مہک دار مشروب بھرا ہوا تھا۔

گلاسوں کو مشروب سے بھر کر نہایت خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ گلاس کے کناروں پر لائم کے ٹکڑے لگے ہوئے تھے جن پر چھوٹی چھوٹی کھلونے نما چھتریاں لگی ہوئی تھیں اور ان میں کولڈ کئے ہوئے خوبصورت سٹرا بھی موجود تھے۔ لیڈی ویٹر نے بڑی نفاست کے ساتھ ٹرے میں رکھے ہوئے گلاس ان سب کے سامنے رکھنے شروع کر دیئے۔

''اور کچھ چاہئے جناب''...... لیڈی ویٹر نے تمام گلاس رکھ کر والٹر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں۔ یہ میرا ممبر شپ کارڈ لے جاؤ اور ہم سب کے لئے گیم روم میں جانے کے لئے پاس لے آؤ''...... والٹر نے جیب سے ممبر شپ کارڈ نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ لیڈی ویٹر نے حیرت سے جولیا اور اس کے ساتھیوں کی جانب دیکھا پر اس نے والٹر کا ممبر شپ والا کارڈ اپنی نوٹ بک میں رکھا اور پلٹ کر کاؤنٹر کی جانب بڑھتی چلی گئی۔

''شروع ہو جاؤ۔ اس سے اچھا اور لذیذ ڈرنک تمہیں پورے

دارالحکومت میں نہیں ملے گا۔ دارالحکومت تو کیا ایسا ڈرنک پور
پاکیشیا میں کہیں دستیاب نہیں ہے“...... والٹر نے کہا تو ان سب
مسکراتے ہوئے گلاس اٹھا کر سڑا اپنے منہ میں لگائے اور مشرا
سپ کرنے لگے۔ مشروب واقعی انتہائی خوشبو دار ہونے کے
ساتھ انتہائی لذیز تھا۔

تھوڑی دیر بعد لیڈی ویٹر واپس آئی اور اس نے والٹر کو
کے ممبر شپ کارڈ کے ساتھ نو پاس کارڈ بھی دے دیئے۔

”یہ پاس لے کر وہی افراد گیم روم میں جا سکتے ہیں جن
پاس دس دس ہزار ڈالرز موجود ہوں گے ورنہ انہیں گیم روم
جانے سے روک دیا جائے گا“...... لیڈی ویٹر نے کہا تو والٹر
اثبات میں سر ہلا دیا۔ لیڈی ویٹر اسے پاس دے کر وہاں سے
گئی۔ وہ سب خاموشی سے گولڈن ڈراپس سپ کر رہے تھے۔
ہی دیر میں گلاس خالی ہو گئے تو والٹر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”تم یہیں رکو۔ میں ڈرنکس کی پے منٹ کر کے آتا ہوں پھر
گیم روم جائیں گے“...... والٹر نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں
ہلا دیا۔ والٹر تیز تیز چلتا ہوا کاؤنٹر کی جانب بڑھ گیا۔

”گیم روم میں جا کر تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ ہم یہاں
ہیڈمر کو اٹھانے کے لئے آئے ہیں۔ ہمارا کلب میں داخلہ مشکل
جو والٹر نے حل کر دیا ہے۔ اب ہم یہاں اپنی مرضی سے کچھ بھی
سکتے ہیں“...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تمہارا کیا خیال ہے کیا ہیڈمر یہاں اس ہال کے ارد گرد کسی
کمرے میں بیٹھا ہو گا“...... صدیقی نے جواباً منہ بنا کر کہا۔

”یہاں نہیں ہے تو کہاں ہے وہ“...... نعمانی نے پوچھا۔

”وہ اس کلب کا مالک ہے۔ اس کا دفتر انڈر گراؤنڈ ہے۔
یہاں ہر طرف سیکورٹی کیمرے لگے ہوئے ہیں۔ اگر یہاں ہمارا
سلحہ چیک کر لیا گیا تو ہمیں یہیں گھیر لیا جائے گا اور ہمارا یہاں
سے زندہ بچ نکلنا مشکل ہو جائے گا اور یہ مت بھولو کہ ہم اس وقت
بملی ہال میں بیٹھے ہیں جہاں غیر ملکیوں کی عورتیں بھی ہیں اور ان
کے بچے بھی“...... صدیقی نے کہا۔

”صدیقی ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہمارا یہاں ایکشن میں آنا مناسب
ہیں ہے۔ گیم روم میں ایسا کوئی ماحول نہیں ہو گا۔ وہاں جاتے ہی
اپنا کام شروع کر دیں گے“...... صفدر نے کہا۔

”اور اس والٹر کا کیا کرنا ہے۔ کیا یہ ہمارا ساتھ دے گا“۔ خاور
نے پوچھا۔

”دے گا تو ٹھیک ہے ورنہ اسے کہیں ہاف آف کر کے ڈال
با گے“...... صدیقی نے کہا اسی لمحے والٹر تیز تیز چلتا ہوا ان کی
ف بڑھا تو وہ سب خاموش ہو گئے۔ والٹر کے چہرے پر قدرے
یثانی کے تاثرات تھے۔

”چلیں“...... صدیقی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ رکو ابھی۔ کاؤنٹر مین نے بتایا ہے کہ ابھی گیم روم کی

سب میزیں فل ہیں۔ جب تک وہاں کوئی میز خالی نہیں ہو جاتی ہمیں یہیں رک کر انتظار کرنا پڑے گا''...... والٹر نے کہا۔

''تو تم پریشان کیوں ہو۔ تمہارا چہرہ دیکھ کر تو ایسا لگ رہا ہے جیسے کاؤنٹر مین نے تمہیں کوئی انوکھی خبر سنا دی ہو''...... صدیقی نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ وہ تم سب کے بارے میں مجھ سے غیر ضروری سوال کر رہا تھا۔ مجھے اس کے سوالوں پر غصہ آ رہا تھا۔ جب میں نے اسے ممبر شپ کارڈ دکھا کر گیم روم کے پاس حاصل کر لئے ہیں تو اسے مجھ سے سوال پوچھنے کی کیا ضرورت تھی''...... والٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا پوچھ رہا تھا وہ''......صدیقی نے پوچھا۔

''یہی کہ تم سب کون ہو۔ میرے دوست کیسے بنے ہو اور میں تمہیں یہاں کیوں لایا ہوں''...... والٹر نے کہا۔

''ہوسکتا ہے وہ سرسری انداز میں پوچھ رہا ہو۔ تم غیر ملکی ہو اور ہم سب مقامی اس لئے اسے تم پر حیرت ہو رہی ہو کہ تم نے مقامی افراد کو دوست کیوں بنایا ہوا ہے''......صدیقی نے کہا۔

''تو کیا ہوا۔ کیا یہاں مقامی افراد کو دوست بنانا جرم ہے''۔ والٹر نے کہا۔

''یہ تم سمجھتے ہو۔ ہوسکتا ہے کہ کاؤنٹر مین کو اس بات کی سمجھ نہ ہو''......صدیقی نے ہنس کر کہا تو والٹر بے اختیار مسکرا دیا۔

''اب ہمیں کتنی دیر یہاں رکنا پڑے گا''......تنویر نے بے چینی سے پوچھا جیسے وہ جلد سے جلد یہاں سے اٹھ کر کچھ کر گزرنا چاہتا ہو۔

''کاؤنٹر مین نے بتایا کہ اگلے دس منٹ تک ایک میز خالی ہونے والی ہے۔ جیسے ہی وہ میز خالی ہو گی ہمیں گیم روم میں پہنچا دیا جائے گا''...... والٹر نے کہا۔

''دس منٹ کی بات ہے تو کوئی بات نہیں۔ لیکن زیادہ انتظار میرے دوستوں کے لئے سوہان روح بن جاتا ہے''......صدیقی نے کہا تو والٹر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''انتظار کرنا واقعی برا ہوتا ہے۔ میں بھی انتظار کرنے سے بے حد گھبراتا ہوں''...... والٹر نے جواب دیا۔ اسی لمحے ایک لیڈی ویٹر تیز تیز چلتی ہوئی ان کی طرف آئی۔

''آپ اپنے دوستوں کے ساتھ گیم روم میں جا سکتے ہیں مسٹر والٹر۔ گیم روم کی ایک میز خالی ہوگئی ہے''......لیڈی ویٹر نے کہا۔

''ارے اتنی جلدی۔ کاؤنٹر مین نے تو کہا تھا کہ دس منٹ لگیں گے لیکن تم تو دو منٹ بعد ہی وارد ہو گئی ہو''...... والٹر نے کہا۔

''اس نے دس منٹ کے اندر اندر میز خالی ہونے کا کہا تھا''۔ لیڈی ویٹر نے مسکراتے ہوئے کہا تو والٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''چلو اٹھو دوستو۔ اس سے پہلے کہ خالی ہونے والی اس میز پر

کسی اور کا قبضہ ہو جائے ہمیں جلد سے جلد گیم روم میں جا کر اس میز پر قبضہ کر لینا چاہئے“...... والٹر نے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ سب مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

”آئیں۔ میں آپ کو گیم روم تک جانے کا راستہ دکھا دیتی ہوں“...... لیڈی ویٹر نے کہا تو والٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لیڈی ویٹر انہیں لے کر کاؤنٹر کی طرف چل پڑی جس کے دائیں سائیڈ پر ایک گلاس ڈور لگا ہوا تھا۔

لیڈی ویٹر نے آگے بڑھ کر گلاس ڈور کو ہاتھ لگایا تو گلاس ڈور خود بخود کھلتا چلا گیا۔ دوسری طرف خوبصورت ٹائلوں سے مزین انتہائی خوبصورت راہداری تھی جس کی دیواروں کو خوبصورت اور قیمتی تصاویر کو سجایا گیا تھا۔

اس راہداری میں بھی دو مسلح افراد موجود تھے۔ راہداری میں مختلف کمروں کے دروازے تھے۔ سامنے ایک فولادی دروازہ تھا جو کسی لفٹ کا دروازہ معلوم ہو رہا تھا۔ لیڈی ویٹر انہیں اسی دروازے کے پاس لے آئی۔ اس نے سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو لفٹ کا دروازہ کھل گیا۔

”آئیں“...... لیڈی ویٹر نے کہا تو وہ سب لفٹ میں سوار ہو گئے۔ لیڈی ویٹر نے بیسمنٹ ون کا بٹن پریس کیا تو لفٹ کا دروازہ بند ہو گیا اور دروازہ بند ہوتے ہی لفٹ کو ایک خفیف سا جھٹکا لگا اور انہیں لفٹ نیچے جاتی ہوئی محسوس ہوئی۔ دوسرے لمحے لفٹ

لفٹ کا دروازہ کھل گیا۔ دوسری طرف ایک اور بڑی راہداری سی جہاں بے شمار کمروں کے دروازے دکھائی دے رہے تھے۔ اس راہداری میں کوئی نہیں تھا۔

لیڈی ویٹر انہیں لئے ہوئے اس راہداری میں آگے بڑھنے لگی۔ جولیا اور کے ساتھی راہداری میں موجود کمروں کے دروازوں کو غور سے دیکھ رہے تھے انہیں یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کسی سیون سٹار ہوٹل میں آ گئے ہوں جہاں ہر طرف لگژری رومز موجود ہوں۔ ہر کمرے کے دروازے کے اوپر نمبرز لگے ہوئے تھے جو ایک سو دس سے شروع ہوتے تھے۔

راہدری آگے جا کر کئی حصوں میں بٹ گئی تھی۔ مختلف راہداریوں سے گزارتی ہوئی لیڈی ویٹر انہیں کمرہ نمبر دو سو دس کے سامنے لا کر رک گئی۔ اس نے دروازے کے سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو دروازہ لفٹ کے دروازے کی طرح سرر کی آواز کے ساتھ دو حصوں میں بٹ کر کھلتا چلا گیا۔ دوسری طرف ایک بڑا اور خوبصورت کمرہ تھا۔

”کیا یہ گیم روم ہے“...... والٹر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”نہیں۔ یہ سروس روم ہے۔ آپ اندر جا کر بیٹھیں۔ چند لمحوں کے بعد آپ کو یہاں سے گیم روم میں شفٹ کر دیا جائے گا“۔ لیڈی ویٹر نے جواب دیا۔

''جب گیم روم کی میز ہمارے لئے خالی ہو چکی ہے تو پھر تم ہمیں ڈائریکٹ گیم روم میں کیوں نہیں لے جا رہی ہو''...... والٹر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی الجھن دیکھ کر جولیا اور اس کے ساتھی بھی چونک کر لیڈی ویٹر کو دیکھنا شروع ہو گئے تھے۔

''آپ پریشان نہ ہوں مسٹر والٹر۔ گیم روم میں جانے کا نیا راستہ بنایا گیا ہے جو اسی کمرے سے ہو کر گزرتا ہے۔ آپ اندر تشریف لے جائیں۔ ابھی چند لمحوں میں گیم روم کے ویٹر آپ کو لے جانے کے لئے یہاں پہنچ جائیں گے''...... لیڈی ویٹر نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن جولیا اور اس کے ساتھیوں نے صاف محسوس کیا کہ لیڈی ویٹر ان سے کچھ چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔

''کیا گیم روم کا راستہ اسی کمرے سے ہو کر گزرتا ہے''۔ جولیا نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''سوری۔ میں صرف مسٹر والٹر کو جواب دہ ہوں۔ آپ میں سے میں کسی سے کوئی بات نہیں کر سکتی''...... لیڈی ویٹر نے روکھے لہجے میں کہا۔ جولیا نے چونکہ مقامی میک اپ کر رکھا تھا اس لئے لیڈی ویٹر اسے بھی کوئی وقعت نہیں دے رہی تھی۔

''چلو۔ یہی سوال میرا سوال سمجھ لو اور دو جواب''...... والٹر نے کہا۔

''یس مسٹر والٹر۔ گیم روم میں جانے کا ایک راستہ اس کمرے میں بھی ہے''...... لیڈی ویٹر نے جواب دیا لیکن اس کے لہجے میں

جھوٹ کا عنصر ان سب نے محسوس کر لیا تھا۔

''اب کیا کریں''...... صدیقی نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے آئی کوڈ میں کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ چلو کمرے میں دیکھتے ہیں یہ ہم سے کیا کھیل کھیلنا چاہتی ہے''...... جولیا نے جواب دیا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا کہتے ہو ساتھیو''...... والٹر نے ان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''کوئی بات نہیں۔ چلو کمرے میں''...... صدیقی نے کہا تو والٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے صدیقی اور باقی سب بھی کمرے میں آ گئے۔ ان کے کمرے میں آتے ہی کمرے کا دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ لیڈی ویٹر ان کے ساتھ کمرے میں نہیں آئی تھی۔

''کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ لیڈی ویٹر ہمیں گیم روم میں لے جانے کی بجائے اس کمرے میں لائی ہے''...... صفدر نے والٹر کو کمرے کی دیواروں پر لگی تصویروں کی طرف جاتے دیکھ کر نہایت آہستہ آواز میں کہا۔

''پتہ نہیں۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا''...... جولیا نے جواب دیا۔

''میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ ہمیں اس کمرے میں کیوں لایا گیا ہے۔ میں متعدد بار گیم روم میں جا چکا ہوں لیکن وہاں جانے کا

راستہ دوسری طرف ہے پھر لیڈی ویٹر کو ہمیں یہاں اس کمرے میں لانے کی کیا ضرورت تھی''...... والٹر نے ان کی طرف مڑ کر اچانک کہا۔

''ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ ہم تمہارے ساتھ پہلی بار یہاں آئے ہیں''...... صدیقی نے جواب دیا۔ اسی لمحے وہ بری طرح سے چونک پڑا۔ اسے کمرے میں اچانک تیز بو کا احساس ہوا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ کسی سے کچھ کہتا اچانک اسے اپنے دماغ میں اندھیرا سا بھرتا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے فوراً سانس روکا اور سر جھٹک کر دماغ میں چھانے والا اندھیرا دور کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ دوسرے لمحے وہ لہرایا اور کسی خالی ہونے والی بوری کی طرح گرتا چلا گیا۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے اپنے ساتھیوں کے نیچے گرنے کی آوازیں بھی سنی تھیں۔

عمران کے چہرے پر انتہائی تھکاوٹ کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے جیسے وہ بہت دور سے پیدل بھاگتا ہوا آ رہا ہو۔
وہ تھکے ماندے انداز میں چلتا ہوا دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسبِ عادت اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''کیا ہوا بڑے تھکے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں''...... سلام و دعا کے بعد بلیک زیرو نے عمران کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''صبح سے بھاگ دوڑ کرتا پھر رہا ہوں۔ جو انسان کھائے پیئے بغیر پاگلوں کی طرح دوڑتا بھاگتا رہے گا وہ تھکے گا نہیں تو کیا ہو گا''...... عمران نے دھپ سے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
''کیا بھاگ دوڑ کی ہے آپ نے۔ آپ تو کہہ رہے تھے کہ

آپ جی فور سے ملنے جا رہے ہیں تا کہ ان کے ماسک میک اپ
اتار کر انہیں اسرائیلی ایجنٹوں سے بچانے کے لئے ان کے چہروں
پر عارضی میک اپ کر سکیں۔ اس میں بھاگ دوڑ کرنے والی کون سی
بات تھی“ ...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آج چاروں سائنس دان حضرات لیبارٹری میں نہیں گئے
تھے۔ ان کا آج چھٹی منانے کا پروگرام تھا۔ وہ اپنی رہائش گاہوں
میں بھی موجود نہیں تھے۔ چاروں کی رہائش گاہوں میں جا جا کر
پوچھتا رہا تو پتہ چلا کہ چاروں حضرات ایک ساتھ لنچ کرنے کے
لئے کسی ہوٹل میں گئے ہوئے ہیں۔ ان کی تلاش میں مجھے بھی کئی
ہوٹلوں کے چکر لگانے پڑے پھر جب میں ڈاکٹر لقمان کے گھر گیا
تو پتہ چلا کہ وہ لنچ کر کے واپس آ گئے ہیں۔ ان سے ملاقات کر
کے میں نے انہیں ساری تفصیل سے آگاہ کیا تو وہ گرین ایجنسی کا
سن کر پریشان ہو گئے لیکن میں نے انہیں تسلی دی اور ان کا ماسک
میک اپ اتار کر ان کے چہرے پر عارضی میک اپ کر دیا۔ اس
کے بعد میں ڈاکٹر شیراز عثمانی کے پاس پہنچا۔ ان کا بھی ماسک میک
اپ اتار کر دوسرا میک اپ کیا اور پھر تیسرے سائنس دان نفیس
جلبانی کے پاس پہنچ گیا۔ اسی طرح ان سے بھی میں نے ماسک
میک اپ لے کر انہیں دوسرا میک اپ کیا اور پھر میں جناب ڈاکٹر
مبشر ملک کی رہائش گاہ پہنچ گیا۔ وہ صاحب ابھی گھر نہیں پہنچے
تھے۔ پتہ چلا کہ وہ لنچ کرنے کے بعد شاپنگ کرنے نکل گئے

ہیں۔ میں کافی دیر تک ان کا انتظار کرتا رہا اور ابھی تک نہیں لوٹے
تھے۔ انتظار کر کر کے میں تھک گیا تھا۔ اس لئے میں ان کے نام
ایک پیغام چھوڑ آیا ہوں کہ وہ جب بھی اپنی رہائش گاہ لوٹیں تو مجھے
کال کر لیں تب میں ان کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جاؤں گا
اور جا کر ان کا ماسک میک اپ اتار کر ان کے چہرے پر دوسرا
میک اپ کر آؤں گا“ ...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو یوں کہیں نا کہ آپ ڈاکٹر مبشر ملک کا انتظار کر کر کے
تھک گئے تھے۔ یہ بھاگ دوڑ تو نہ ہوئی نا“ ...... بلیک زیرو نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم جو مرضی کہو۔ میں تو اسے بھاگ دوڑ ہی کہوں گا۔ چاروں
سائنس دانوں کو دارالحکومت کے الگ الگ علاقوں میں اور ایک
دوسرے سے اتنی دور رکھا گیا ہے کہ ایک کے پاس جاؤ تو صبح سے
دوپہر ہو جاتی ہے۔ دوسرے کے پاس جاؤ تو دوپہر سے شام،
تیسرے کے پاس جاتے ہوئے آدھی رات ہو جاتی ہے اور چوتھے
کے پاس پہنچتے پہنچتے اگلا دن نکل آتا ہے“ ...... عمران نے کہا تو
بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”یہ سب آپ کا ہی آئیڈیا تھا تا کہ اسرائیلی ایجنٹ اگر ان کی
تلاش میں آئیں تو وہ آسانی سے ان تک نہ پہنچ سکیں“ ...... بلیک
زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

”مجھے کیا معلوم تھا کہ میرا اپنا ہی آئیڈیا میرے گلے کا پھندہ

ہنس پڑا۔

"آپ کی تھکاوٹ اتارنے کے لئے آپ کو چائے کا ایک پلا دیتا ہوں"...... بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"چائے تو میں پی لوں گا پہلے یہ بتاؤ ہیڈ مر کا کیا بنا۔ ممبران اسے لائے نہیں ہیں ابھی"......عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ ابھی نہیں آئے ہیں۔ میں بھی انہی کا انتظار کر ہوں"...... بلیک زیرو نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لگتا ہے ایکسٹو کی قسمت میں سوائے انتظار کرنے کے اور بھی نہیں لکھا ہوا ہے۔ ادھر میں ڈاکٹر صاحب کے انتظار میں رہا ادھر تم ممبران کے انتظار میں۔ یہ انتظار بھی کسی طرح سے ہونے کا نام نہیں لیتا۔ اب دیکھو جولیا کے لئے انتظار کرتے کر میں بھی بوڑھا ہوتا جا رہا ہوں۔ نہ وہ مانتی ہے اور نہ اس بھائی"......عمران نے پٹڑی سے اترتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"میں نے آپ سے کتنی بار کہا ہے کہ میں آپ کا یہ انتظار کرا دیتا ہوں لیکن آپ ہیں کہ مانتے ہی نہیں۔ دوسرے لفظوں میں اس معاملے میں آپ کی کوئی کل سیدھی ہی نہیں ہوتی"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کل تو اونٹوں کی ہوتی ہے۔ میں تمہیں

دکھائی دیتا ہوں کیا"......عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"اونٹ بڑا وفادار اور اعلیٰ خاندان کے گھر پرورش پاتا ہے۔ اس اس کی شان اونچی ہے۔ شکر کریں کہ میں نے آپ کو اونچی والا کہا ہے اگر میں کہہ دیتا کہ آپ کے سر پر سینگ ہی نہیں تو پھر"...... بلیک زیرو نے شرارت سے ہنستے ہوئے کہا اور ان کے ہاتھ بے اختیار اپنے سر پر پہنچ گئے۔

"تو میں گدھا بن جاتا۔ یہی کہنا چاہتے ہو نا تم"......عمران اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کی شان میں اتنی بڑی گستاخی کیسے کر سکتا ہوں۔ اگر آپ خود کو ایسا سمجھتے ہیں تو میں بھلا آپ کی کوئی بات رد کر سکتا ہوں"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران اس برجستہ جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"بڑے خوش مزاج بن رہے ہو۔ کہیں چپکے چپکے کسی سے رشتہ تو نہیں کر لیا"......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ ضروری ہے کہ خوشی رشتہ طے ہونے کی وجہ سے ہی ملتی۔ خوشی کی اور بھی تو بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں"۔ بلیک زیرو کہا۔

"اچھا جی۔ اور کون سی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ذرا ان کی وضاحت

ہیں تو میری ساری کوفت دور ہو جاتی ہے۔ ورنہ میں یہاں اکیلا
پڑا حقیقت میں بور ہو جاتا ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اگر اکیلے رہتے رہتے اتنے ہی بور ہو گئے ہو تو سچ مچ
پری جمال سے شادی کر لو اور اسے بھی اپنے ساتھ رکھ لو۔ اچھا
ممبران کو بھی نئی لیڈی چیف مل جائے گی۔ ایک طرف ایکسٹو ا
دوسری طرف لیڈی ایکسٹو۔ پھر پتہ چلے گا کہ ممبران کس کی زبا
سنتے ہیں ایکسٹو کی یا مسز ایکسٹو کی''...... عمران نے کہا تو اس
بلیک زیرو بے اختیار ہنس دیا۔

''مجھے تو ان معاملوں سے معاف ہی رکھیں۔ ویسے بھی جب
تک بڑا بھائی کنوارا پھر رہا ہو تو چھوٹا بھائی سہرا کیسے باندھ س
ہے''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

''اچھا یہ باتیں تو بعد میں ہوتی رہیں گے۔ ممبران بلیک ڈائم
کلب گئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے رابطہ نہیں کیا تھا تو بندۂ خدا
ہی ان سے رابطہ کر لیتے''...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''وہ بلیک ڈائمنڈ کلب گئے ہیں جہاں کی آب و ہوا ان ک
لئے خطرناک ثابت ہو سکتی تھی اس لئے میں نے جان بوجھ کر ان
سے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی تھی تاکہ وہ میری کال کی وجہ س
کسی مشکل میں نہ پھنس جائیں۔ وہاں وہ نجانے کس پوزیشن میں
ہوں۔ اس لئے میں سوچ رہا تھا کہ کچھ دیر مزید انتظار کر ل
جائے۔ اگر پھر بھی ان کی طرف سے کوئی رابطہ نہ ہوا تو پھر میں خو

ان سے رابطہ کروں گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''پھر بھی کافی وقت ہو گیا ہے۔ اب تک تو انہیں ہیڈمر کو لے
کر یہاں پہنچ جانا چاہئے تھا''......عمران نے کہا۔

''اگر آپ کہتے ہیں تو میں ان سے رابطہ کر لیتا ہوں''۔ بلیک
زیرو نے کہا۔

''ہاں کر لو۔ پتہ تو چلے کہ وہ کیا گل کھلاتے پھر رہے ہیں۔
ایک آدمی کو اٹھانے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو اتنا وقت
لگنا شروع ہو جائے تو پھر ان کا اللہ ہی حافظ ہے''...... عمران نے
کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا کر آپریشن مشین کی سائیڈ
میں پڑا ہوا اپنا مخصوص سیل فون اٹھایا اور جولیا کے سیل فون کے نمبر
پریس کرنے لگا۔ اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کا جولیا سے رابطہ ہوتا
اسی لمحے عمران کے سیل فون پر گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے جیب سے
سیل فون نکالنے کی بجائے کان پر لگی ہوئی بلیوٹوتھ ڈیوائس کا بٹن
پریس کر دیا۔

''یس۔ علی عمران ایم ایس سی، ڈی ایس سی، (آکسن) بزبان
خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں''...... عمران نے مخصوص انداز میں
کہا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی
آواز سنائی دی۔

''ٹائیگر بولتے نہیں۔ دھاڑتے ہیں چاہے وہ جنگل کے ٹائیگر

ہوں یا چڑیا گھر کے''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''باس۔ مجھے ایک وائیڈ گریل مشین کا ڈیٹا ملا ہے جس میں جی فور کے متعلق معلومات درج ہیں''...... ٹائیگر نے جیسے عمران کی بات سنے بغیر انتہائی سنجیدگی سے کہا اور اس کی بات سن کر عمران یکلخت سیدھا ہو گیا۔

''اوہ۔ کس کے پاس ہے یہ مشین اور اس پر کیا ورک ہو رہا ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے پوچھا۔

''مشین کس کے پاس ہے یہ تو میں نہیں بتا سکتا لیکن یہ ضرور بتا سکتا ہوں کہ اس مشین سے جی فور کو ہی سرچ کیا جا رہا ہے''۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

''کیا تمہارا اس مشین سے لنک ہے اور تم اس بات کا پتہ لگا سکتے ہو کہ مشین کہاں موجود ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس۔ میں کمپیوٹر سے اس مشین کے بارے میں مسلسل معلومات حاصل کر رہا ہوں۔ ان معلومات کے تحت وائیڈ گریل مشین کے ذریعے ڈاکٹر مبشر ملک کا پتہ لگا لیا گیا ہے۔ مشین میں ڈاکٹر مبشر ملک کا مکمل بائیو ڈیٹا۔ اس کی رہائش گاہ اور رہائش گاہ کے تمام حفاظتی انتظامات کی تفصیل موجود ہیں جو وائیڈ گریل مشین سے ڈاکٹر مبشر ملک کی رہائش گاہ سے لنک کر کے حاصل کی گئی ہیں''...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران کے چہرے پر تشویش کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''اس کا مطلب ہے کہ اسرائیلی ایجنٹوں نے آخرکار جی فور کے ایک رکن ڈاکٹر مبشر ملک کو ٹریس کر ہی لیا ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بری طرح سے چونک پڑا۔ وہ سیل فون ہاتھ میں لئے عمران کی باتیں سن رہا تھا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیا تم اس مشین سے مسلسل لنک رکھ سکتے ہو''...... عمران نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''جی ہاں۔ میں نے اپنے لیپ ٹاپ میں وائیڈ گریل مشین چیک کرنے والا سافٹ ویئر لوڈ کر لیا ہے۔ جس سے ہم وائیڈ گریل مشین سے مسلسل لنک میں رہ سکتے ہیں''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''اوکے۔ تم ایسا کرو کہ لیپ ٹاپ لے کر ایک بار پھر باہر آ جاؤ۔ میں ڈاکٹر مبشر ملک سے بات کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اگر ان سے بات ہو گئی تو ٹھیک ہے ورنہ ظاہر سی بات ہے کہ جن لوگوں نے انہیں ٹریس کیا ہے وہ انہیں کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ وہ یقیناً ڈاکٹر مبشر ملک کو ان کی رہائش گاہ سے اٹھا کر لے گئے ہوں گے اور ان کا ٹھکانہ ہم ان کی وائیڈ گریل مشین سے ہی معلوم کر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ میں تیار ہوں۔ آپ آ جائیں''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اسے اللہ حافظ کہا اور جیب سے سیل فون نکال کر

Downloaded from https://paksociety.com

ٹائیگر سے رابطہ منقطع کر کے جلدی جلدی ڈاکٹر مبشر ملک کے نمبر پریس کرنا شروع ہو گیا۔

''کیا اسرائیلی گرین ایجنسی کے ایجنٹ ڈاکٹر مبشر ملک تک پہنچ گئے ہیں''...... بلیک زیرو نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اب دعا کرو کہ وہ خیریت سے ہوں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ نمبر ملا کر عمران نے کال بٹن پریس کیا تو دوسری طرف سے ڈاکٹر مبشر ملک کے سیل فون سے کمپیوٹرائزڈ آواز سنائی دی جس کے مطابق ریکارڈنگ بتا رہی تھی کہ ڈاکٹر مبشر ملک کا نمبر سوئچڈ آف ہے۔

''وہی ہوا جس کا خدشہ تھا۔ اسرائیلی ایجنٹ ڈاکٹر مبشر ملک کو اٹھا کر لے گئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ یہ تو برا ہوا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''برا تو ہوا ہے۔ اب دعا کرو کہ وہ ڈاکٹر مبشر ملک کے ساتھ برا سلوک نہ کریں ورنہ میں اسرائیلی ایجنٹوں کا اس قدر برا حشر کروں گا کہ ان کی روحیں بھی صدیوں تک بلبلاتی رہیں گی''۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہ اتنی آسانی سے ڈاکٹر مبشر ملک کو ہلاک نہیں کریں گے۔ پہلے وہ ان سے ڈبل ون فارمولے اور دوسرے سائنس دانوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے اس کے بعد ہی وہ ڈاکٹر مبشر ملک کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر سکتے ہیں''...... بلیک زیرو نے

کہا۔

''بہرحال۔ تم جولیا سے رابطہ کرو۔ اگر ان سے رابطہ ہوتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر رانا ہاؤس فون کر کے جوزف اور جوانا کو بلیک ڈائمنڈ کلب بھیج دو اور ان سے کہو کہ وہ بلیک ڈائمنڈ کلب کی اینٹ سے اینٹ بجا کر وہاں سے ممبران کے ساتھ ہیڈمر کو نکال لائیں۔ ہیڈمر بھی اسرائیلی ایجنٹوں کا ساتھی ہے۔ اس سے کوئی رو رعایت برتنے کی ضرورت نہیں ہے''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران اٹھ کر تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

وین آہستہ آہستہ چلتی ہوئی ماڈرن کالونی کی ایک گلی میں داخل ہوئی اور ہیرس نے وین سائیڈ پر لگا کر روک دی۔

وہ چاروں وین میں ہی موجود تھے۔ پہلے انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ رات کے وقت ماڈرن کالونی میں داخل ہوں گے اور رات کی تاریکی میں ڈاکٹر مبشر ملک کی رہائش گاہ میں داخل ہو کر انہیں وہاں سے اٹھائیں گے لیکن کلارک اور کیتھ کوئی رسک نہیں لینا چاہتے تھے۔ انہوں نے رہائش گاہ واپس آتے ہی ضروری تیاری کی اور پھر ہیرس اور ہڈسن کو لے کر ایک بار پھر ماڈرن کالونی کی جانب روانہ ہو گئے۔ ان کا خیال تھا کہ جب انہیں ڈاکٹر مبشر ملک کی رہائش گاہ کا علم ہو ہی گیا ہے تو پھر وہ وقت ضائع کیوں کریں۔ جلد سے جلد وہاں پہنچ کر وہ ڈاکٹر مبشر ملک کو اٹھائیں اور انہیں اپنے ٹھکانے پر لے جا کر اس سے معلومات حاصل کریں کہ ڈبل

ون فارمولا اور اس فارمولے کے تحت بننے والی مشین کہاں ہے اور جی فور کے باقی تین ممبران کہاں ہیں۔

ہیرس اور ہڈسن کو بھلا اس کی بات پر کیا اعتراض ہو سکتا تھا اس لئے وہ ان کے ساتھ آنے کے لئے راضی ہو گئے تھے اور انہیں ماڈرن کالونی لے آئے تھے۔ ان چاروں نے مقامی میک اپ کر لئے تھے اور کلارک کے کہنے پر ہی ہیرس نے اس علاقے کی سنسنان گلی میں وین روکی تھی جس سے اگلی گلی میں ڈاکٹر مبشر ملک کی رہائش گاہ تھا۔

یہ چونکہ پوش علاقہ تھا اس لئے یہاں ہر وقت گہما گہمی نہیں ہوتی تھی۔ ان علاقوں کے مکین ضرورت کے لئے ہی گھروں سے نکلتے تھے ورنہ ان علاقوں میں ہر وقت خاموشی ہی چھائی رہتی تھی۔ البتہ چند ایک ایسی رہائش گاہیں تھیں جن کے سامنے لان بنے ہوئے تھے اور وہاں علاقے کے بچے کھیلتے کودتے دکھائی دیتے تھے یا پھر رہائش گاہوں کے باہر سیکورٹی گارڈز موجود ہوتے تھے۔

ڈاکٹر مبشر ملک کی رہائش گاہ علاقے کے جس حصے میں تھی وہاں نہ کوئی پارک تھا اور نہ ہی وہاں زیادہ سیکورٹی دکھائی دے رہی تھی۔ ویسے بھی شام کے سائے ڈھلتے ہی یہ علاقہ سنسنان اور ویران ہو جاتا تھا اس لئے اس وقت وہاں ہر طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

کلارک اور کیتھ وین کے پچھلے حصے میں موجود تھے۔ کلارک

سکرین پر ڈاکٹر مبشر ملک کی ایکٹویٹی چیک کر رہا تھا۔ سکرین پر ڈاکٹر مبشر ملک لیونگ روم میں بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا۔

''کیا پوزیشن ہے''...... ہیرس نے ایئر فون میں کلارک سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''سب کچھ نارمل ہے۔ اس وقت رہائش گاہ کی سیکورٹی بھی اتنی سخت نہیں ہے۔ رہائش گاہ میں ڈاکٹر مبشر سمیت دس افراد موجود ہیں جن میں سے سات مسلح افراد ہیں جو رہائش گاہ کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں اور دو ان کے ذاتی ملازم ہیں''۔ کلارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مسلح افراد کی پوزیشن کیا ہے''...... ہڈسن نے پوچھا۔

''دو مسلح افراد رہائش گاہ کے گیٹ کے پاس موجود ہیں دو رہائش گاہ کے عقبی حصے میں ہیں۔ دو چھت پر اور ایک مسلح شخص گارڈ کے طور پر گیٹ سے باہر موجود ہے''...... کلارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر مبشر ملک کیا کر رہا ہے اور اس کے دو ملازمین کیا وہ بھی اس کے ساتھ ہیں''...... ہیرس نے پوچھا۔

''ڈاکٹر مبشر ملک لیونگ روم میں ٹی وی دیکھ رہا ہے۔ اس کے ملازمین رہائش گاہ کے عقبی حصے میں موجود اپنے سرونٹ کوارٹرز میں جا چکے ہیں''...... کلارک نے سکرین پر رہائش گاہ کا منظر آن کر کے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو کیا اس وقت ہمارا رہائش گاہ پر حملہ کرنا مناسب ہو گا''۔ ہیرس نے پوچھا۔

''ہاں۔ یہی مناسب وقت ہے۔ ہو سکتا ہے کہ رات کے وقت یہاں کی سیکورٹی بڑھا دی جاتی ہو۔ میں ابھی چند لمحوں میں رہائش گاہ کے تمام سائنسی حفاظتی انتظامات کا سیٹ اپ ختم کر دوں گا۔ سائنسی نظام کے ختم ہوتے ہی ہم رہائش گاہ کے اندر جا سکتے ہیں اور مسلح افراد کو ہلاک کر کے آسانی سے ڈاکٹر مبشر ملک تک پہنچ سکتے ہیں''...... کلارک نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم تیار ہیں۔ تم رہائش گاہ کا حفاظتی سسٹم آف کرو پھر ہم ایک ساتھ اس رہائش گاہ میں جائیں گے''...... ہیرس نے کہا۔

''نہیں میں کچھ اور سوچ رہا ہوں''...... کلارک نے کہا۔

''کیا''...... اس بار کیتھ نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''رہائش گاہ میں موجود باقی مسلح افراد سے تو ہم نپٹ لیں گے لیکن ہمارے لئے چھت پر موجود دو مسلح افراد خطرہ بن سکتے ہیں۔ چھت کے کناروں پر دیواریں بنی ہوئی ہیں جن کے پیچھے چھپ کر وہ نہ صرف ہمیں دیکھ سکتے ہیں بلکہ ہمیں نشانہ بھی بنا سکتے ہیں۔ اس لئے ہمیں ان تمام مسلح افراد کا ایک ساتھ انتظام کرنا پڑے گا۔ اس کے علاوہ رہائش گاہ کے نیچے مجھے ایک تہہ خانہ بھی دکھائی دے رہا

ہے جس سے ایک سرنگ نکلتی ہے۔ وہ سرنگ کہاں جاتی ہے یہ تو میں نہیں بتا سکتا لیکن اگر ہم نے رہائش گاہ پر حملہ کیا تو ڈاکٹر مبشر ملک اس خفیہ سرنگ سے نکل کر اس رہائش گاہ سے فرار ہو سکتا ہے۔ اس لئے ان سب کو ہمیں یہیں بے ہوش کرنا پڑے گا ورنہ ہم شاید ہی ڈاکٹر مبشر ملک کو یہاں سے اغوا کر سکیں“...... کلارک نے کہا۔

”تو ٹھیک ہے۔ میں اپنے ساتھ ڈبل وارگر گن بھی لایا ہوں۔ اس گن سے میں دو شیل اس رہائش گاہ میں فائر کر دیتا ہوں جس سے نکلنے والی گیس سے رہائش گاہ کے اندر اور چھت پر موجود تمام افراد بے ہوش ہو جائیں گے۔ انہیں بے ہوش کر کے ہمیں ان سے معرکہ آرائی کرنے کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی اور ہم اندر سے آسانی سے ڈاکٹر مبشر ملک کو نکال لائیں گے“...... ہڈسن نے کہا۔

”ہاں۔ یہ مناسب رہے گا۔ بس ہمیں باہر موجود گارڈ کو راستے سے ہٹانا پڑے گا۔ اس کے بعد کے تمام مرحلے ہمارے لئے آسان ہو جائیں گے“...... کلارک نے کہا۔

”اوکے۔ تو پھر تم رہائش گاہ کے سائنسی انتظامات ختم کرو۔ میں اور ہڈسن رہائش گاہ میں وارگر گن سے شیل فائر کرنے کے ساتھ ساتھ گیٹ پر موجود گارڈ کو بھی راستے سے ہٹا دیتے ہیں۔ اگر تم چاہو تو ہمارے ساتھ اندر آ جانا ورنہ ہم خود ہی ڈاکٹر مبشر ملک کو اٹھا لائیں گے“...... ہیرس نے کہا۔

”اندر جا کر تم گیٹ کھول دینا تاکہ ہم وین اندر لا سکیں۔

رہائش گاہ کے اندر سے ہی ہم ڈاکٹر مبشر ملک کو وین میں ڈالیں گے تاکہ ارد گرد موجود کوٹھیوں کے اچانک باہر آنے والوں مکینوں کو اس بات کا علم نہ ہو سکے کہ ہم نے اس رہائش گاہ میں کیا کارروائی کی ہے۔ اس کے علاوہ ہمیں ڈاکٹر مبشر ملک کی رہائش گاہ کی تلاشی بھی لینی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں اس کی رہائش گاہ سے کچھ ایسی دستاویزات مل جائیں جن کی مدد سے ہم دوسرے سائنس دانوں اور اس لیبارٹری تک پہنچ جائیں جہاں ڈبل ون پروجیکٹ پر کام کیا جا رہا ہے“...... کیتھ نے کہا تو کلارک نے اس کی تائید میں اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تو پھر میں اور کلارک وین میں ہی رکتے ہیں۔ آپ ہڈسن کے ساتھ جائیں اور گیٹ پر موجود گارڈ کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ رہائش گاہ میں گیس شیل فائر کر دیں تاکہ میں بعد میں آسانی سے وین رہائش گاہ میں لے آؤں“...... ہیرس نے کہا۔

”ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ آؤ ہڈسن“...... کیتھ نے کہا۔

”اوکے۔ میں پہلے رہائش گاہ سے گروگن ریز کا سسٹم آف کر دوں پھر تم دونوں وہاں چلے جانا“...... کلارک نے کہا تو کیتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کلارک وائیڈ گریل مشین پر کام کرنا شروع ہو گیا۔ وہ دس منٹ تک کام کرتا رہا پھر اچانک سکرین پر ایک جھماکا سا ہوا اور سکرین اچانک آف ہو گئی۔

”یہ کیا ہوا۔ یہ سکرین کیوں آف ہو گئی ہے“...... کیتھ نے

چونک کر پوچھا۔

''میں نے الٹرا ساؤنڈ سسٹم کے تحت رہائش گاہ کی مین سپلا
ختم کر دی ہے جس کی وجہ سے رہائش گاہ کا تمام برقی سسٹم ڈ
فیوز ہو گیا ہے چونکہ تاریک علاقوں میں سرچ مشین کام نہیں کر سک
اس لئے یہ سکرین آف ہو گئی ہے جب تک یہ سکرین آف ر
گی اس وقت تک ڈاکٹر مبشر ملک کی رہائش گاہ کا تمام حفاظتی س
بھی آف ہی رہے گا اس لئے تم وہاں جا کر آسانی سے اپنا کام
سکتے ہو''...... کلارک نے کہا تو کیتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو کیا اب ہم رہائش گاہ میں جا سکتے ہیں''...... کیتھ ۔
پوچھا۔

''ہاں بالکل۔ اب وہاں کوئی خطرہ نہیں ہے''...... کلارک ۔
جواب دیا تو کیتھ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ وین کا عقبی
دروازہ کھول کر وین سے باہر نکل گئی۔ ہڈسن بھی وین سے باہر آ گ
تھا۔ چند لمحوں کے بعد وہ دونوں آہستہ آہستہ چلتے ہوئے دوسر
سڑک کی جانب بڑھتے جا رہے تھے جس طرف ڈاکٹر مبشر ملک ک
رہائش گاہ تھی۔ کیتھ کے پاس ایک ریوالور تھا جس پر اس نے
سائیلنسر لگا لیا تھا جبکہ ہڈسن کے ہاتھوں میں ایک دو نالی بندوق تھی
جو عام بندوق سے قدرے چھوٹی اور پھولی ہوئی تھی۔ دونوں نے
اپنی گنز اپنے لباسوں میں چھپا رکھی تھیں۔

''دوسری سڑک پر آتے ہی وہ دائیں رو میں موجود کوٹھی نمبر

سات سو چالیس کی جانب بڑھ گئے جہاں ایک محافظ گن لئے
نہایت مستعد انداز میں کھڑا تھا۔ وہ دونوں اس کی جانب بڑھتے
چلے گئے۔ گارڈ نے بھی انہیں اپنی طرف آتے دیکھ لیا تھا۔ نوجوان
جوڑے کو اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ اور زیادہ چوکنا ہو گیا تھا۔

''سنو مسٹر''...... کیتھ نے ہڈسن کو وہیں رکنے کا اشارہ کرتے
ہوئے گارڈ کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔

''یس مس''...... گارڈ نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا تم یہاں کے تمام رہائشیوں کے بارے میں جانتے
ہو''...... کیتھ نے رکے بغیر اس کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

''یس مس۔ آپ کو کس سے ملنا ہے''...... گارڈ نے پوچھا۔

''یہاں کوئی کرنل درانی صاحب رہتے ہیں۔ ہم ان کی رہائش
گاہ کا نمبر بھول گئے ہیں۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ ان کی رہائش گاہ
کہاں ہے''...... کیتھ نے کہا۔ وہ گارڈ کے کافی نزدیک آ چکی تھی۔
چونکہ کیتھ اس سے عام انداز میں باتیں کرتی ہوئی آ رہی تھی اس
لئے گارڈ کے تنے ہوئے اعصاب قدرے ڈھیلے پڑ گئے تھے۔

''کرنل درانی۔ نہیں مس۔ یہاں اردگرد کے ایریئے میں تو کوئی
کرنل درانی نہیں رہتے ہیں''...... گارڈ نے کہا۔

''اوہ۔ ایک منٹ۔ مجھے یاد آیا۔ کرنل درانی نے مجھے اپنا
وزیٹنگ کارڈ بھی دیا تھا''...... کیتھ نے کہا اور اس نے اپنا ہینڈ بیگ
اوپر کر کے اسے کھولنا شروع کر دیا۔ گارڈ غور سے اس کی طرف

Downloaded from https://paksociety.com

دیکھ رہا تھا۔ کیتھ نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ہینڈ بیگ سے سائیلنسر لگا ریوالور نکال لیا۔ اسے ہینڈ بیگ سے ریوالور نکالتے دیکھ کر گارڈ چونکا ہی تھا کہ اسی لمحے ریوالور سے ٹھک کی آواز کے ساتھ ایک شعلہ سا نکلا اور گارڈ کی عین پیشانی میں ایک سوراخ بنتا چلا گیا۔ گارڈ کے منہ سے ہلکی سی آواز بھی نہیں نکلی تھی البتہ اس کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے چوڑی ضرور ہو گئی تھیں اور پھر وہ الٹ کر وہیں گرتا چلا گیا۔

ڈاکٹر مبشر ملک کی رہائش گاہ کے علاوہ وہاں کسی رہائش گاہ کے باہر کوئی گارڈ تعینات نہیں تھا۔ اس لئے کیتھ نے اسے وہیں ہلاک کر دیا تھا۔

''تم رہائش گاہ کے اندر شیل فائر کرو۔ میں اس کی لاش کنارے پر موجود درخت کے پیچھے چھپا دیتی ہوں''...... کیتھ نے کہا تو ہڈسن نے اثبات میں سر ہلا کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہاں کسی کو موجود نہ پا کر اس نے لباس میں سے ڈبل وارگر گن نکالی اور اس کا رخ گیٹ کے اوپر سے رہائش گاہ کی طرف کر دیا۔ اس نے گن کا دو بار ٹریگر دبایا تو گن سے یکے بعد دیگرے دو شعلے سے نکل کر گیٹ کے اوپر سے گزرتے ہوئے رہائش گاہ کے اندر جا گرے۔ دوسرے لمحے اندر سے دو ہلکے ہلکے دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر خاموشی چھا گئی۔ ادھر کیتھ نے گارڈ کی لاش کو کاندھوں سے پکڑا اور اسے گھسیٹتی ہوئی گیٹ کے کناروں کی دیوار کے ساتھ ساتھ لیتی

ہوئی وہاں موجود ایک درخت کے پاس لے آئی اور اسے وہاں ڈال دیا۔ درخت کے پیچھے اندھیرا تھا اس لئے اس طرف آنے جانے والوں کو وہ لاش آسانی سے دکھائی نہیں دے سکتی تھی۔ لاش ٹھکانے لگا کر کیتھ واپس آ گئی۔

''میں نے شیل فائر کر دیئے ہیں۔ اب تک رہائش گاہ میں موجود تمام افراد بے ہوش ہو چکے ہوں گے''...... ہڈسن نے کیتھ کو واپس آتے دیکھ کر کہا۔

''تو آؤ۔ رہائش گاہ کے اندر چلتے ہیں''...... کیتھ نے کہا۔ اس نے پہلے گیٹ کے پاس آ کر ذیلی دروازے پر دباؤ ڈالا لیکن دروازہ اندر سے بند تھا۔ پھر کیتھ اسی درخت کی جانب بڑھتی چلی گئی جس کے پیچھے اس نے گارڈ کی لاش چھپائی تھی۔ درخت کافی بڑا تھا اس کی شاخیں دیوار سے مل رہی تھیں۔ کیتھ تیزی سے درخت پر چڑھتی چلی گئی۔ درخت سے ہوتی ہوئی وہ دیوار پر آئی اور رہائش گاہ میں جھانکنے لگی۔ اسے بائیں طرف گیٹ کے پاس دو مسلح افراد زمین پر پڑے دکھائی دیئے تو وہ مطمئن ہو گئی۔ ان دو افراد کے وہاں گرنے کا مطلب تھا کہ ڈبل وارگر گن کے شیلوں کی گیس سے رہائش گاہ کے تمام افراد واقعی بے ہوش ہو چکے ہیں۔ کیتھ نے دیوار سے دوسری طرف چھلانگ لگائی اور پیرا ٹروپنگ کے انداز میں ڈائیو لگا کر پیروں کے بل نیچے آ گئی۔

''میں رہائش گاہ کے اندر پہنچ گئی ہوں اور اب گیٹ کھولنے جا

رہی ہوں"...... کیتھ نے ایئر فون میں اپنے تینوں ساتھیوں ۔
لنک کرتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ ہم آ رہے ہیں"...... ہیرس نے کہا تو کیتھ نے گیہ
کے پاس آ کر گیٹ کھول دیا۔ گیٹ کھلتے ہی ہڈسن اندر آ گیا تھا
اس نے کیتھ کے ساتھ مل کر گیٹ کے پاس پڑے مسلح افراد کو ا
کر ایک طرف ڈال دیا۔ کچھ ہی دیر میں ہیرس وین رہائش گاہ ۔
اندر لے آیا۔ اس کے وین اندر لاتے ہی ہڈسن نے گیٹ بند ا
دیا۔

وین کے رہائش گاہ میں آتے ہی ہیرس اور کلارک وین ۔
نکل کر باہر آ گئے اور پھر وہ چاروں رہائش گاہ کے اندرونی حصے کی
جانب بڑھتے چلے گئے۔ رہائش گاہ میں موجود تمام افراد چونکہ بے
ہوش ہو چکے تھے اس لئے اب انہیں کوئی خطرہ نہیں تھا۔ وہ آسا
سے رہائش گاہ چیک بھی کر سکتے تھے اور ڈاکٹر مبشر ملک کو بھی وہاں
سے اٹھا کر لے جا سکتے تھے۔ اس لئے ان کے چہروں پر بلا کا
اطمینان دکھائی دے رہا تھا جیسے انہوں نے رہائش گاہ میں داخل ہو
کر بہت بڑا معرکہ سر کر لیا ہو۔

حصہ اول ختم شد

47B
عمران سیریز نمبر

جی فور

حصہ دوم

ظہیر احمد

ملتان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ناشران ---- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ---- محمد اشرف قریشی
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

سب سے پہلے جولیا کو ہوش آیا تھا۔ ہوش میں آتے ہی جولیا نے خود کو ایک ہال نما کمرے میں اور راڈز والی کرسی میں جکڑے ہوئے پایا تو اس کی فراخ پیشانی پر بل سے آ گئے۔ اس نے دیکھا اس کے دائیں بائیں مزید راڈز والی کرسیاں موجود تھیں جن پر والٹر سمیت اس کے تمام ساتھی جکڑے ہوئے تھے۔ ان سب کے سر ڈھلکے ہوئے تھے اور وہ بدستور بے ہوش دکھائی دے رہے تھے۔

ہال نما کمرے میں سوائے ان راڈز والی کرسیوں کے اور کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ کمرے کی چھت پر ایک ہیوی پاور کا بلب جل رہا تھا جس کی تیز روشنی سے کمرہ جگمگا رہا تھا۔

ہوش میں آتے ہی جولیا کو تمام سابقہ باتیں یاد آ گئی تھیں کہ چیف نے انہیں بلیک ڈائمنڈ کلب میں کلب کے مالک ہیڈمر کو اغوا کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اس کلب کی سیکورٹی چونکہ انتہائی سخت تھی

اس لئے وہ آسانی سے کلب میں داخل نہیں ہو سکتے تھے۔ اس کے لئے صدیقی نے اپنے ایک غیر ملکی دوست والٹر کو کال کر کے وہاں بلایا تھا تاکہ اس کی مدد سے کلب کے اندر جایا جا سکے۔

والٹر نہ صرف انہیں کلب میں لے آیا تھا بلکہ اس نے انہیں کلب کا انتہائی لذیز مشروب گولڈن ڈراپس بھی پلایا تھا اور ان سب کے لئے کلب کے گیم روم میں جانے کے لئے پاس بھی حاصل کر لئے تھے۔

پاس حاصل کرنے کے بعد ہال کی ایک لیڈی ویٹر انہیں لفٹ سے کسی تہہ خانے میں لے آئی تھی اور وہ انہیں گیم روم میں لے جانے کی بجائے ایک کمرے میں چھوڑ کر چلی گئی تھی۔ لیڈی ویٹر نے جس انداز میں انہیں اس کمرے تک پہنچایا تھا اس کے لہجے سے جولیا اور اس کے سبھی ساتھیوں کو اس پر شک ضرور ہوا تھا لیکن وہ والٹر کی وجہ سے خاموش ہو گئے تھے اور اس کمرے میں چلے آئے تھے پھر جیسے ہی وہ کمرے میں آئے اور کمرے کا دروازہ بند ہوا اچانک کمرے میں انتہائی عجیب اور تیز بو سی پھیل گئی جس نے انہیں سوچنے سمجھنے اور سانس روکنے کا بھی وقت نہیں دیا تھا اور وہ سب خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح وہیں گر گئے تھے۔

جولیا حیران ہو رہی تھی کہ انہیں اس طرح سے کیوں بے ہوش کیا گیا ہے اور انہیں یہاں لا کر اس طرح سے راڈز والی کرسیوں پر کیوں جکڑا گیا ہے۔ جولیا ابھی یہ سب سوچ ہی رہی تھی اور

سوچتے سوچتے اس نے سرسری سے انداز میں اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا تو وہ بری طرح سے چونک پڑی۔ اس کے تمام ساتھی اصلی روپ میں موجود تھے۔ گویا ان کے میک اپ چیک کر لئے گئے تھے اور پھر یہاں لا کر ان کے میک اپ اتار دیئے گئے تھے۔

''ہونہہ۔ تو ہیڈ مر کو ہمارے بارے میں پہلے سے ہی علم تھا کہ ہم کون ہیں۔ اس نے شاید شارٹ سرکٹ کیمروں کی مدد سے ہمارے میک اپ چیک کئے ہوں گے۔ اسی لئے اس نے پہلے ہمیں بے ہوش کرایا اور پھر بے ہوشی کی حالت میں یہاں لا کر جکڑ دیا پھر ہمارے میک اپ صاف کئے ہوں گے''...... جولیا نے خود کلامی کرنے والے انداز میں کہا۔

اسی لمحے اس کے ساتھ بندھے ہوئے صفدر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ ہوش میں آتے ہی اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر خود کو اور اپنے ساتھیوں کو راڈز والی کرسیوں پر جکڑا ہوا دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔

''یہ کیا۔ ہمیں یہاں کس نے باندھا ہے اور کیوں''...... صفدر نے جولیا کی طرف دیکھ کر حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''شاید ہمیں پہچان لیا گیا تھا''...... جولیا نے جواب دیا۔

''پہچان لیا گیا تھا۔ کیا مطلب۔ ہمیں بھلا یہاں کون پہچان سکتا ہے۔ اور۔ اوہ اوہ''...... صفدر نے پہلے حیرت بھرے لہجے میں کہا پھر اسے جولیا کا اصلی چہرہ دکھائی دیا تو وہ اوہ اوہ کر کے خاموش ہو

گیا۔ اسی لمحے تنویر اور خاور کی کراہیں سنائی دیں اور وہ دونوں بھی ہوش میں آ گئے۔ ہوش میں آتے ہی ان کا جولیا اور صفدر جیسا ہی حال ہوا تھا لیکن ایک دوسرے کے میک اپ صاف دیکھ کر وہ سمجھ گئے کہ وہ اس طرح یہاں کیوں جکڑے گئے ہیں۔ کچھ ہی دیر میں باقی سب کو بھی ہوش آ گیا۔ سب سے زیادہ بری حالت والٹر کی تھی جو صدیقی اور اس کے ساتھیوں کو نئے چہرے ہونے کی وجہ سے نہیں پہچان سکا تھا۔ وہ خود کو راڈز والی کرسی میں جکڑا پا کر بری طرح سے چیخ رہا تھا۔

''یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ مجھے یہاں کیوں جکڑا گیا ہے اور تم سب کون ہو''...... والٹر نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''اطمینان رکھو والٹر ہم سب بھی تمہارے ساتھ ہی ہیں''۔ صدیقی نے کہا تو والٹر اس کی آواز سن کر بری طرح سے اچھل پڑا۔

''تت۔ تت۔ تم۔ تمہاری آواز تو میرے دوست عبداللہ سے ملتی جلتی ہے اور تمہارا لباس۔ اوہ اوہ۔ یہ سب کیا ہے تم سب نے تو وہی لباس پہن رکھے ہیں جو میرے دوست کے دوستوں نے پہنے ہوئے تھے لیکن تمہارے چہرے۔ تمہارے چہرے کیسے بدل گئے''...... والٹر نے ان سب کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ صدیقی اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اسی لمحے سامنے موجود دروازہ کھلنے کی آواز سن کر وہ سب چونک کر

اس طرف دیکھنے لگے۔ دروازہ کھلتے ہی دس غیر ملکی مسلح افراد اور ان کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر شخص اندر آتا ہوا دکھائی دیا۔

ادھیڑ عمر بھی غیر ملکی تھا۔ اس نے ہلکے نیوی کلر کا تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا۔ اس کے سر کے بال سفید تھے جو اس نے فوجی کٹ کے انداز میں کٹوا رکھے تھے۔ ادھیڑ عمر کی پیشانی فراخ تھی اور اس کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی تھیں جن میں خونخوار شیروں جیسی چمک دکھائی دے رہی تھی۔ ادھیڑ عمر تیز تیز چلتا ہوا ان کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا جبکہ مسلح افراد فوراً ان کے دائیں بائیں پھیل گئے اور انہوں نے مشین گنوں کا رخ ان سب کی جانب کر دیا جیسے راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے ہونے کے باوجود انہوں نے کوئی حرکت کی تو وہ ان پر فائر کھول دیں گے۔

''تو تم سب کو ہوش آ گیا ہے۔ گڈ۔ وری گڈ''...... ادھیڑ عمر نے ان سب کو ہوش میں دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں خونخوار بھیڑیئے کی سی غراہٹ تھی۔

''ہمیں یہاں لا کر کیوں باندھا گیا ہے''...... جولیا نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اپنے میک اپ سے پاک چہروں کو دیکھ کر بھی تم مجھ سے یہ سوال پوچھ رہی ہو مس جولیانا فٹز واٹر''...... ادھیڑ عمر نے اسی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے منہ سے اپنا نام سن کر جولیا اور اس کے ساتھی چونک پڑے۔

"جولیانا فٹز واٹر۔ کون جولیانا فٹز واٹر۔ میرا نام عائشہ کریم ہے جولیانا فٹز واٹر نہیں"...... جولیا نے خود کو سنبھال کر برا سا منہ بناتے ہوئے کہا تو ادھیڑ عمر بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

"ہاں ہاں۔ تم عائشہ کریم ہو۔ تمہارے ساتھ صفدر سعید ہے لیکن تم شاید اسے کسی فضلو بھائی کے نام سے جانتی ہو گی اور تنویر کو تم محمد حسین بوٹا کہتی ہو گی۔ صدیقی اور چوہان تمہارے لئے اللہ دتہ اور عاشق حسین ہوں گے اور چوہان اور نعمانی کو تم کیا کہتی ہو گی۔ ہاں یاد آیا۔ چوہان کو تم تربوز خان کہتی ہو گی اور نعمانی خربوز خان ہو گا۔ رہ گیا کیپٹن شکیل بے چارہ تو اسے تم یقیناً شاہ سلطان کہتی ہو گی"۔ ادھیڑ عمر نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا اور وہ سب گنگ رہ گئے۔ ادھیڑ عمر ان سب کے یوں نام لے رہا تھا جیسے وہ حقیقت میں ان سب کے بارے میں سب کچھ جانتا ہو۔

"تم کون ہو"...... صفدر نے ادھیڑ عمر کی جانب دیکھ کر غراتے ہوئے پوچھا۔

"میرا اصل نام ہیڈ مر ہے۔ وہی ہیڈ مر جسے تم یہاں سے اٹھانے کے لئے آئے تھے لیکن جس طرح تم اپنے نام بدل سکتے ہو اسی طرح تم مجھے بھی مغل اعظم کہہ سکتے ہو"...... ادھیڑ عمر نے اسی طرح طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ کوئی مجھے بھی تو کچھ بتائے"...... والٹر نے بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا۔

"اطمینان رکھو مسٹر والٹر۔ تمہیں جلد ہی ساری حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ تم جنہیں اپنا دوست بنا کر یہاں لائے ہو۔ جب تمہیں ان کی اصلیت کا پتہ چلے گا تو تم یقیناً دوبارہ بے ہوش ہو جاؤ گے"...... ہیڈ مر نے کہا۔

"بے ہوش ہو جاؤں گا۔ کیوں کیا یہ سب کسی علاقے کے بدمعاش ہیں یا ٹارگٹ کلر جن کا سن کر میں بے ہوش ہو جاؤں گا"...... والٹر نے منہ بنا کر کہا۔

"بدمعاشوں اور ٹارگٹ کلرز کی کیا مجال ہے جو ان کے سامنے سر بھی اٹھا سکیں۔ یہ سب ان سے بھی کہیں بڑھ کر ہیں۔ ان کے نام سن کر بڑے بڑے جرائم پیشہ افراد کو بھی پسینہ آ جاتا ہے"۔ ہیڈ مر نے کہا۔ اس کے لہجے میں جیسے طنز کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

"اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ ان کا تعلق پاکیشیا کی کسی ایجنسی سے ہے"...... والٹر نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک سمجھے ہو تم۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران ہیں۔ جو تمہارا سہارا لے کر میرے کلب میں داخل ہو گئے تھے۔ یہ تو میری خوش قسمتی تھی کہ کلب میں لگے ہوئے اینٹی میک اپ کیمروں سے مجھے ان کی اصلی تصویریں مل گئی تھیں ورنہ یہ میرے کلب میں اس قدر اودھم مچاتے کہ جس کی مثال نہیں دی جا سکتی تھی۔ کیوں دوستو۔ میں غلط تو نہیں کہہ رہا ہوں نا"...... ہیڈ مر نے ان سب کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"پپ۔ پپ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ یہ۔ یہ شخص کیا کہہ رہا ہے عبداللہ۔ کیا تم واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتے ہو لیکن تم نے تو بتایا تھا کہ تم بزنس مین ہو"...... والٹر نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر صدیقی کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"اسے بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے والٹر۔ میرا اور میرے دوستوں کا کسی سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم یہاں تمہارے ساتھ کلب کا گولڈن ڈراپس پینے اور گیم کھیلنے کے لئے آئے تھے نجانے یہ شخص ہم پر کیوں شک کر رہا ہے"...... صدیقی نے منہ بنا کر کہا۔

"تم سب کے اصلی چہرے میرے سامنے ہیں مسٹر صدیقی۔ میرے ریکارڈ میں تم سب کی مکمل انفارمیشن کے ساتھ تمہاری اصلی تصویریں بھی موجود ہیں۔ اسی لئے تو میں تم سب کو کلب میں دیکھ کر چونک پڑا تھا۔ پھر جب تم سب نے کلب کے گیم روم میں آنے کی بات کی تو میرا ماتھا ٹھنک گیا اور میں سمجھ گیا کہ تم میرے کلب میں خفیہ طور پر کارروائی کرنے کے لئے آئے ہو اسی لئے میں نے تمہیں گیم روم میں بھیجنے کی بجائے ایک الگ روم میں بھجوا دیا تھا جہاں تمہیں گروشیم گیس کے ذریعے فوری طور پر بے ہوش کر دیا گیا۔ بے ہوشی کی حالت میں تمہاری تلاشی لی گئی تو تمہارے پاس سے اسلحہ نکلتے دیکھ کر میرا خون ہی خشک ہو کر رہ گیا تھا۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ واک تھرو گیٹ سے گزرنے کے باوجود تم

اندر اسلحہ لانے میں کیسے کامیاب ہو گئے تھے اور ہال کے اندر بھی سپیشل ریز پھیلی ہوئی ہیں جو ہر قسم کے اسلحے کی نشاندہی کر سکتی ہیں لیکن ان ریز نے بھی تمہارے لباسوں میں چھپے ہوئے اسلحے کا کوئی کاشن نہیں دیا تھا۔ میں حیران ہو رہا تھا کہ میں یہاں اتنے عرصے سے کام کر رہا ہوں۔ آج تک میری مرضی کے بغیر پاکیشیا کی کوئی ایجنسی میرے کلب میں داخل نہیں ہوئی پھر تم سب اسلحے سمیت یہاں کیوں آئے ہو۔ تمہارے پاس اسلحہ ہونے کا مطلب صاف تھا کہ تم میرے خلاف کارروائی کرنے کے لئے آئے ہو اس لئے میں نے تمہیں یہاں لا کر جکڑوا دیا"...... ہیڈمر نے کہا۔

"تمہیں بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے ہیڈمر۔ ہم یہاں واقعی گولڈن ڈراپس کا لطف لینے اور گیم روم سے ڈالرز جیتنے کے لئے آئے تھے"...... صدیقی نے کہا تو اس کا بدلہ ہوا انداز دیکھ کر جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور باقی سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ صدیقی کے بات کرنے سے صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ یہ بات تسلیم کر رہا ہے کہ ان کا تعلق واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہی ہے۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو ماجد۔ تم ہوش میں تو ہو"...... نعمانی نے تیز لہجے میں کہا۔

"کوئی فائدہ نہیں۔ جب اس کے پاس ہمارے بارے میں تمام انفارمیشن موجود ہیں تو اب اس سے ہمیں خود کو چھپائے رکھنے کا

کیا فائدہ ہو سکتا ہے''...... صدیقی نے کہا تو ان سب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ویری گڈ۔ ہر انسان کو تمہاری طرح سے حقیقت پسند ہونا چاہئے مسٹر صدیقی۔ تم نے اچھا کیا ہے جو مان گئے ہو کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ نہ بھی مانتے تو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ میں تم سب کو بخوبی جانتا ہوں اور ہاں تم کیا کہہ رہے تھے کہ تم یہاں گولڈن ڈراپس پینے اور گیم روم سے ڈالرز جیتنے کے لئے آئے ہو''...... ہیڈمر نے کہا۔

''ہاں۔ میں ایک دو بار پہلے بھی اس کلب میں والٹر کے ساتھ آ کر گولڈن ڈراپس پی چکا ہوں۔ میرے ساتھی بھی گولڈن ڈراپس کا لطف اٹھانا چاہتے تھے اس لئے میں انہیں بھی ساتھ لے آیا۔ اب ہم یہاں اصلی شکلوں میں تو آ نہیں سکتے تھے اور رہی بات اسلحے کی تو اگر ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہو گا تو اور کس کے پاس ہو گا اور ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اگر ہم واک تھرو گیٹ جیسے دروازے سے اپنا اسلحہ بچا کر نہیں لا سکتے تو پھر ہمارا سیکرٹ ایجنٹ ہونے کا کیا فائدہ''...... صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کی باتیں سن کر والٹر احمقوں کی طرح اس کی طرف دیکھے چلا جا رہا تھا۔

''لیکن میرے کلب میں میری مرضی کے بغیر اسلحہ لانا ممنوع ہے''...... والٹر نے کہا۔

''یہ بات ہمیں معلوم نہیں تھی ویسے بھی تمہارے کلب کی کسی دیوار پر نو سموکنگ اور اسلحے کی ممنونیت کا کوئی سائن نہیں ہے''۔ صدیقی نے جواب دیا۔

''ہاں۔ یہ بھی تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ بہرحال جب تم سچائی بتانے پر آ ہی گئے ہو تو یہ بھی بتا دو کہ تمہارا یہاں آنے کا مقصد کیا تھا''...... ہیڈمر نے پوچھا۔

''بتایا تو ہے۔ گولڈن ڈراپس اور ڈالرز جو ہمیں اس کلب میں لانے پر مجبور کر رہے تھے''...... صدیقی نے جواب دیا۔

''گولڈن ڈراپس کی حد تک تو میں تمہاری بات مان سکتا ہوں کیونکہ گولڈن ڈراپس شراب نہیں بلکہ پھلوں کا ایک مخصوص مشروب ہے جو ہر خاص و عام پی سکتا ہے لیکن یہ ڈالرز جیتنے والی بات کچھ ہضم نہیں ہو رہی ہے۔ میں تم سب کے کردار کے بارے میں بھی جانتا ہوں۔ تم شراب نوشی، عورت اور جوے سے شدید نفرت کرتے ہو۔ تمہارا یہی باکردار انداز ہی تم سب کی شناخت کا باعث ہے جس کی وجہ سے پوری دنیا میں تمہیں سراہا جاتا ہے''...... ہیڈمر نے کہا۔

''یہ درست ہے کہ ہم ان سب باتوں سے واقعی دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن بعض اوقات ہم جیسے انسان بھی اپنے ہی بنائے ہوئے اصول توڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ میں مانتا ہوں کہ تمہارے پاس ہماری بے شمار انفارمیشن موجود ہوں لیکن تم شاید

یہ نہیں جانتے کہ حال ہی میں ہم سب سے ایک غلطی ہوگئی
جس کی وجہ سے چیف نے ہمیں سیکرٹ سروس سے فارغ کر
تھا۔ سیکرٹ سروس سے فارغ ہونے کے بعد ہمارے پاس
جاب نہیں تھا اور ہم جس مقام پر رہ چکے تھے اس مقام سے ہٹ
ہم دوسری کوئی جاب بھی نہیں کر سکتے تھے اس لئے ہم سوچ ر
تھے کہ ہم کوئی مشترکہ کاروبار کریں اور ایسا کاروبار کریں جو م
بخش بھی ہو اور ہم سب کی زندگیاں بھی بدل جائیں۔ اس وا
منافع بخش کاروبار ہوٹلنگ یا پھر ایسے ہی کلب ہو سکتے ہیں جیس
نے بنا رکھا ہے لیکن ہوٹل یا کلب بنانے کے لئے ہمیں کثیر سرما
کی ضرورت تھی اور ہمارے پاس اتنی بڑی رقم نہیں تھی کہ
دارالحکومت میں عظیم الشان ہوٹل یا کلب کی کوئی عمارت بنا سکیں
اس کے لئے ہمیں مزید رقم کی ضرورت تھی اور وہ رقم ہمیں ڈالر
کی شکل میں تمہارے یا پھر تمہارے جیسے کسی غیر ملکی کلب سے
حاصل ہو سکتی تھی۔ فارن مشن میں بھی جب ہمیں رقم کی ضرور
ہوتی تھی تو ہم وہاں بھی اس ملک کی کرنسی حاصل کرنے کے
جوا خانوں کا ہی رخ کرتے تھے۔ میں چونکہ والٹر کے ساتھ پ
بھی یہاں آ چکا تھا اس لئے مجھے اس کلب کے گیم روم کا علم تھا ا
میں یہ بھی جانتا تھا کہ یہاں فیئر گیم کھیلنے والوں کو روکا نہیں جاتا ا
کھیلنے والا جتنی بھی رقم جیت جائے اسے ساری رقم فوری طور پر ا
کر دی جاتی ہے اور ہم جیسے کھلاڑی یہاں آ جائیں تو پھر تمہارا کوا

اوپر سے شار پر کھلاڑی بھی ہم سے جیت نہیں سکتا تھا۔ لیکن تم
نے ہمیں گیم روم میں جانے کا موقع ہی نہیں دیا اور ہمیں پہچان کر
ال لا کر جکڑ دیا ہے جیسے ہم تمہارے سب سے بڑے دشمن
ں''..... صدیقی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔
''کہانی اچھی ہے۔ لیکن اس کہانی میں بہت سے جھول ہیں
ارے دوست۔ تم سچویشن بدلنے کے لئے ایسی بہت سی کہانیاں
ڑ سکتے ہو۔ مگر میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو تمہاری ان
ھول اور احمقانہ کہانیوں کے جال میں پھنس جاؤں۔ میں ہیڈمر
ال ہیڈمر اور مجھے یقین ہے کہ تم سب کو بھی معلوم ہے کہ میں
ہودی ہوں اور میرا تعلق اسرائیل سے ہے۔ تم یہاں نہ گولڈن
ڈاپس کا لطف اٹھانے آئے تھے اور نہ ہی تمہیں گیم روم سے ڈالرز
یتنے تھے۔ تم یہاں جس مقصد کے لئے آئے ہو مجھے اس کا بھی
وبی علم ہے''...... ہیڈمر نے کہا۔
''ہونہہ۔ تو تم ہی بتا دو کہ ہم یہاں کس مقصد کے لئے آئے
تھے''..... صدیقی نے منہ بنا کر کہا۔
''تم یہاں اسرائیلی گرین ایجنسی کے ایجنٹوں کی تلاش میں آئے
تھے''..... ہیڈمر نے ان سب کی طرف باری باری غور سے دیکھتے
ہوئے کہا۔ وہ سب اس کے پر یقین انداز پر حیران رہ گئے تھے۔
ہیڈمر ضرورت سے زیادہ اوور کانفیڈنس ہو رہا تھا۔ وہ ان سے ہر
بات کھل کر کر رہا تھا جیسے اسے ان سے کوئی خوف یا خطرہ محسوس نہ

ہو رہا ہو۔

''تو کیا وہ چاروں یہیں اسی کلب میں ہیں''...... جولیا ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ میں نے انہیں خود سے الگ رکھا ہوا ہے''...... ہیڈ نے اسی طرح لاپرواہانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کہاں ہیں وہ''......صفدر نے پوچھا۔

''وہ جہاں بھی ہیں بالکل خیریت سے ہیں اور اپنا کام کر ر ہیں''...... ہیڈمر نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ تم ضرورت سے زیادہ اوور کانفیڈنس ہو رہے ہیڈمر۔ یہ مت بھولو کہ ضرورت سے زیادہ اوور کانفیڈنس انسان لے ڈوبتا ہے''......تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

''تم سب میری قید میں ہو۔ میں تو بس تم سے یہ پوچھنے آیا کہ تم سب واک تھرو گیٹ سے اسلحہ کیسے نکال لائے تھے۔ اگر ا کا جواب دے دو گے تو ٹھیک ہے۔ نہیں دو گے تو بھی کوئی با نہیں۔ تم جیسے سیکرٹ ایجنٹ میرے ہاتھ لگ جائیں اور میں تم س کو چھوڑ دوں یہ خیال اپنے ذہنوں سے نکال دو۔ میں اپنے سا مسلح افراد لایا ہوں یہ ابھی تم سب پر فائر کھول دیں گے اور سب پر اس وقت تک گولیاں برساتے رہیں گے جب تک تمہار جسموں سے تمہاری روحیں نہیں نکل جائیں گی''...... ہیڈمر نے کہا۔

''تو پھر دیر کیوں کر رہے ہو۔ کہو اپنے ساتھیوں سے کہ یہ ہم

ائر کھول دیں''......صدیقی نے غرا کر کہا۔

''تو تم مجھے یہ نہیں بتاؤ گے کہ تم نے میرے کلب کے حفاظتی ظام کو کیسے ڈاج دیا تھا اور اسلحہ چھپا کر اندر کیسے آ گئے تھے''۔ ہیڈمر نے پوچھا۔

''نہیں۔ ہم نہیں بتائیں گے''...... جولیا نے بھی غرا کر جواب دیا۔

''اوکے۔ مت بتاؤ۔ تمہارے مرنے کے بعد تمہارا اسلحہ اور تمہارے لباس میرے پاس ہی رہیں گے۔ میں اپنے طریقے سے خود ہی معلوم کر لوں گا کہ تمہارے اسلحے کا ہمیں علم کیوں نہیں ہوا تھا۔ اب تم سب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ''...... ہیڈمر نے اسی طرح انتہائی ٹھنڈے انداز میں کہا۔

''ہم تیار ہیں''...... چوہان نے کہا۔ ان سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر آنکھوں ہی آنکھوں میں مخصوص اشارے کئے اور پھر وہ کرسیوں سے یوں کمر لگا کر بیٹھ گئے جیسے وہ واقعی مرنے کے لئے تیار ہوں۔

''گڈ۔ تم سب واقعی بہادر ہو جو مرنے سے نہیں ڈرتے۔ میں بہادروں کی بے حد قدر کرتا ہوں لیکن افسوس، میں تم جیسے بہادروں کو زندہ رکھ کر اپنے لئے اور اپنے ملک کے ایجنٹوں کے لئے رسک نہیں لے سکتا اس لئے گڈ بائے۔ اب تم ان سب کو شوٹ کرنے کے لئے آگے آ جاؤ''...... ہیڈمر نے پہلے ان سب سے کہا پھر اس

Downloaded from https://paksociety.com

نے اپنے مسلح ساتھیوں کی طرف دیکھ کر چیختے ہوئے کہا اور پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس کے پیچھے ہٹتے ہی مسلح افراد تیزی سے ان سب کے سامنے ایک لائن کی شکل میں آ کر کھڑے ہو گئے اور ان کی مشین گنوں کے رخ ان کی طرف ہو گئے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے سیکرٹ سروس کے ممبران فائرنگ اسکواڈ کے سامنے بے بس انداز میں بندھے ہوئے ہوں اور فائرنگ اسکواڈ انہیں ہلاک کرنے کے لئے ان کے سامنے آ گیا ہو۔

”میں تین تک گنوں گا۔ جیسے ہی گنتی مکمل ہو تم سب ایک ساتھ ان پر فائرنگ کر دینا۔ تمہاری مشین گنیں اس وقت تک خاموش نہیں ہونی چاہئیں جب تک ان سب کے جسموں کے پرخچے نہ اڑ جائیں“...... ہیڈمر نے کہا۔

”ایک“...... ہیڈمر نے گنتی شروع کرتے ہوئے کہا۔

”دو۔ فائر!“...... ہیڈمر نے دو کے بعد ہی ڈائریکٹ فائر کا آرڈر دیتے ہوئے کہا۔ جیسے ہی اس نے فائر کا کہا اسی لمحے ہال نما کمرہ مشین گنوں کی تیز تڑتڑاہٹ کی آوازوں سے بری طرح گونج اٹھا۔

عمران کی ٹوسیٹر سپورٹس کار کی سائیڈ سیٹ پر ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا۔ ٹائیگر کی گود میں ایک لیپ ٹاپ کمپیوٹر تھا جس کی سکرین آن تھی۔ سکرین پر شہر کا نقشہ پھیلا ہوا تھا جس پر آڑھی ترچھی لکیروں کا جال سا بنا ہوا تھا۔

ان لکیروں کا رنگ زرد تھا اور ان میں سے ایک زرد لکیر پر سرخ رنگ کا ایک نقطہ سا سپارک کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس سرخ نقطے کے اوپر انگریزی حروف میں ایک علاقے کا نام بھی سپارک ہو رہا تھا جو کسی گراس کالونی کا تھا۔ اسی زرد لکیر کے ساتھ ایک نیلے رنگ کا بھی نقطہ تھا جو لکیر کے مختلف حصوں سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

ٹائیگر نے عمران کو بتایا تھا کہ ریڈ سپاٹ اس جگہ کی نشاندہی کر رہا تھا جہاں وائیڈ گریل مشین کام کر رہی ہے جبکہ زرد لکیر پر نیلے

رنگ کا سپاٹ جو متحرک تھا اور آگے بڑھتا ہوا دکھائی دے رہا تھا وہ اس کار کو شو کر رہا تھا جس میں وہ سفر کر رہے تھے۔

اس نقشے اور زرد لکیر کو دیکھ کر ٹائیگر، عمران کو راستے بتاتا جا رہا تھا اور عمران اپنی سپورٹس کار گراس کالونی کی جانب اڑائے لئے جا رہا تھا۔

"اور کتنا فاصلہ باقی ہے گراس کالونی کا"..... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"بس باس۔ ہم پہنچنے ہی والے ہیں"..... ٹائیگر نے نقشہ دیکھ کر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر کے کہنے پر اس نے کار دو تین سڑکوں کی طرف گھمائی اور پھر ایک متوازی سڑک پر آ گیا۔ یہ علاقہ نیا تعمیر شدہ تھا اور یہاں ہر طرف نئی اور فرنشڈ کوٹھیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ نئے اور پوش علاقہ ہونے کی وجہ سے وہاں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ دائیں بائیں کوٹھیوں اور بنگلوں پر نیم پلیٹس لگی ہوئی تھیں اور ان کے نیچے کوٹھیوں اور بنگلوں کے نمبر بھی درج تھے۔

"کون سی رہائش گاہ ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"کمپیوٹر میں رہائش گاہ کا نمبر معلوم نہیں ہو رہا ہے باس لیکن وہ رہائش گاہ اسی علاقے میں سڑک پر ہے اور یہاں سے تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ہے"..... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔ اس نے کار کی رفتار آہستہ

کر لی تھی۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک ٹائیگر کے لیپ ٹاپ کی سکرین پر ریڈ سپاٹ غائب ہو گیا۔ ساتھ ہی لیپ ٹاپ سے رابطہ ڈسکنکٹ ہونے کی سیٹی سی سنائی دینے لگی۔

"اوہ یہ کیا ہوا"..... ٹائیگر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"کیوں کیا ہوا ہے"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"انہوں نے وائیڈ گریل مشین آف کر دی ہے باس"۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران نے بے اختیار کار کو بریک لگا دیئے۔ کار کے ٹائر تارکول کی سڑک پر اچانک لگنے والی بریکس سے احتجاجاً چیختے ہوئے سڑک پر جم گئے۔ کار روک کر عمران نے ٹائیگر کے لیپ ٹاپ کی طرف دیکھا لیکن لیپ ٹاپ کی سکرین پر اب کوئی سرخ نشان دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"مشین بند ہونے کی وجہ سے کیا تم یہ پتہ نہیں چلا سکتے کہ وہ مشین یہاں سے کتنے فاصلے پر اور کس رہائش گاہ میں آن تھی"..... عمران نے کہا۔

"نو باس۔ یہ سافٹ ویئر صرف اسی صورت میں کام کرتا ہے جب تک وائیڈ گریل مشین آن ہو۔ مشین کے بند ہوتے ہی اس سے رابطہ ختم ہو جاتا ہے۔ اب شاید انہیں وائیڈ گریل مشین کی ضرورت نہیں تھی اس لئے انہوں نے مشین آف کر دی ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تو پھر اب کیسے پتہ چلے گا کہ وائیڈ گریل مشین کہاں

ہے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''اس کا پتہ مشین کے آن ہونے پر ہی چل سکتا ہے باس''۔ ٹائیگر نے اسی طرح پریشانی کے عالم میں جواب دیا۔

''ہونہہ۔ تو تم یہاں میرے ساتھ جھک مارنے کے لئے آئے تھے۔ اس سافٹ ویئر پر تم مزید کام نہیں کر سکتے تھے کیا۔ جب تم اس سافٹ ویئر کے ذریعے اس علاقے کا پتہ لگا سکتے تھے تو اس جگہ کا بھی پتہ لگا لیتے جہاں مشین موجود ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''سوری باس۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں تھا۔ اس لئے مجھ سے جتنا ممکن ہو سکا تھا میں نے اتنا ہی اس سافٹ ویئر پر کام کیا تھا۔ ویسے مجھے حیرانی ہو رہی ہے کہ اسرائیلی ایجنٹوں نے وائیڈ گریل مشین آف کیوں کی ہے۔ اس مشین میں کام کرنے والا سافٹ ویئر مستقل طور پر آن رکھنا پڑتا ہے ورنہ اس میں وائرس داخل ہو جاتا ہے اور پھر نئے سرے سے مشین پر کام کرنا پڑتا ہے۔ ابھی تو اسرائیلی ایجنٹوں نے جی فور کے ایک رکن ڈاکٹر مبشر ملک کو اٹھایا ہے۔ تین مزید سائنس دانوں کو تلاش کرنے کے لئے انہیں ابھی اس مشین کو آن رکھنا چاہئے تھا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''وہ تمہاری طرح احمق نہیں ہیں کہ ایک ہی مشین سے باقی سائنس دانوں کو بھی تلاش کرتے پھریں۔ ایک سائنس دان ان کے ہاتھ لگ گیا ہے اب وہ اس کی زبان کھلوانے کے لئے کچھ بھی کر

سکتے ہیں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''لیکن باس۔ آپ نے ان سائنس دانوں کو الگ الگ مقام پر رکھا ہوا ہے اور آپ نے مجھے بتایا تھا کہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے کی رہائش گاہوں کے بارے میں نہیں جانتا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''وہ رہائش گاہوں میں الگ الگ رہتے ہیں لیکن ہارڈ لیبارٹری میں سب ایک ساتھ ہی ہوتے ہیں''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ڈاکٹر مبشر ملک کی مدد سے ہارڈ لیبارٹری تک پہنچ سکتے ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے میں جلد سے جلد ان ایجنٹوں تک پہنچ جانا چاہتا تھا تاکہ وہ کسی بھی طرح جی فور تک نہ پہنچ سکیں لیکن یہ ایجنٹ مجھ سے بھی زیادہ تیز نکلے ہیں اور اب ڈاکٹر مبشر ملک بھی ان کے قبضے میں ہے جس کا منہ کھلوانے کے لئے وہ ڈاکٹر مبشر ملک کے ساتھ نجانے کیا کیا ناروا سلوک کر سکتے ہیں''...... عمران نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''تو اب کیا کیا جائے۔ کیا ہم اس علاقے کی رہائش گاہوں کو چیک کریں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ اتنا آسان نہیں ہوگا۔ یہاں سینکڑوں رہائش گاہیں ہیں۔ کس کس رہائش گاہ کو تم چیک کرو گے اور کس کو کیا جواب دو

گے۔ اسرائیلی ایجنٹ اپنے ماتھے پر لیبل لگا کر تو نہیں آئے ہوں گے کہ وہ اسرائیلی گرین ایجنسی کے ہی ایجنٹ ہیں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''لیپ ٹاپ کے نقشے کے مطابق وائیڈ گریل مشین اسی سڑک کے دائیں رو میں ہے اور مجھے جو کاشن مل رہے تھے اس کے مطابق وہ رہائش گاہ یہاں سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ہونی چاہئے۔ اگر ہم ایک کلومیٹر آگے جا کر رہائش گاہوں کو چیک کریں گے تو شاید ہمیں وہ رہائش گاہ مل جائے جہاں ڈاکٹر مبشر ملک کو لے جایا گیا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیا کسی اور طریقے سے اس بند ہونے والی وائیڈ گریل مشین کا پتہ لگایا جا سکتا ہے''...... عمران نے جیسے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ ایک طریقہ ہے''...... ٹائیگر نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''کون سا طریقہ ہے۔ جلدی بتاؤ''...... عمران نے اس کی جانب بے چین نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''باس۔ اس مشین کو بند ہوئے ابھی چند لمحے ہوئے ہیں۔ وائیڈ گریل مشین جتنا زیادہ ورک کرتی ہے اتنی ہی زیادہ گرم ہو جاتی ہے۔ وائیڈ گریل مشین وائی فائی سسٹم پر کام کرتی ہے جس کے لئے مشین میں حساس مگر چھوٹے چھوٹے ایریل لگے ہوتے ہیں۔

اس مشین کے گرم ہونے کی وجہ سے اس میں لگے ہوئے اینٹینا سسٹم کی پاور کم ہو جاتی ہے لیکن ان ایریلز میں سے برقی پاور بدستور خارج ہوتی رہتی ہے۔ میرے پاس ایک سافٹ ویئر ہے جو وائی فائی سسٹم کو پک کرتا ہے۔ میں اس سسٹم کو آن کرتا ہوں۔ آپ کار آگے لے جائیں۔ یہاں موجود جس رہائش گاہ میں بھی وائی فائی سسٹم ہو گا اس کا ہمیں پتہ چل جائے گا جس سے اس بات کی نشاندہی ہو سکتی ہے کہ وائیڈ گریل کس رہائش گاہ میں موجود ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہونہہ۔ آج کل وائی فائی کا دور ہے۔ انٹرنیٹ اور موبائل سسٹم پر بھی وائی فائی سسٹم کام کر رہا ہے۔ یہ پوش علاقہ ہے۔ یہاں شائد ہی کوئی گھر ایسا ہو جہاں نیٹ اور وائی فائی سسٹم موجود نہ ہو۔ تمہارا کمپیوٹر یہاں موجود تمام رہائش گاہوں کے وائی فائی سسٹم کو چیک کر لے گا تو تم کیسے اندازہ لگاؤ گے کہ وہ وائی فائی سسٹم کسی وائیڈ گریل مشین کا ہے کسی سیل فون کا یا کسی انٹرنیٹ کے کنکشن کا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''آپ فکر نہ کریں باس۔ مجھے پتہ چل جائے گا کہ وائی فائی سسٹم کسی نیٹ سسٹم پر کام کر رہا ہے یا کسی سیل فون پر۔ ان سسٹم کے لئے ایک انٹینا استعمال کیا جاتا ہے جبکہ وائیڈ گریل سسٹم میں وائی فائی کے گیارہ ایریل لگائے جاتے ہیں تب کہیں جا کر وہ ایک ہزار میٹر کے دائرے میں کریڈیم کو مارک کرتا ہے''...... ٹائیگر نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ گڈ شو۔ پھر تو آسانی سے معلوم ہو جائے گا کہ گیارہ وائی فائی ایریل کس رہائش گاہ میں موجود ہیں"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ وائی فائی سسٹم کے ایریل آن ہوں یا آف۔ ان کی موجودگی کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ میں کمپیوٹر آن کرتا ہوں۔ ابھی معلوم ہو جائے گا کہ گیارہ وائی فائی ایریل کس رہائش گاہ میں موجود ہیں"...... ٹائیگر نے کہا اور وہ لیپ ٹاپ کمپیوٹر آن کر کے اس کے فولڈرز میں جا کر وائی فائی ایریل سرچ کرنے والا سافٹ ویئر اوپن کرنے لگا۔ عمران نے اسے سافٹ ویئر آن کرتے دیکھ کر کار ایک بار پھر آگے بڑھانی شروع کر دی تھی۔

"سافٹ ویئر آن ہو گیا ہے باس۔ یہاں واقعی بے شمار وائی فائی ایریل کام کر رہے ہیں لیکن ہر طرف سے ایک یا دو وائی فائی ایریل مارک ہو رہے ہیں۔ آپ آہستہ آہستہ کار آگے بڑھاتے رہیں جیسے ہی مجھے ایک جگہ گیارہ ایریل کا کاشن ملے گا میں آپ کو بتا دوں گا"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کار آگے بڑھتا رہا۔ ٹائیگر کی نظریں کمپیوٹر سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ اچانک ایک علاقے سے گزرتے ہوئے اسے سکرین پر گیارہ کا عدد اور کلوز وائی فائی ایریل کا کاشن دکھائی دیا۔ ٹائیگر نے چونک کر دائیں طرف موجود ایک رہائش گاہ کی طرف دیکھا جو فرنشڈ

کوٹھی تھی۔ اس کوٹھی کی دیواریں کافی بلند تھیں اور اس کا ایک بڑا سا گیٹ جو براؤن رنگ کا تھا۔

"یہی رہائش گاہ ہے وہ باس جہاں سے مجھے آف وائی فائی ایریلز کے سگنلز مل رہے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک کر براؤن گیٹ والی کوٹھی کی جانب دیکھنے لگا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وائیڈ گریل مشین اسی رہائش گاہ میں ہو سکتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ یہ میرا بنایا ہوا سافٹ ویئر ہے جو ہنڈرڈ ون پرسنٹ صحیح معلومات دیتا ہے۔ اسی کوٹھی میں گیارہ وائی فائی ایریل موجود ہیں جو ایک ہی ڈیوائس میں لگے ہوئے ہیں اور وائیڈ گریل کے علاوہ ایسا کوئی سسٹم نہیں ہے جس میں ایک ساتھ گیارہ وائی فائی ایریل لگائے جا سکتے ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور کار اس کوٹھی سے آگے لے گیا۔ آگے جا کر اس نے کار روکی اور پھر اس نے کار کا انجن بند کر دیا۔

سڑک پر سٹریٹ لیمپس روشن تھیں جس سے وہاں اچھی خاصی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

"آؤ۔ اس سے پہلے کہ اسرائیلی ایجنٹ ڈاکٹر مبشر ملک پر ظلم کے پہاڑ توڑیں ہمیں کوٹھی میں داخل ہو کر ڈاکٹر مبشر ملک کو ان سے بچانا ہے"...... عمران نے کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا کر لیپ ٹاپ کمپیوٹر شیٹ ڈاؤن کیا

اور پھر اس کا ڈھکن بند کر کے اسے سائیڈ پر رکھ دیا اور پھر وہ بھی کار کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا اور پھر وہ دونوں بڑے اطمینان بھرے انداز میں براؤن گیٹ والی کوٹھی کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ عمران نے کوٹھی کی طرف بڑھتے ہوئے جیب سے ایک چشمہ نکال کر آنکھوں پر لگا لیا تھا جو دیکھنے میں تو عام نظر کا چشمہ معلوم ہو رہا تھا لیکن اس چشمے کی مدد سے عمران دیواروں کے آر پار بھی دیکھ سکتا تھا۔ یہ مخصوص بلیو نائٹ کیم تھا۔ جس کی مدد سے دیوار کے آر پار بھی آسانی سے دیکھا جا سکتا تھا۔

براؤن گیٹ والی کوٹھی کے پاس پہنچ کر عمران نے چشمے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو اچانک چشمے کے لینز ہلکے نیلے رنگ کے ہو گئے۔ اب عمران گیٹ کی دوسری طرف آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔

"گیٹ پر کوئی نہیں ہے۔ تم یہیں رکو میں کوٹھی کی باقی دیواروں کے پار بھی جھانک کر آتا ہوں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران گیٹ کے ساتھ موجود دیوار کے ساتھ آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ دیوار کے پار دیکھتا ہوا کوٹھی کا جائزہ لے رہا تھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔ البتہ ایک سائیڈ پر اسے نیلے رنگ کی بند باڈی والی وین اور دو جدید ماڈل کی کاریں کھڑی دکھائی دیں۔ جن سے یہ پتہ چلتا تھا کہ رہائش گاہ خالی نہیں ہے۔

عمران دیوار کے آخر تک گیا اور پھر واپس آ گیا۔ گیٹ بند تھا اور دیواریں چونکہ اونچی تھیں اس لئے اسے کوٹھی میں داخل ہونے کا

کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"کوٹھی میں جانے کا تو کوئی راستہ نہیں ہے۔ ہمیں گیٹ کے استے سے ہی اندر جانا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"اگر آپ کہیں تو میں کوٹھی کے عقب کا جائزہ لوں۔ ہو سکتا ہے ہاں سے کوٹھی میں داخل ہونے کا کوئی راستہ مل جائے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں کیا ضرورت ہے۔ جب گھی سیدھی انگلیوں سے نکل سکتا ہے تو انگلیاں ٹیڑھی کرنے کی کیا ضرورت ہے"...... عمران نے کہا راس نے جیب سے ایک چھوٹا سا پسٹل نکال لیا۔ اس پسٹل کی ل قدرے لمبی مگر انتہائی باریک تھی۔ پسٹل پر ٹریگر کی جگہ دو بٹن لگے ہوئے تھے۔ ایک سرخ رنگ کا تھا اور ایک نیلے رنگ کا۔

عمران نے ایک بار پھر مخصوص چشمے سے گیٹ کے اندر جھانکا پھر اس نے پسٹل کا رخ گیٹ کے ذیلی دروازے کی طرف کیا سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔ سرخ بٹن کے پریس ہوتے ہی ل کی باریک نالی سے سرخ رنگ کی لیزر لائٹ جیسی روشنی نکلی اور ٹ کے ایک حصے پر پڑنے لگی۔ چونکہ وہ چشمے کی مدد سے اندر سکتا تھا اس لئے وہ لیزر لائٹ گیٹ کے اندر لگے ہوئے لاک ڈال رہا تھا۔ ریڈ لائٹ سے گیٹ کا لاک سرخ ہونا شروع ہو گیا اور اس سے سیاہ دھواں سا اٹھنے لگا تھا۔

چند ہی لمحوں میں لاک سرخ ہو کر پگھلنا شروع ہو گیا اور پھر

لاک اچانک پگھل کر نیچے گر گیا اور گیٹ کا ذیلی دروازہ لاک الگ ہوتے ہی کھل گیا۔

"آؤ"...... عمران نے کہا اور دروازہ دھکیل کر اسے کھولتا کوٹھی میں داخل ہو گیا۔ ٹائیگر نے جیب سے مشین پسٹل نکالا او عمران کے پیچھے کوٹھی میں آ گیا۔

عمران کی نظریں سرچ لائٹ کی طرح چاروں طرف گھوم تھیں لیکن کوٹھی میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ یوں لگ رہا جیسے گھر کے افراد تھک کر سو گئے ہوں۔ سامنے رہائشی حصہ تھا اندھیرا تھا۔ صرف لان میں ایک بلب جل رہا تھا۔

عمران نے لیزر پسٹل جیب میں ڈال کر اس کی جگہ دو جیب سے مشین پسٹل نکال لیا تھا۔ وہ دونوں پنجوں کے بل دوڑ لان میں آئے اور پھر جھکے جھکے انداز میں رہائشی حصے کی جا بڑھتے چلے گئے۔ سامنے ایک برآمدہ تھا جہاں چند ستون تھے رہائشی حصے میں جانے کے لئے دروازہ بنا ہوا تھا۔ دروازہ بند عمران اور ٹائیگر اس دروازے پر آ کر رک گئے۔

"تم جا کر کوٹھی کے دوسرے حصوں کا جائزہ لو میں اندر جا دیکھتا ہوں۔ اگر یہ ہماری مطلوبہ کوٹھی نہ ہوئی تو ہم یہاں خاموشی سے داخل ہوئے ہیں اسی خاموشی سے باہر نکل جا گے"...... عمران نے ٹائیگر سے سرگوشی کرنے والے انداز میں ک

ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور دوسری طرف جانے کے لئے

ا تھا کہ اچانک ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ نہ صرف ٹائیگر ے بلکہ عمران کے ہاتھ سے بھی مشین پسٹل نکلتا چلا گیا۔ اپنے ھوں سے اس طرح مشین پسٹل نکلتے دیکھ کر وہ دونوں اچھل ڑے۔ صاف معلوم ہو رہا تھا کہ کسی نے ان کے مشین پسٹلز پر سائیلنسر لگی گن سے فائر کئے تھے۔

"خبردار۔ اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا لو۔ ورنہ اگلا نشانہ تم دونوں کے سر ہوں گے"...... برآمدے میں موجود ایک ستون کے پیچھے ے انتہائی غراہٹ بھری آواز سنائی دی اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس ستون کے پیچھے اسے ایک انسانی ہاتھ اور اس اتھ میں ایک ریوالور دکھائی دے رہا تھا جس پر باقاعدہ سائیلنسر لگا ہوا تھا۔ عمران کو اس بات کی حیرت ہو رہی تھی کہ جب وہ مخصوص شے کی مدد سے کوٹھی کے گیٹ اور دیواروں سے اندر جھانک رہا تھا تو اسے ریوالور بردار شخص کیوں دکھائی نہیں دیا تھا۔

"جلدی کرو۔ ہاتھ اوپر اٹھاؤ ورنہ......" ریوالور بردار نے انتہائی فیصلے لہجے میں کہا۔

"اٹھا لو بھائی ہاتھ اوپر۔ اب اور کیا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس کے ساتھ ٹائیگر کے ہاتھ بھی اوپر اٹھتے چلے گئے۔

"باس نے ہمیں بلیک ڈائمنڈ کلب میں جانے کے لئے کہا ہے"...... جوزف نے کمرے سے نکل کر سامنے بیٹھے ہوئے جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو لان میں ایک کرسی پر بیٹھا کافی پی رہا تھا۔

"بلیک ڈائمنڈ کلب۔ یہ وہی کلب ہے نا جہاں مشہور زمانہ گولڈن ڈراپس دستیاب ہے"...... جوانا نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں اور میں جانتا ہوں کہ تم نے جب سے شراب چھوڑی ہے تب سے اس کلب میں جا کر گولڈن ڈراپس کا لطف اٹھاتے رہتے ہو"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ اس مشروب میں کون سا الکحل شامل ہوتا ہے۔ یہ مشروب مخصوص پھلوں کا رس ہے جو تم بھی بلیک ڈائمنڈ کلب میں میرے ساتھ جا کر کئی بار پی چکے ہو"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں تو میں نے کب کہا ہے کہ میں نے گولڈن ڈراپس نہیں پیا"...... جوزف نے کہا۔

"لیکن ماسٹر نے ہمیں وہاں جانے کے لئے کیوں کہا ہے کیا وہ ہمارے ساتھ جا کر گولڈن ڈراپس پینا چاہتا ہے۔ اس کلب میں چونکہ صرف غیر ملکی ہی جا سکتے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے ماسٹر کو اس کلب میں جانے کی اجازت نہ دی گئی ہو اور وہ ہمارے ساتھ جا کر گولڈن ڈراپس پینا چاہتا ہو"...... جوانا نے کہا۔

"باس کے لئے دنیا کی ایسی کوئی جگہ نہیں ہے جہاں وہ نہ جا سکتا ہو اور باس کو گولڈن ڈراپس پینے کا کوئی شوق نہیں ہے"۔ جوزف نے منہ بنا کر کہا۔

"تو پھر ہمارا وہاں کیا کام"...... جوانا نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"بلیک ڈائمنڈ کلب کا مالک ہیڈمر باس کو کسی کیس کے سلسلے میں مطلوب ہے۔ باس نے کہا ہے کہ ہمیں ہیڈمر کو اٹھا کر یہاں لانا ہے اور اس کام کے لئے باس نے مس جولیا اور دوسرے ممبران کو بھی کلب میں بھیجا تھا لیکن ان سے باس اور چیف کا کوئی رابطہ نہیں ہو رہا ہے اس لئے باس کا خیال ہے کہ وہ سب ضرور کسی مصیبت میں پھنس گئے ہیں۔ اس لئے ہمیں ہیڈمر کے ساتھ ساتھ ان سب کو بھی وہاں سے نکال کر لانا ہے"...... جوزف نے جواب دیا تو جوانا نے کافی کا مگ سامنے پڑی ہوئی میز پر رکھا اور یکلخت

اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''اوہ۔ تو یوں کہو نا کہ ہمیں بلیک ڈائمنڈ کلب میں شوٹنگ کرنی ہے۔ بہت عرصہ ہو گیا ہے مجھے شوٹنگ کئے اور ہاتھ پیر چلائے ہوئے۔ واہ آج مزہ آئے گا۔ اگر ماسٹر کو ہیڈمر چاہئے تو میں اسے بلیک ڈائمنڈ کلب سے کسی کینچوئے کی طرح کھینچ نکالوں گا اور ممبران کو اس نے اگر کوئی نقصان پہنچایا ہو گا تو میں ہیڈمر کا اس قدر برا حشر کروں گا کہ مرنے کے بعد بھی اس کی روح صدیوں تک بلبلاتی رہے گی''...... جوانا نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ہیڈمر باس کو مردہ حالت میں نہیں زندہ چاہئے سمجھے تم''۔ جوزف نے کہا۔

''اوہ ٹھیک ہے۔ میں اسے زندہ ہی پکڑ لوں گا لیکن میں اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں دوں گا کہ اس کی ساری ہڈیاں صحیح سلامت رہ جائیں''...... جوانا نے کہا۔

''تو چلو۔ تیار ہو جاؤ۔ ہمیں جلد سے جلد بلیک ڈائمنڈ کلب پہنچنا ہے اور ہاں وہاں جانے کے لئے وائٹ گرے کلر کا لباس پہن لینا تاکہ ہم واک تھرو گیٹ سے اپنا اسلحہ بچا کر اندر لے جا سکیں۔ ہیڈمر تک پہنچنے کے لئے ہمیں کئی مرحلوں سے گزرنا پڑے گا جہاں ہمارے پاس اسلحہ ہونا بے حد ضروری ہے''...... جوزف نے کہا۔

''اگر ہمیں ہیڈمر تک ہی پہنچنا ہے تو پھر ہمیں عام راستے سے اندر جانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم دوسرے راستے سے کلب میں

گھس جائیں گے جو سیدھا ہیڈمر کے مخصوص آفس تک جاتا ہے''...... جوانا نے کہا۔

''دوسرا راستہ۔ کیا مطلب۔ کیا تم ہیڈمر کے آفس تک جانے کے دوسرے راستے کے بارے میں جانتے ہو''...... جوزف نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ جانتا ہوں''...... جوانا نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

''کیسے۔ کیا تم پہلے اس کے آفس میں گئے ہو''...... جوزف نے اسی انداز میں پوچھا۔

''ہاں۔ ہیڈمر مجھے خود اپنے آفس تک لے گیا تھا۔ اسے میرا ڈیل ڈول بے حد پسند آیا تھا۔ اس نے مجھے اپنے کلب میں کام کرنے کی آفر بھی کی تھی لیکن میں نے اس کی آفر ٹھکرا دی تھی۔ وہ مجھے سمجھانے کے لئے اپنے آفس میں لے گیا تھا۔ جب میں نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا تو اس نے مجھے خود ہی دوسرا راستہ دکھایا تھا اور کہا تھا کہ اگر میرا اس کے ساتھ کام کرنے کا موڈ بن جائے تو میں اسی راستے سے اس سے ملنے کبھی بھی آ سکتا ہوں''...... جوانا نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ پھر تو ہم آسانی سے اسلحے سمیت کلب میں داخل ہو جائیں گے''...... جوزف نے خوش ہو کر کہا۔

''اس راستے پر کہاں کہاں سیکورٹی کیمرے نصب ہیں اور کون

سا راستہ کہاں جاتا ہے مجھے اس کا بھی علم ہے“...... جوانا نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

”تو پھر آؤ دیر مت کرو ہمیں جلد سے جلد وہاں پہنچ کر اپنے ساتھیوں کو بھی بچانا ہے اور ہیڈ مر کو بھی اٹھانا ہے“...... جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ کمرے میں گیا اور تیار ہو کر آ گیا۔ اس کے آنے تک جوزف کار میں اسلحے سے بھرا ہوا ایک بیگ رکھ چکا تھا۔

”کیا کیا لیا ہے ساتھ“...... جوانا نے پوچھا اس کا اشارہ بیگ کی جانب تھا تو جوزف نے اسے بتا دیا کہ اس نے بیگ میں کون کون سا اسلحہ رکھا ہے۔

”منی میزائل لانچر ساتھ لے کر اچھا کیا ہے۔ ہم منی میزائلوں سے اس کلب کے راستے اوپن کرتے ہوئے اندر چلے جائیں گے اور پھر ہمارے راستے میں جو بھی آئے گا اسے اُڑا دیں گے“۔ جوانا نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں ان کی کار رانا ہاؤس سے نکلی جا رہی تھی۔

کار کی ڈرائیونگ سیٹ جوزف کے ہاتھوں میں تھی اس لئے کار کسی جیٹ فائٹر کی طرح سڑکوں پر اُڑی جا رہی تھی۔ جوزف کو چونکہ بلیک ڈائمنڈ کلب کے راستوں کا علم تھا اس لئے اس نے جوانا سے کچھ نہیں پوچھا تھا البتہ بلیک ڈائمنڈ کلب کی طرف جانے والی سڑک کی طرف مڑتے ہوئے اس نے کار کی رفتار قدرے دھیمی کر

لی۔

”اب بتاؤ کس طرف جانا ہے“...... جوزف نے پوچھا۔

”کلب کے عقب میں چلو۔ اس طرف لانگ باؤنڈری وال ہے جسے دیکھ کر کسی رہائش گاہ کا احساس ہوتا ہے لیکن اصل میں وہ حصہ اسی کلب کا عقبی حصہ ہے“...... جوانا نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا کر کار دائیں طرف جانے والی ایک سڑک پر موڑ لی۔ دو تین سڑکیں گھما کر وہ جب ایک اور سڑک پر آیا تو جوانا نے اسے کار روکنے کا کہہ دیا۔

”دائیں طرف جو سیاہ رنگ کا گیٹ ہے وہی بلیک ڈائمنڈ کلب میں جانے کا عقبی زاستہ ہے۔ گیٹ پر دو مسلح گارڈز ہیں اور اندر احاطے میں بھی کئی مسلح افراد موجود ہوں گے اس لئے ہمیں اپنا سامان یہیں سے اٹھا کر اس طرف جانا ہو گا“...... جوانا نے کہا تو جوزف نے کار سائیڈ پر لگا دی۔ وہ دونوں کار سے اترے۔ اس طرف کا علاقہ خاموش اور سنسان تھا۔ سامنے موجود سیاہ رنگ کے گیٹ کے پاس واقعی دو مسلح افراد مستعد انداز میں کھڑے دکھائی دے رہے تھے۔ جوزف نے کار کی پچھلی سیٹ سے اسلحے کا بیگ اٹھایا اور اسے لا کر کار کی ڈگی پر رکھ دیا اور بیگ کھولنے لگا۔ اس نے بیگ سے مختلف نوعیت کا اسلحہ نکال کر اپنے لئے کار کی ڈگی پر رکھنا شروع کر دیا اور جوانا کا اسلحہ اس کے حوالے کرنا شروع کر دیا۔ جوانا نے اسلحہ اپنی پتلون کی بیلٹ میں اڑسنے کے ساتھ ساتھ

لباس کی مختلف جیبوں میں رکھنا شروع کر دیا۔ اس نے ایک مشین پسٹل اور ایک چھوٹے سائز کا میزائل لانچر اٹھا لیا۔ یہ لانچر بھی مشین پسٹل جیسا تھا البتہ اس کا میگزین مشین پسٹل کے میگزین سے مختلف اور بڑا تھا جس میں پنسل جتنے سائز کے طاقتور میزائل لوڈ تھے اس گن کی نال بھی مشین پسٹل سے قدرے لمبی اور پتلی تھی۔

جوزف نے بھی اپنا اسلحہ اپنے لباس میں چھپایا اور پھر اس نے بھی جوانا کی طرح ایک مشین پسٹل اور ایک منی میزائل لانچر لیا اور پھر وہ دونوں کار کے عقب سے نکل کر بلیک ڈائمنڈ کلب کے عقبی گیٹ کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ سامنے چونکہ مسلح افراد تھے اس لئے انہوں نے اسلحے والے ہاتھ پیچھے کر لئے تھے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے گیٹ کی جانب بڑھے جا رہے تھے۔

گیٹ پر موجود مسلح افراد نے انہیں دیکھ لیا تھا انہوں نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنوں کا رخ ان کی جانب کر دیا تھا۔

"کون ہو تم دونوں اور اس طرف کیوں آ رہے ہو"...... ایک مسلح شخص نے انہیں اپنی طرف آتے دیکھ کر کڑک کر پوچھا۔

"قریب تو آنے دو پھر بتاتے ہیں کہ ہم کیوں آئے ہیں"۔ جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہیں رک جاؤ۔ تم نے اپنے ہاتھ پیچھے کیوں چھپا رکھے ہیں۔ سامنے کرو اپنے ہاتھ ورنہ میں فائر کھول دوں گا"...... مسلح شخص نے ان کے ہاتھ پیچھے دیکھ کر تیز آواز میں چیختے ہوئے کہا۔ لیکن جوزف

اور جوانا اسی طرح ہاتھ پیچھے رکھے ان کی طرف بڑھتے رہے۔

"رک جاؤ۔ میں کہتا ہوں رک جاؤ۔ ورنہ"...... اس بار دوسرے مسلح شخص نے بھی چیختے ہوئے کہا۔ انہوں نے مشین گنوں کے رخ جوزف اور جوانا کی جانب کر رکھے تھے اور ان کی انگلیاں ٹریگروں پر تھیں۔ جوزف اور جوانا ان کے کافی قریب پہنچ چکے تھے وہ رک گئے۔

"اپنے ہاتھ سامنے کرو جلدی"...... پہلے مسلح شخص نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا تو جوزف اور جوانا نے ایک دوسرے کی جانب معنی خیز نظروں سے دیکھا، مسکرائے اور پھر انہوں نے مشین پسٹل والے ہاتھ تیزی سے سامنے کر دیئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین پسٹل دیکھ کر دونوں مسلح افراد گھبرا گئے۔ اس سے پہلے کہ وہ ان پر فائر کھولتے جوزف اور جوانا کے مشین پسٹل ایک ساتھ گرجے اور دونوں مسلح افراد لٹو کی طرح گھومتے ہوئے وہیں گرتے چلے گئے۔

"گیٹ اُڑا دو۔ تم گیٹ کے دائیں حصے پر میزائل فائر کرو، میں بائیں طرف فائر کرتا ہوں"...... جوانا نے منی میزائل لانچر کا رخ گیٹ کی جانب کرتے ہوئے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دوسرے لمحے ان کے منی میزائل لانچروں سے ایک ساتھ دو پنسل سائز کے میزائل فائر ہوئے۔ ایک میزائل گیٹ کے دائیں کنارے کی دیوار پر لگا اور دوسرا گیٹ کے بائیں کنارے پر ایک

ساتھ دو زور دار دھماکے ہوئے اور دیواروں کے ساتھ گیٹ کے بھی ٹکڑے اُڑتے چلے گئے۔ اب سامنے ایک بڑا سا خلاء بن گیا تھا جہاں دھول اور گرد کے بادل اُڑ رہے تھے۔ جوزف اور جوانا وقت ضائع کئے بغیر تیزی سے خلاء کی طرف دوڑے اور چھلانگیں لگاتے ہوئے اور ایک ساتھ فائرنگ کرتے ہوئے اندر داخل ہو گئے۔ گیٹ کے دوسری طرف شاید اور مسلح افراد بھی موجود تھے جن میں سے چند گیٹ کے دھماکے سے اُڑنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے تھے اور باقی اچھل اچھل کر پیچھے جا گرے تھے۔ انہوں نے جو دوسری طرف سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنیں تو ان کے جیسے اوسان خطا ہو گئے اور وہ اس خلاء کی طرف جہاں کچھ دیر پہلے گیٹ موجود تھا اندھا دھند فائرنگ کرنے لگے۔ لیکن جوزف اور جوانا چھلانگیں لگاتے ہوئے دیواروں کے دائیں بائیں آ گئے تھے۔ اس طرف آتے ہی انہوں نے دائیں بائیں چھلانگیں لگائیں اور زمین پر تیزی سے لڑھکتے چلے گئے۔ تیزی سے کروٹیں بدلتے ہوئے وہ اس طرف فائرنگ بھی کر رہے تھے جہاں سے انہیں مشین گنیں اور پسٹل چلنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھی۔

گیٹ کی دوسری طرف جیسے مسلح افراد میں کھلبلی سی مچ گئی تھی۔ گیٹ کی دیواروں کے گرد کے طوفان کی وجہ سے انہیں دکھائی ہی نہیں دے رہا تھا کہ حملہ آور کون تھے اور کتنی تعداد میں تھے وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ ابھی حملہ آور باہر ہیں اس لئے وہ دائیں بائیں

بھاگتے ہوئے گیٹ کے خلاء میں فائرنگ کر رہے تھے۔

جوانا نے کروٹیں بدلتے ہوئے خود کو سنبھالا اور فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اسے سامنے سے آٹھ دس مسلح افراد بھاگ کر اس طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ مسلح افراد نے بھی شاید جوانا کو دیکھ لیا تھا۔ انہوں نے جوانا کی طرف مسلسل فائرنگ کرنی شروع کر دی تھی۔ جوانا فوراً نیچے گر گیا۔ گولیاں اس کے عین اوپر سے گزر رہی تھیں۔ اس سے پہلے کہ مسلح افراد آگے بڑھ کر جوانا کو گولیاں مارتے جوانا نے میزائل لانچر کا رخ ان کی جانب کر کے بٹن پریس کیا تو لانچر سے پنسل سائز کا میزائل نکل کر مسلح افراد کی جانب بڑھا۔ مسلح افراد نے منی میزائل دیکھ کر دائیں بائیں چھلانگیں لگا کر اپنی جانیں بچانے کی کوشش کی لیکن میزائل ایک شخص کے سینے سے ٹکرایا۔ ایک زور دار دھماکا ہوا اور اس کے ساتھ اس کے ارد گرد موجود مسلح افراد کے بھی پرخچے اڑتے چلے گئے۔

جوزف بھی تیزی سے دائیں بائیں بھاگتا ہوا سامنے اور دائیں بائیں نظر آنے والے مسلح افراد پر فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ منی میزائل برسا رہا تھا جس سے مسلح افراد نہ صرف اچھل اچھل کر گر رہے تھے بلکہ ان کے چیتھڑے اُڑتے جا رہے تھے۔ اچانک دائیں طرف سے جوزف پر فائرنگ ہوئی اور گولیاں جوزف کے پہلو کے قریب سے نکلتی چلی گئیں تو جوزف نے فوراً الٹی قلابازی لگائی اور زمین پر آتے ہی اس نے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا کر ہاتھ قوس کی

شکل میں گھماتے ہوئے فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ جس طرف سے اس پر فائرنگ کی گئی تھی اس طرف سے دو تیز چیخیں سنائی دیں اور پھر خاموشی چھا گئی۔ جوزف چھلانگ لگا کر دائیں طرف آیا اور پھر جھکے جھکے انداز میں سامنے موجود عمارت کے اندرونی حصے میں جانے کے لئے دوڑتا چلا گیا۔ اسی لمحے بائیں طرف موجود ایک ستون کے پیچھے سے ایک شخص نے اس پر فائرنگ کرنی چاہی لیکن جوانا کی نظر اس پر پڑ گئی۔

اس سے پہلے کہ مسلح شخص جوزف پر فائرنگ کرتا جوانا نے ستون کی طرف ایک منی میزائل داغ دیا۔ میزائل ستون سے ٹکرا کر پھٹا اور ستون کے پرخچے اڑتے چلے گئے۔ مسلح شخص چونکہ اس ستون کے پیچھے تھا اس لئے ظاہر ہے وہ میزائل کی تباہ کاری سے کیسے بچ سکتا تھا۔

''تھینکس''...... جوزف نے جان بچانے پر جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جوانا نے دانت نکال دیئے۔ اسی لمحے جوزف نے مشین پسٹل جوانا کی طرف کر دیا۔ جوانا بوکھلا گیا۔

''نیچے جھک جاؤ جوانا''...... جوزف نے چیختے ہوئے کہا تو جوانا فوراً نیچے جھک گیا۔ اسی لمحے جوزف کا مشین پسٹل گرجا اور جوانا سے کچھ فاصلے پر دو مسلح افراد جو جھکے جھکے انداز میں جوانا کی جانب بڑھ رہے تھے جوزف کی گولیوں کا شکار ہو کر وہیں گرتے چلے گئے۔

''باپ رے۔ میں سمجھا تم مجھے نشانہ بنا رہے ہو''...... جوانا نے اپنے عقب میں دو افراد کو جوزف کے ہاتھوں ہلاک ہوتے دیکھ کر سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا تو جوزف نے بھی جواباً دانت نکال دیئے۔ اب وہاں فائرنگ کی آوازیں ختم ہو گئی تھیں۔ شاید اس طرف موجود تمام مسلح افراد جوزف اور جوانا کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے تھے۔ وہاں ہر طرف مسلح افراد کی گولیوں سے چھلنی اور کٹی پھٹی لاشیں پڑی دکھائی دے رہی تھیں۔

''کہاں ہے ہیڈ مر کا آفس۔ جلدی کرو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کلب پر حملے کا سن کر یہاں سے کسی اور طرف نکل جائے''...... جوزف نے کہا۔

''گھبراؤ نہیں۔ میں نے تمہیں بتایا تو ہے کہ میں پہلے بھی یہاں آ چکا ہوں اور میں یہاں کے چپے چپے سے واقف ہوں۔ اندرونی عمارت مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہے اس لئے یہاں ہونے والے ہنگامے کا ابھی تک کسی کو بھی پتہ نہیں چلا ہو گا''...... جوانا نے کہا تو جوزف ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

جوانا اسے لے کر سامنے عمارت کی جانب مڑا ہی تھا کہ اچانک ٹھک کی آواز کے ساتھ ان کے قریب کوئی چیز آ گری۔ دونوں نے چونک کر اس چیز کی طرف دیکھا اور پھر ان کی آنکھیں پھیل گئیں۔ وہ ایک راڈ بم تھا جس کا سیفٹی کلپ نکلا ہوا تھا۔ شاید وہاں ابھی کوئی زندہ شخص موجود تھا جس نے ان پر فائرنگ کرنے کی بجائے

راڈ بم پھینک دیا تھا۔

"جمپ"...... جوانا نے چیختے ہوئے کہا اور دونوں نے ایک ساتھ دائیں بائیں چھلانگیں لگا دیں جیسے ہی انہوں نے چھلانگیں لگائیں راڈ بم ایک زور دار دھماکے سے پھٹا۔ آگ کا طوفان سا بلند ہوا اور جوزف اور جوانا جن کے جسم جمپ لگاتے ہوئے ہوا میں اٹھے ہوئے تھے۔ دھماکے کے پریشر سے مزید اچھل کر بری طرح سے گھومتے ہوئے دور جا گرے۔

جوانا ایک دیوار سے ٹکرایا اور اچھل کر نیچے آ گرا۔ ایک لمحے کے لئے اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ ہٹ ہو گیا ہو لیکن وہ جس دیوار کے پاس گرا تھا وہاں مٹی کا ایک ڈھیر موجود تھا جس کی وجہ سے اسے چوٹیں نہیں آئی تھیں۔ راڈ بم پھٹنے سے پہلے ہی چونکہ ان دونوں نے چھلانگیں لگا دی تھیں اس لئے وہ ہٹ نہیں ہوئے تھے لیکن بم کے پریشر نے انہیں دور دور اچھال دیا تھا۔ جوزف نے گرتے ہوئے دونوں ہاتھ آگے کر دیئے تھے اور وہ لان میں دور تک قلابازیوں پر قلابازیاں کھاتا چلا گیا تھا۔

ان پر لان کی طرف سے بم پھینکا گیا تھا جہاں چند درخت بھی موجود تھے۔ بم پھینکنے والا ایک درخت کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ جوانا جس دیوار کے پاس گرا تھا مسلح شخص اس کے نزدیک ہی موجود تھا۔ جیسے ہی جوانا مٹی کے ڈھیر پر گرا مسلح شخص تیزی سے درخت کے پیچھے سے نکل کر اس کے سر پر آ کھڑا ہوا۔ جوانا کے ہاتھوں سے

میزائل گن اور مشین پسٹل نکل گئے تھے جو اب اس مسلح شخص کے پیروں کے پاس پڑے تھے۔

"خبردار۔ اگر کوئی حرکت کی تو گولی مار دوں گا"...... مسلح شخص نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ جوانا جو دھماکے کا اثر دماغ سے نکالنے کے لئے زور زور سے سر جھٹک رہا تھا مسلح شخص کی آواز سن کر اس نے سر اٹھایا اور پھر اس سے پہلے کہ مسلح شخص کچھ سمجھتا جوانا نے اس کے ہاتھ میں مشین گن کی پرواہ کئے بغیر لیٹے لیٹے اس پر چھلانگ لگا دی۔ جوانا کا سر پوری قوت سے مسلح شخص کے سینے سے ٹکرایا اور مسلح شخص اچھل کر پشت کے بل پیچھے جا گرا۔ وہ اٹھا ہی تھا کہ جوانا اٹھا اور چھلانگ لگا کر اس کے سر پر آ گیا۔ جوانا نے ٹھوکر مار کر اس شخص کے ہاتھوں سے مشین گن دور پھینک دی اور پھر وہ جھکا اور اس نے ایک ہاتھ اس شخص کی گردن اور دوسرا ہاتھ اس کے پہلو میں ڈال دیا۔ دوسرے لمحے وہ شخص جوانا کے ہاتھوں میں یوں اوپر اٹھ گیا جیسے اس کا کوئی وزن ہی نہ ہو۔ جوانا نے اسے جس تیزی سے اٹھایا تھا اسی تیزی سے اس کے ہاتھ گھما دیئے اور وہ شخص ہوا میں پلٹا کھاتا ہوا پوری قوت سے زمین سے ٹکرایا۔ اس کے منہ سے تیز چیخیں نکلیں اور وہ بری طرح سے تڑپنے لگا۔ یہ دیکھ کر جوانا نے اپنا ایک پاؤں اس کی گردن پر رکھا اور پیر کو اس زور سے جھٹکا دیا کہ نوجوان کی گردن کی ہڈی کڑک کی تیز آواز کے ساتھ ٹوٹتی چلی گئی۔ اس کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا

اور وہ ساکت ہوتا چلا گیا۔

"تم ٹھیک ہو"...... سامنے سے جوزف نے بھاگ کر اس طرف آتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں ٹھیک ہوں اور تم"...... جوانا نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔ بال بال بچے ہیں"...... جوزف نے کہا۔

"ہاں۔ اس نے درخت کے پیچھے سے ہم پر راڈ بم پھینکا تھا۔ شکر کرو کہ بم گرتے ہی نہیں پھٹ گیا ورنہ ہم دونوں کے پرخچے اُڑ جاتے"...... جوانا نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو اس بار واقعی ہم دونوں کی قسمت اچھی تھی جو بچ گئے"...... جوزف نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اب میدان صاف ہو گیا ہے۔ اب ہمیں اندر جانا چاہئے۔ اندر بھی ہمیں مسلح افراد سے نبرد آزما ہونا پڑے گا"...... جوانا نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چاروں طرف نگاہ رکھتے ہوئے کلب کی عقبی عمارت کی طرف بڑھے۔ اس طرف بھی ایک دروازہ تھا۔ جوانا نے منی میزائل سے دروازہ اُڑایا اور پھر وہ فائرنگ کرتے ہوئے اندر داخل ہو گئے۔

سامنے راہداریوں کا طویل سلسلہ تھا۔ جہاں مسلح افراد موجود تھے۔ انہیں شاید کلوز سرکٹ کیمروں سے اندر دیکھا جا چکا تھا

لئے اندر موجود مسلح افراد ان کا استقبال کرنے کے لئے پہلے سے ہی تیار تھے۔ جیسے ہی وہ دروازہ اڑا کر اندر داخل ہوئے سامنے سے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی لیکن جوزف اور جوانا اس کے لئے تیار تھے۔ دروازہ اڑاتے ہی وہ چھلانگیں لگاتے ہوئے راہداری کے چکنے فرش پر آ گرے اور سامنے کے رخ پیٹ کے بل گھسٹتے چلے گئے۔ سامنے مسلح افراد موجود تھے۔ انہوں نے فوراً مشین پسٹل والے ہاتھ آگے کر کے کچھ اوپر کئے اور پھر ہاتھ روکے بغیر ان کی طرف فائرنگ کرتے چلے گئے۔

وہ چونکہ چھلانگیں لگا کر فرش پر گرے تھے اس لئے سامنے سے چلائی جانے والی گولیاں ٹھیک ان کے اوپر سے گزر گئی تھیں۔ سامنے چار مسلح افراد موجود تھے جن پر جوزف اور جوانا نے فرش پر آگے کی طرف گھسٹتے ہوئے ایک ساتھ فائرنگ کی تھی جس کے نتیجے میں وہ چاروں لٹو کی طرح گھومتے ہوئے وہیں ڈھیر ہو گئے تھے۔

ان چاروں کو گولیوں کا نشانہ بنا کر وہ دونوں اٹھے اور راہداریوں میں بھاگتے چلے گئے۔ راہداریوں میں جگہ جگہ مسلح افراد موجود تھے جن سے ان کی مڈبھیڑ ہو رہی تھی لیکن ان کے مقابلے میں جوزف اور جوانا چھلاوے بنے ہوئے تھے۔ وہ مسلح افراد کی فائرنگ سے خود کو بچاتے ہوئے نہ صرف ان پر گولیاں برسا رہے تھے بلکہ وقفے وقفے سے وہ منی میزائل بھی فائر کر رہے تھے جس سے کلب کے اندرونی حصے میں جیسے قیامت سی برپا ہو گئی تھی۔ مسلح

افراد کو نشانہ بنانے کے ساتھ ساتھ وہ دونوں چھتوں پر لگے ہو
کلوز سرکٹ کیمروں کو بھی فائرنگ سے اُڑا رہے تھے تاکہ آپر
روم میں موجود شخص ان کی لوکیشن چیک نہ کر سکے۔

جوانا نے منی میزائل مار کر ایک کمرے کا دروازہ اُڑایا اور اچھل
کر ہوا میں اُڑتا ہوا اس کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہ کمرہ سٹنگ رو
کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ سامنے ایک صوفہ تھا۔ جوانا اُڑتا ہوا
صوفے سے ٹکرایا اور صوفے سمیت الٹ کر دوسری طرف چلا گیا
دوسرے لمحے وہ بھڑک کر اٹھا اور اس نے دونوں ہاتھ دائیں بائیں
پھیلا دیئے۔ اس کے ایک ہاتھ میں مشین پسٹل تھا اور دوسر
ہاتھ میں منی میزائل لانچر۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے گھومتا ہوا چارو
طرف دیکھ رہا تھا لیکن کمرہ خالی تھا۔ اسی لمحے جوزف بھی بھاگتا ہو
کمرے میں آ گیا۔ اس نے شاید جوانا کو کمرے کا دروازہ اُڑا کر
اندر داخل ہوتے دیکھ لیا تھا۔

''کہاں ہے ہیڈ مر کا آفس۔ یہ تو کوئی کمرہ معلوم ہو رہا ہے''
جوزف نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے ہم غلط جگہ آ گئے ہیں۔ اس کا آفس ساتھ
والے روم میں ہے''...... جوانا نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے
ہوئے جواب دیا۔

''تو پھر چلو نکلو یہاں سے''...... جوزف نے کہا اور تیزی سے
باہر کی طرف لپکا لیکن اس سے پہلے کہ وہ باہر نکلتے اچانک باہر سے

ایک شیل سا اُڑتا ہوا اندر آیا اور باہر نکلتے ہوئے جوزف سے ٹکرا
گیا۔ جوزف اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ شیل کی
جانب دیکھتا اسی لمحے کمرہ تیز دھوئیں سے بھرتا چلا گیا۔ دھواں اس
قدر کثیف تھا کہ جوزف اور جوانا کو کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا
اور دھوئیں میں جیسے مرچیں ہی مرچیں بھری ہوئی تھیں جس کی وجہ
سے ان کی ناک ان کا گلا اور ان کی آنکھیں بری طرح سے جلنے
لگی تھیں۔ ان دونوں نے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن لاحاصل۔
مرچوں سے بھرا دھواں جیسے ان کے دماغوں میں گھس گیا تھا
دوسرے لمحے انہیں اپنے دماغوں میں اندھیرا سا بھرتا ہوا محسوس ہوا
اور وہ لہراتے ہوئے وہیں گرتے چلے گئے۔

کلارک ایک کمرے میں کیتھ، ہیرس اور ہڈسن کے ساتھ بیٹھا کافی پی رہا تھا۔ اس کے سامنے میز پر وہی وائیڈ گریل مشین پڑی ہوئی تھی جس کی مدد سے انہوں نے جی فور کے ایک رکن ڈاکٹر مبشر ملک کو ٹریس کیا تھا۔

وہ سب ڈاکٹر مبشر ملک کو اس کی رہائش گاہ سے اٹھا کر یہاں لے آئے تھے۔ اس رہائش گاہ میں ایک تہہ خانہ بھی تھا۔ کلارک کے کہنے پر ہیرس اور ہڈسن، ڈاکٹر مبشر ملک کو اٹھا کر اس تہہ خانے میں لے گئے تھے۔

وہ چاروں چونکہ کافی تھکے ہوئے تھے اس لئے انہوں نے سوچا تھا کہ وہ رات بھر آرام کریں گے اور صبح ڈاکٹر مبشر ملک سے پوچھ گچھ کریں گے۔ اس لئے کلارک کے کہنے پر ہیرس نے ڈاکٹر مبشر ملک کو ایک کرسی پر باندھ کر اسے ایک انجکشن لگا کر طویل مدت

چہرے پر سکون آ گیا۔

''اب وہ لوگ کچھ بھی کرتے رہیں۔ وہ اس مشین تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ میں نے اس مشین کے تمام فنکشن آف کر دیئے ہیں فنکشن آف ہوتے ہی ان کا مشین سے لنک بھی ختم ہو گیا ہے اب وہ ہوا میں ہاتھ پیر مارتے رہ جائیں گے اور اس مشین تک کسی بھی صورت میں نہیں پہنچ سکیں گے''...... کلارک نے کہا۔

''لیکن وہ ہے کون جو اس مشین کو فالو کر رہا تھا''...... کیتھ نے سوچ میں ڈوبے ہوئے انداز میں کہا۔

''یہ کام پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سوا اور کون کر سکتا ہے۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے پاکیشیا سیکرٹ سروس یا پھر علی عمران کو میری یہاں آمد کی اطلاع مل گئی ہے۔ اسے اندازہ ہو گا کہ اگر میں یہاں آ گیا ہوں تو جی فور پر کئے گئے کریڈیم سے بنے ماسک میک اپ کو وائیڈ گریل مشین سے ٹریس کرنے کی کوشش کروں گا۔ ہو سکتا ہے اس نے کوئی ایسا سسٹم بنا لیا ہو جو وائیڈ گریل مشین کو بھی ٹریس کر سکتا ہو''...... کلارک نے کہا۔

''یہ عمران تو ضرورت سے زیادہ ہی چالاک ہے۔ وہ وائیڈ گریل مشین کی مدد سے ہم تک پہنچنے کی کوشش کر سکتا ہے ایسا تو میرے گمان میں بھی نہیں تھا''...... کیتھ نے کہا۔

''اس کی ذہانت کا نہ پوچھو وہ اس صدی کا انتہائی خطرناک ترین انسان ہے جس سے کچھ بھی بعید نہیں کہ وہ کب کیا کر

جائے''...... کلارک نے کہا۔

''تو کیا وہ اس مشین کے ذریعے ہم تک پہنچنے کی کوشش کر رہا تھا''...... ہڈسن نے پوچھا۔

''ظاہر ہے۔ اس مشین کا ڈیٹا اس نے ہیک کر لیا ہے تو اسے یہ تو معلوم ہو ہی گیا ہو گا کہ ہم اس مشین کے ذریعے جی فور کا پتہ لگا رہے تھے۔ ہوسکتا ہے کہ اسے اب اس بات کا بھی علم ہو گیا ہو کہ ہم جی فور کے ایک رکن کو بھی اٹھا لائے ہیں۔ اس لئے وہ اپنی ٹیم کے ساتھ وائیڈ گریل مشین کو فالو کرتا ہوا یہاں آ رہا ہو تا کہ ہم سے ڈاکٹر مبشر ملک کو چھڑا کر واپس لے جائے''...... کلارک نے کہا۔

''یہ سب ابہامی باتیں بھی تو ہوسکتی ہیں۔ ضروری تو نہیں ہے کہ مشین کا ڈیٹا عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ہی ہیک کیا ہو''...... ہیرس نے منہ بنا کر کہا۔

''ان کے علاوہ اس مشین کا ڈیٹا حاصل کرنے کی کسی اور کو کیا ضرورت ہوسکتی ہے''...... کیتھ نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں یہ بھی ٹھیک ہے''...... ہیرس نے کیتھ کی تائید میں فوراً سر ہلا کر کہا۔

''اگر وہ لوگ وائیڈ گریل مشین کو ہیک کر سکتے ہیں تو کیا وہ اس بات کا پتہ نہیں چلا سکتے کہ مشین کہاں موجود ہے''...... ہڈسن نے پوچھا۔

''نہیں۔ اس مشین کی پرفیکٹ لوکیشن کا پتہ نہیں چلایا جا سکتا البتہ ہیکرز ایک مخصوص سافٹ ویئر سے یہ ضرور پتہ لگا لیتے ہیں کہ وائیڈ گریل مشین کہاں کام کر رہی ہے۔ اس مشین میں چونکہ وائی فائی ایریل لگے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے ان کے سگنلز محدود ہوتے ہیں۔ ایک ایریل زیادہ سے زیادہ سو میٹر کا ایریا کور کرتا ہے۔ میں نے اس مشین کو پاورفل بنانے کے لئے اس میں گیارہ ایریل لگائے تھے تا کہ اس کی طاقت بڑھائی جا سکے۔ گیارہ وائی فائی ایریلز کی وجہ سے یہ مشین ایک ہزار میٹر تک کے ایریئے کو کور کرتی ہے جس سے کریڈیم کیمیکل کی موجودگی کا پتہ لگایا جا سکتا ہے''...... کلارک نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا ہیکر نے ان ایریلز کی وجہ سے اس مشین کو فالو کیا ہے''...... کیتھ نے پوچھا۔

''ہاں۔ انہی ایریلز کی وجہ سے وہ مسلسل اس مشین سے لنکڈ تھے اور اب۔ اوہ اوہ......'' کلارک نے یکلخت بری طرح سے چونک کر اچھلتے ہوئے کہا۔

''اب کیا ہوا''...... کیتھ نے اسے اس طرح سے اچھلتے دیکھ کر کہا۔

''ہمیں جلد سے جلد یہاں سے نکلنا ہو گا کیتھ۔ میں بھول گیا تھا کہ مشین بند ہونے کے باوجود ہمیں وائی فائی ایریلز کی مدد سے ٹریس کیا جا سکتا ہے۔ ان کا وقتی طور پر مشین سے رابطہ ٹوٹ گیا

ہے لیکن اگر وہ تھری ون تھری کا سافٹ ویئر استعمال کریں تو انہیں اس بات کا علم ہو سکتا ہے کہ ایک ڈیوائس میں گیارہ وائی فائی ایریل کہاں موجود ہیں۔ اس مشین کا چونکہ تمام ڈیٹا ان کے پاس پہنچ چکا ہے اس لئے انہیں اس بات کا بھی علم ہو گیا ہو گا کہ اس مشین میں گیارہ وائی فائی ایریل لگے ہوئے ہیں“...... کلارک نے کہا۔

”تو کیا ہوا۔ تم مشین سے ایریل نکال کر الگ کر دو تاکہ وہ اس جگہ تک پہنچ ہی نہ سکیں“...... ہڈسن نے کہا۔

”نہیں۔ اب اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ مشین کے مطابق وہ لوگ وائیڈ گریل کو فالو کرتے ہوئے اس علاقے تک پہنچ چکے ہیں اور وہ ہم سے ایک کلو میٹر کے فاصلے پر ہیں۔ اب تک شاید وہ ہماری رہائش گاہ کے باہر پہنچ گئے ہوں۔ اگر انہوں نے تھری ون تھری کا سافٹ ویئر آن کر رکھا ہو گا تو انہیں وائیڈ گریل مشین میں لگے گیارہ ایریلز کا کاشن مل گیا ہو گا“...... کلارک نے کہا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم خطرے میں ہیں“...... کیتھ نے اچھل کر کھڑی ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اب شاید ہمارا یہاں سے نکلنا بھی مشکل ہو گا۔ جلدی کرو اپنا اسلحہ اٹھاؤ اور رہائش گاہ کی تمام لائٹس آف کر کے چاروں طرف پھیل جاؤ۔ اگر یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں تو وہ رہائش گاہ میں خاموشی سے داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے کہ وہ کوٹھی میں داخل ہو کر ہمیں گھیریں وہ

کے لئے بے ہوش کر دیا تھا۔ وہ چاروں بے حد مطمئن دکھائی دے رہے تھے۔ ہیرس اور ہڈسن، کلارک کی ذہانت پر خوش تھے کہ جن سائنس دانوں کو یہ اتنے روز سے تلاش کر رہے تھے اور انہیں ان سائنس دانوں کا نشان تک نہیں مل رہا تھا۔ ان میں سے ایک سائنس دان کو کلارک نے سائنسی نظام کے تحت ایک ہی دن میں تلاش کر لیا تھا اور اب وہ سائنس دان ان کے قبضے میں تھا جس سے پوچھ گچھ کر کے وہ اب نہ صرف دوسرے سائنس دانوں تک بھی پہنچ سکتے تھے بلکہ اس لیبارٹری کا بھی پتہ لگا سکتے تھے جہاں اسرائیلی سائنس دان پروفیسر ایڈگر کے ڈبل ون فارمولے پر کام کیا جا رہا تھا۔

ان چاروں کو اس بات کی کوئی فکر نہیں تھی کہ ڈاکٹر مبشر ملک ان کے سامنے زبان نہیں کھولے گا۔ کلارک کے پاس ایک ایسی مشین بھی موجود تھی جس کی مدد سے وہ ڈاکٹر مبشر ملک کا بے ہوشی کی ہی حالت میں مائنڈ اسکین کر سکتا تھا اور اس کے شعور اور لاشعور میں موجود ایک ایک راز کا آسانی سے پتہ لگا سکتا تھا۔

”اب وائیڈ گریل مشین کی ہمیں کیا ضرورت ہے۔ ہمیں جی فور کا ایک ممبر مل گیا ہے۔ اس کا مائنڈ اسکین کر کے ہم نہ صرف دوسرے سائنس دانوں کا پتہ لگا لیں گے بلکہ اس لیبارٹری تک بھی پہنچ جائیں گے جہاں ڈبل ون فارمولے پر کام کیا جا رہا ہے“۔ کیتھ نے میز پر رکھی ہوئی وائیڈ گریڈ مشین آن دیکھ کر کہا۔

”میں نے احتیاطاً اس مشین کو آن کر رکھا تھا۔ اس مشین میں جو سافٹ ویئر کام کر رہا ہے اسے ہر وقت آن رکھنا پڑتا ہے ورنہ اس میں وائرس داخل ہونے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت میں نئے سرے سے مشین تیار کرنی پڑتی ہے۔ میں سوچ رہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ ابھی ہمیں اس مشین کی مزید ضرورت پڑ جائے اسی لئے میں نے اسے آن کر رکھا ہے“...... کلارک نے کہا۔

”اگر ایسی بات ہے تو اسے آف کرنے کی بجائے سٹینڈ بائے پر لگا دو یا پھر اس کی سکرین ہی آف کر دو“...... کیتھ نے کہا۔

”ہاں۔ میں اسے سٹینڈ بائے پر لگا دیتا ہوں۔ ایسی صورت میں اس کا سافٹ ویئر مسلسل کام کرتا رہے گا اور اگر ہمیں اس کی ضرورت ہوئی تو ہم اسے بعد میں بھی آسانی سے استعمال کر سکتے ہیں“...... کلارک نے کہا۔ وہ اٹھ کر مشین کی طرف بڑھا اور اسے کے مختلف بٹن پریس کرنے لگا۔ اچانک اس کی نظریں سکرین کے دائیں طرف بنی ہوئی ایک ونڈو پر پڑی جس پر انگریزی کے چند حروف چلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

”یہ کیا ہے“...... کلارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور غور سے ونڈو میں آنے والی تحریر پڑھنے لگا۔ جوں جوں وہ تحریر پڑھتا جا رہا تھا اس کا رنگ زرد ہوتا جا رہا تھا۔

”اوہ مائی گاڈ۔ یہ کیا ہو گیا اور یہ سب کیسے ممکن ہے“۔ کلارک نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

”کیوں کیا ہوا“...... کیتھ نے چونک کر کہا۔ ہڈسن اور ہیرس بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

”وائیڈ گریل مشین کا ڈیٹا مسلسل ہیک کیا جا رہا ہے“۔ کلارک نے تشویش بھرے لہجے میں کہا اور وہ تینوں بری طرح سے اچھل پڑے۔

”ڈیٹا ہیک کیا جا رہا ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کسی کو اس مشین کا ڈیٹا ہیک کرنے کی کیا ضرورت ہے“...... کیتھ نے حیرت زدہ لہجے میں کہا اور اٹھ کر کلارک کے نزدیک آ گئی۔

”یہ دیکھو۔ اس ونڈو میں مشین ہیک کرنے والے کا مسلسل ڈیٹا نوٹ کر رہی ہے“...... کلارک نے اس ونڈو پر انگلی رکھتے ہوئے کیتھ کو بتایا جس ونڈو میں اس نے تحریر پڑھی تھی۔ کیتھ سر آگے کر کے ونڈو کی تحریر پڑھنے لگی۔ ہڈسن اور ہیرس بھی اٹھ کر سکرین کے پاس آ گئے اور وہ بھی ونڈو کی تحریر پڑھنے لگے۔

”اوہ۔ یہ مشین تو بتا رہی ہے کہ کسی نے اس مشین سے مسلسل لنک بنا رکھا ہے اور ہیکر اسی مشین کی طرف آ رہا ہے۔ مشین کے مطابق ڈیٹا ہیک کرنے والا اس مشین کو فالو کر رہا ہے“...... کیتھ نے تحریر پڑھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہی دیکھ کر تو میں بھی چونکا تھا اس مشین کا ڈیٹا کسی کو ہیک کرنے کی کیا ضرورت آن پڑی ہے اور وہ کون ہے جو اس مشین کو فالو کر رہا ہے“...... کلارک نے پریشانی کے عالم میں اپنی پیشانی پر

ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

''کیا تم پتہ نہیں لگا سکتے کہ وہ کون ہے جس نے اس مشین کا ڈیٹا ہیک کیا ہے اور وہ اس طرف کیوں آ رہا ہے''...... ہڈسن نے پوچھا۔

''نہیں۔ اس مشین سے ہیکرز کا پتہ نہیں لگایا جا سکتا لیکن وہ جو کوئی بھی ہے اس مشین کو فالو کرتا ہوا اسی طرف آ رہا ہے۔ ونڈو میں اس کا لمحہ بہ لمحہ فاصلہ کم ہوتا ہوا کاؤنٹ ہو رہا ہے''...... کلارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تم اس مشین کو آف کر دو۔ مشین آف ہونے پر ہیکر کا اس مشین سے لنک ختم ہو جائے گا اور وہ یہاں تک نہیں پہنچ سکے گا''...... ہیرس نے کہا۔

''ہاں۔ اب یہی کرنا ہو گا۔ مشین کے آف ہوتے ہی اس کا لنک ختم ہو جائے گا اور وہ یہ جاننے کے لئے بھٹکتا رہ جائے گا کہ وائیڈ گریل مشین کہاں موجود ہے''...... کلارک نے کہا۔

''تو پھر سوچ کیا رہے ہو۔ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یا پھر پاکیشیا کی کوئی اور ایجنسی ہمیں اس مشین کے ذریعے فالو کر رہی ہو۔ ان کا لنک ختم کر دو تاکہ وہ کسی بھی طرح ہم تک نہ پہنچ سکیں''...... کیتھ نے کہا تو کلارک نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے ہاتھ تیزی سے چلنے لگے۔ وہ مشین کے سارے فنکشن آف کر رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں مشین مکمل طور پر آف ہو گئی تو اس کے

ے ریوالور والا ہاتھ ستون سے باہر نکال لیا۔

''خبردار۔ اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا لو۔ ورنہ اگلا نشانہ تم دونوں کے سر ہوں گے''...... کلارک نے انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ دونوں چونک کر اس ستون کی طرف دیکھنے لگے۔

''جلدی کرو۔ ہاتھ اوپر اٹھاؤ ورنہ......'' کلارک نے انتہائی یلے لہجے میں کہا۔

''اٹھا لو بھائی ہاتھ اوپر۔ اب اور کیا کیا جا سکتا ہے''...... ایک جوان نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا جس کی آنکھوں پر بلیو ٹ کیم کا چشمہ لگا ہوا تھا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا لئے۔ ں کے ہاتھ اٹھاتے ہی دوسرے نوجوان نے بھی اپنے ہاتھ اوپر کر لئے۔

'' تمہارے پاس اگر اور اسلحہ ہے تو اسے نکال کر نیچے پھینک و''...... کلارک نے اسی انداز میں کہا۔

''اسلحہ تو ہمارے پاس بہت ہے پیارے لیکن وہ جیبوں میں ہے اور جیبوں میں ہاتھ ڈالنے کے لئے ہمیں ہاتھ نیچے کرنے پڑیں گے''...... ایک نوجوان نے تمسخرانہ لہجے میں کہا تو اس کی آواز اور لہجہ سن کر کلارک کو اپنے جسم میں سنسناہٹ سی دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ اس آواز کو بخوبی پہچانتا تھا۔ یہ آواز علی عمران کی تھی۔ اسی علی عمران کی جسے پاکیشیا کا ہوّا سمجھا جاتا تھا۔

''شٹ اپ۔ تم دونوں اسی طرح ہاتھ اوپر کئے دیواروں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ''...... کلارک نے غضبناک لہجے میں کہا۔

''کیوں ہم دیواروں کی طرف منہ کیوں کریں۔ کیا ہماری شکلیں اتنی خوفناک ہیں کہ تم ہمیں دیکھ کر ڈر رہے ہو اور ہمیں دیواروں کی طرف منہ کرنے کے لئے کہہ رہے ہو''...... عمران نے کہا۔ اس کی بات سن کر کلارک نے عمران کی طرف ایک اور فائر کر دیا۔ ایک گولی سنسناتی ہوئی عمران کے دائیں کان کے پاس سے گزرتی چلی گئی۔

''اب بولے تو گولی ٹھیک تمہارے سر پر پڑے گی چلو مڑ جاؤ جلدی''...... کلارک نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور عمران اور ٹائیگر دیوار کی جانب مڑ گئے۔ کلارک نے ان دونوں کو اپنے نشانے پر لے رکھا تھا لیکن اس کی ساری توجہ گیٹ کی جانب تھی۔ وہ یہ جاننے کی کوشش کر رہا تھا کہ کیا یہ دونوں ہی رہائش گاہ میں آئے ہیں یا پھر ان کے اور ساتھی بھی ہیں لیکن اسے گیٹ کی جانب سے کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ کلارک نے احتیاط کی خاطر سر گھما کر گیٹ اور لان کی جانب دیکھا لیکن اسے وہاں کوئی دکھائی نہ دیا۔

''میرا اندازہ غلط نہیں تھا۔ یہ عمران اور اس کا ایک ساتھی ہی ہے۔ تم تینوں باہر آ جاؤ۔ میں نے انہیں کور کر لیا ہے لیکن انہیں

ابو کرنے کے لئے مجھے تمہاری ضرورت پڑے گی۔ احتیاط سے دروازہ کھولنا وہ دروازے کے پاس ہی کھڑے ہیں۔ دروازے کی ائیں دیوار کے پاس''...... کلارک نے ایئر فون میں کیتھ، ہڈسن ار ہیرس سے مخاطب ہو کر کہا تو اچانک دروازہ کھلا اور وہ تینوں بجلی کی سی تیزی سے باہر نکل آئے۔

''کیتھ تم انہیں نشانے پر رکھو اور ہڈسن، ہیرس تم دونوں باہر جاؤ ار دیکھو ان کے ساتھ اور کون کون آیا ہے''...... کلارک نے کہا تو کیتھ نے عمران اور ٹائیگر کو اپنے نشانے پر لے لیا جبکہ ہڈسن اور رس مشین پسٹل لئے تیزی سے گیٹ کی جانب بھاگتے چلے گئے۔ کے باہر آتے ہی کلارک بھی ستون کی آڑ سے نکل آیا تھا۔ وہ ان اور ٹائیگر کی جانب بڑھا۔

''اب تم دونوں میری طرف منہ کر لو''...... کلارک نے کہا تو ان نے بڑی سعادت مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا رخ موڑ ۔ ٹائیگر نے بھی عمران کی تقلید کی۔

''کون ہو تم اور یہاں کیوں آئے ہو''...... کلارک نے ان ؤں کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ عمران اپنی اصلی شکل یں تھا جبکہ اس کے ساتھی پر کلارک کو ماسک میک اپ کے ہونے کا اندازہ ہو رہا تھا۔ اس نے جان بوجھ کر عمران کا نام نہیں لیا تھا۔

''مم مم۔ میں کون ہوں۔ پتہ نہیں۔ کیوں بھائی تم مجھے جانتے ہو کہ میں کون ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں ٹائیگر کی

طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر حماقتوں کے ڈونگرے برسنے شروع ہو گئے تھے۔

''سیدھی طرح سے جواب دو۔ میرے سامنے حماقتیں مت کرو''...... کلارک نے کرخت لہجے میں کہا۔

''حماقتیں۔ کون کر رہا ہے حماقتیں۔ میں تو بالکل سیدھا کھڑا ہوں اور میرے ہاتھ بھی اوپر ہیں۔ اگر تمہاری بینائی کمزور ہے تو اپنی اس حسین ساتھی سے پوچھ لو جو پلکیں جھپکائے بغیر مجھے دیکھے چلے جا رہی ہے اور جن نظروں سے یہ مجھے دیکھ رہی ہے مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میرے جسم میں چیونٹیاں سی رینگ رہی ہوں۔ اب یہ میں نہیں بتا سکتا کہ میرے جسم پر رینگنے والی چیونٹیاں شرمیلی ہیں یا پھر کاٹنے والی''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔ اسی لمحے ہڈسن اور ہیرس بھاگتے ہوئے واپس آ گئے۔

''ہم نے ہر طرف چیک کر لیا ہے۔ باہر کوئی نہیں ہے۔ شاید یہ دونوں ہی یہاں آئے ہیں''...... ہیرس نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر انہیں اندر لے چلو''...... کلارک نے کہا تو ہیرس اور ہڈسن تیزی سے عمران کی جانب بڑھے جیسے وہ انہیں پکڑنا چاہتے ہوں جیسے ہی وہ دونوں عمران اور ٹائیگر کی طرف آئے عمران نے ٹائیگر کو مخصوص اشارہ کیا۔ دوسرے لمحے ہڈسن اور ہیرس بری طرح سے چیختے ہوئے اچھل کر پیچھے جا گرے۔ عمران اور ٹائیگر کی ٹانگیں ایک ساتھ چلی

جیسے ہی کوٹھی میں داخل ہوں ہم الٹا انہیں گھیر لیں''...... کلارک نے کہا۔

''تو پھر چلو۔ ایسا نہ ہو کہ ہم باتیں کرتے رہ جائیں اور وہ ہماری رہائش گاہ میں گھس آئیں''...... ہیرس نے کہا۔

''میرے پاس ایک ریوالور ہے۔ میں باہر گیٹ کی طرف جاتا ہوں تم سب اپنا اسلحہ لے کر باہر آ جاؤ اور ہاں باہر آنے سے پہلے ایرون ٹیب ضرور لے لینا۔ میں عمران کے بارے میں جانتا ہوں وہ کسی بھی اندھے اقدام کا قائل نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں قابو کرنے اور ڈاکٹر مبشر ملک کو ہم سے زندہ بچانے کے لئے یہاں کسی قسم کی بے ہوشی کی گیس فائر کر دے۔ اگر ہم نے ایرون گولیاں نگلی ہوں گی تو ہم پر کسی زہریلی گیس کا کوئی اثر نہیں ہو گا۔ تم تینوں وہ گولیاں نگل لینا اور ایک میرے لئے بھی باہر لے آنا اور ہاں اپنے ایئر فونز اپنے کانوں میں لگا لو تا کہ ہم ایک دوسرے سے لنکڈ رہ سکیں''...... کلارک نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ کلارک نے جیب سے ریوالور نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا جس پر سائیلنسر لگا ہوا تھا اور جیب سے اپنا ایئر فون نکال کر کان میں لگا لیا۔ وہ سب کمرے سے نکلے اور رہائش گاہ کے مختلف حصوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کلارک کمرے سے نکل کر باہر برآمدے میں آ گیا۔ برآمدے میں اس کے چھپنے کے لئے کئی ستون موجود تھے۔

کلارک سائیلنسر لگا ریوالور لے کر ایک ستون کی آڑ میں چھپ گیا۔ ستون کی آڑ سے وہ گیٹ اور اس سے ملحقہ دیوار پر آسانی سے نظر رکھ سکتا تھا۔ ابھی کلارک گیٹ اور دیوار کی جانب دیکھ ہی رہا تھا کہ اسے اندھیرے میں دیوار پر ہلکی ہلکی نیلی روشنی سی چمکتی ہوئی دکھائی دی۔ یہ روشنی ایسی تھی جیسے کوئی باہر سے دیوار پر روشنی مار رہا ہو اور وہ روشنی دیوار کے پار ہو کر اس طرف آ رہی ہو۔

''بلیو نائٹ کیم۔ اوہ۔ تو ان لوگوں کے پاس بلیو نائٹ کیم بھی ہیں۔ اس کا مطلب ہے وہ ہمیں اندر بلیو نائٹ کیم سے دیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں''...... کلارک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور فوراً ستون کے ساتھ لگ کر نیچے بیٹھ گیا اس نے اپنا جسم سمیٹ لیا تھا تاکہ اگر باہر سے کوئی اسے بلیو نائٹ کیم سے دیکھنے کی کوشش بھی کرے تو وہ دکھائی نہ دے سکے۔

''کیا ہم باہر آ جائیں''...... اچانک ایئر فون میں کلارک کو کیتھ کی آواز سنائی دی۔

''نہیں۔ تم سب ابھی اندر رہو۔ باہر جو کوئی بھی موجود ہے وہ جدید سائنسی آلات سے لیس ہے۔ اس کے پاس بلیو لائٹ کیم بھی ہے۔ وہ چشمے جیسے بلیو لائٹ کیم سے کوٹھی کے اندر جھانکنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اگر تم باہر آئے تو وہ تمہیں آسانی سے دیکھ لے گا۔ جب تک میں نہ کہوں تم میں سے کوئی باہر نہیں آئے گا''۔ کلارک نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ تم بھی باہر ہو، کیا وہ تمہیں بلیو لائٹ کیم سے نہیں دیکھ لیں گے''...... کیتھ نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں گیٹ وال سے کافی فاصلے پر ہوں اور ایک ستون کے پیچھے دبکا ہوا ہوں جب تک وہ اندر نہیں آ جاتے اس وقت تک وہ مجھے نہیں دیکھ سکتے''...... کلارک نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم بیرونی دروازے کے پاس ہی موجود ہیں۔ اگر کوئی خطرہ ہو تو ہمیں بتا دینا ہم اسلحہ لے کر فوراً باہر آ جائیں گے اور پھر ہمیں جو بھی دکھائی دیا ہم اسے اُڑا دیں گے''...... کیتھ نے کہا۔

''او کے۔ اب خاموش رہو شاید کوئی اندر آنے کی کوشش کر رہا ہے''...... کلارک نے کہا تو کیتھ خاموش ہو گئی۔ کلارک نے ستون کی آڑ سے سر نکال کر گیٹ کی طرف دیکھا تو اسے بلیو کیم لائٹ گیٹ کے ذیلی دروازے کے لاک پر پڑتی دکھائی دی۔ دوسرے لمحے کلارک نے لاک کو اچانک سرخ ہوتے دیکھا۔

''ہونہہ۔ تو وہ لاک کو ریز کٹر سے کاٹ کر اندر آنا چاہ رہے ہیں''...... کلارک نے غراتے ہوئے کہا۔ چند ہی لمحوں میں لاک پگھل کر گر گیا اور لاک کے گرتے ہی ذیلی دروازہ کھل گیا۔ جیسے ہی دروازہ کھولا ایک نوجوان جس نے آنکھوں پر چشمہ لگا رکھا تھا اندر آ گیا۔ اس کے چشمے سے ہلکی ہلکی نیلی روشنی پھوٹ رہی تھی جو بلیو لائٹ کیم کی روشنی تھی۔ اسے دیکھ کر کلارک نے فوراً اپنا سر پیچھے

کر لیا اور ستون کے ساتھ اور زیادہ سمٹ کر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر کے
بعد اسے دو افراد کے چلنے کی آوازیں سنائی دیں۔ گو کہ یہ آوازیں
بے حد مدہم تھیں لیکن چونکہ کلارک کے کان اسی طرف لگے ہوئے
تھے اس لئے وہ ان آوازوں کو بخوبی سن سکتا تھا۔

کچھ ہی دیر میں اسے دو نوجوان پنجوں کے بل دوڑتے لان
میں آتے دکھائی دیئے اور پھر وہ جھکے جھکے انداز میں برآمدے میں
آ گئے اور ستونوں کے پاس سے گزرتے ہوئے سامنے موجود رہائشی
حصے میں داخل ہونے والے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔
نوجوان کی آنکھوں پر بلیو لائٹ کیم والا چشمہ بدستور لگا ہوا تھا اس
نے ستونوں کی طرف بھی دیکھا تھا لیکن چونکہ کلارک ستون کے
ساتھ لگ کر سمٹا ہوا بیٹھا تھا اس لئے وہ اس نوجوان کو نظر نہیں آ
سکتا تھا۔ وہ دونوں دروازے پر آ کر رک گئے۔ پھر ایک نوجوان
نے دوسرے نوجوان کے کان میں کوئی سرگوشی کی تو دوسرے نوجوان
نے اثبات میں سر ہلایا اور دوسری طرف جانے کے لئے مڑا ہی تھا
کہ کلارک نے اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کا نشانہ لے کر
فائر کر دیا۔ ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما اور ریوالور سے ٹھک کی ایک
اور آواز نکلی اور پہلے نوجوان کے ہاتھ سے بھی ریوالور نکلتا چلا گیا۔
کلارک کا نشانہ بے داغ تھا۔ اپنے ہاتھوں سے اس طرح مشین
پسٹل نکلتے دیکھ کر وہ دونوں اچھل پڑے۔ کلارک فوراً اٹھ کر کھڑا ہو
گیا۔ ستون کے پیچھے سے نکلنے کی بجائے اس نے ستون کے پیچھے

تھیں جو ان کے سینوں پر پڑیں اور وہ اچھل کر دور جا گرے تھے۔
اس سے پہلے کہ کلارک اور کیتھ کچھ سمجھتے عمران اور ٹائیگر نے ایک
ساتھ ان کی طرف چھلانگیں لگا دیں۔ کلارک اور کیتھ گنوں کے
ٹریگر دباتے دباتے رہ گئے۔ عمران نے کلارک کے نزدیک آ کر اپنا
جسم کسی لٹو کی طرح گھماتے ہوئے ہاتھ پوری قوت سے اس کے
ریوالور والے ہاتھ پر مار دیا تھا۔ جیسے ہی کلارک کے ہاتھ سے
ریوالور نکلا عمران کا گھومتا ہوا دوسرا ہاتھ کلارک کے گردن پر پڑا اور
کلارک بری طرح سے چیختا ہوا سائیڈ میں جا گرا۔ ادھر ٹائیگر نے
بھی ہوا میں قلابازی کھاتے ہوئے کیتھ کے پہلو میں ٹانگیں مار
دیں۔ کیتھ بھی سائیڈ پر گری۔ مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں تھا۔
اس نے گرتے ہی مشین پسٹل کا رخ ٹائیگر کی جانب کرتے ہوئے
ٹریگر دبانا چاہا لیکن ٹائیگر کے پیر جیسے ہی قلابازی کھا کر زمین سے
لگے اس نے فوراً کیتھ پر چھلانگ لگا دی اور کیتھ کے اوپر سے
گزرتے ہوئے اس نے جھپٹا مار کر کیتھ کے ہاتھوں سے مشین
پسٹل چھینا اور زمین پر گر کر تیزی سی لڑھکنیاں کھاتا چلا گیا۔
اپنے ہاتھوں سے مشین پسٹل نکلتے دیکھ کر کیتھ بھڑک کر اٹھی اور
اس نے بھی ٹائیگر کے انداز میں اس پر چھلانگ لگا دی۔ وہ ہوا
میں اُڑتی ہوئی ٹائیگر کی جانب آئی تھی لیکن ٹائیگر ہوشیار تھا۔ جیسے
ہی کیتھ اس کے اُوپر آئی، ٹائیگر نے کمال مہارت کا ثبوت دیتے
ہوئے اپنا نچلا جسم گھماتے ہوئے ٹانگیں اٹھائیں اور کیتھ کے پہلو

میں مار دیں۔ ہوا میں اٹھی ہوئی کیتھ کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ رول ہوتے ہوئے دوسری سائیڈ میں جا گری۔ ٹائیگر، کیتھ سے چھینا ہوا مشین پسٹل لے کر اٹھا ہی تھا کہ کیتھ نے اپنا جسم گھمایا اور اس کی گھومتی ہوئی ٹانگیں ٹائیگر کی ٹانگوں سے ٹکرائیں اور ٹائیگر اچھل کر ایک بار پھر گر گیا۔ اسی لمحے کیتھ کی ایک ٹانگ گھومی اور ٹائیگر کے مشین پسٹل والے ہاتھ سے ٹکرائی اور ٹائیگر کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکلتا چلا گیا۔

کلارک زمین پر گرتے ہی یوں اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا جیسے اس کے جسم پر سپرنگ لگے ہوں۔ عمران اس کے نزدیک آیا ہی تھا کہ کلارک نے اپنا جسم کسی کمان کی طرح موڑتے ہوئے اچانک عمران کے پہلوؤں میں ہاتھ ڈالا اور پھر اس کے ہاتھ اس قدر تیزی سے حرکت میں آئے کہ عمران جیسا انسان بھی اس کے نئے اور حیرت انگیز داؤ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کلارک نے دونوں ہاتھوں کو گردش دیتے ہوئے عمران کو ہوا میں اچھال دیا تھا۔ اس سے پہلے کہ عمران نیچے آتا کلارک اچھلا اس نے الٹی قلابازی کھائی اور اس کی مڑی ہوئی ٹانگیں یکلخت کسی سپرنگ کی طرح کھل کر عمران کی کمر سے ٹکرائیں اور عمران رول ہوتا ہوا مزید ہوا میں اٹھتا چلا گیا۔ پھر جیسے ہی عمران نیچے آیا کلارک کے ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آئے اور اس نے عمران کو پہلوؤں سے دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور اسے تیزی سے گردش دیتا ہوا یکلخت گھما کر پیروں پر کھڑا کر دیا۔ عمران

پیروں کے بل کھڑا ہو کر آنکھیں پھاڑ کر کلارک کو دیکھ ہی رہا تھا کہ کلارک ایڑیوں کے بل گھوما اور اس کی مارشل آرٹس کے انداز میں گھومتی ہوئی ٹانگ پوری قوت سے عمران کے سینے پر پڑی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سینے پر گرز مار دیا گیا ہو۔ وہ ایک بار پھر ہوا میں اٹھا اور پیچھے دیوار سے جا ٹکرایا۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ دیوار سے ٹکراتے ہی عمران اچھل کر نیچے آ گرتا لیکن ہوا اس کے برعکس تھا۔ دیوار سے ٹکراتے ہی عمران نے اپنی ٹانگیں سمیٹیں اور پھر وہ کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح اڑتا ہوا اسی تیزی سے واپس کلارک کی جانب آیا جس تیزی سے کلارک نے اسے ٹانگ مار کر دیوار کی طرف پھینکا تھا۔ چونکہ کلارک کا یہ مخصوص مارشل آرٹس کا سٹائل تھا اس لئے وہ یہی سمجھا تھا کہ دیوار سے ٹکرا کر عمران کا سر پھٹ جائے گا اور وہ فرش پر گر جائے گا اس لئے اس کے اعصاب وقتی طور پر ڈھیلے ہو گئے تھے۔ اس لئے عمران جیسے ہی پلٹ کر آیا اور اس سے ٹکرایا کلارک اچھل کر پیچھے موجود ایک ستون سے ٹکرایا اور بری طرح سے چیختا ہوا نیچے گر گیا۔ عمران نے کلارک سے ٹکرا کر اسے گراتے ہی قلابازی کھائی اور آگے بڑھ کر اس نے کلارک کو جھپٹ کر پکڑا اور اسے فوراً اٹھا کر سر سے بلند کر لیا۔ ہڈسن اور ہیرس جو گر کر تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے وہ اپنے مشین پسٹل پکڑے آگے بڑھے تو عمران نے کلارک کو پوری قوت سے ان دونوں کی طرف اچھال دیا۔ کلارک ان دونوں سے

ٹکرایا اور وہ دونوں اس کے ساتھ گرتے چلے گئے۔ اس سے پہلے
کہ وہ اٹھتے عمران نے کلارک کا گرا ہوا سائیلنسر لگا ریوالور اٹھایا
اور اس نے ان تینوں کے ارد گرد فائرنگ کرنی شروع کر دی۔
عمران کو فائرنگ کرتے دیکھ کر وہ تینوں وہیں ٹھٹھک گئے۔

ادھر کیتھ اور ٹائیگر ایک دوسرے پر شیر اور شیرنی کی طرح
جھپٹ رہے تھے۔ کیتھ بھی مارشل آرٹس کی ماہر معلوم ہو رہی تھی وہ
اچھل اچھل کر اور انتہائی جارحانہ انداز میں ٹائیگر پر حملے کر رہی تھی
لیکن ٹائیگر بھی عمران کا شاگرد تھا۔ وہ بھلا ایک عورت سے مار کیسے
کھا سکتا تھا۔ ٹائیگر، کیتھ کے ہر حملے کو ناکام بناتا ہوا اس پر جوابی
حملے بھی کر رہا تھا جس کی وجہ سے کیتھ کا غصہ اپنے عروج پر پہنچ گیا
تھا اور اب ٹائیگر پر حملے کرتے ہوئے اس کے حلق سے واقعی کسی
خونخوار شیرنی جیسی غراہٹیں بھی نکل رہی تھیں۔ اس نے جو ایک بار
ٹائیگر کو فلائنگ کک مارنی چاہی تو ٹائیگر فوراً ایڑیوں کے بل دائیں
طرف ہو گیا۔ جیسے ہی کیتھ اس کے نزدیک آئی ٹائیگر نے اس کے
پہلو میں مخصوص انداز میں تھپکی دیتے ہوئے اسے نیچے گرایا اور پھر
دوسری طرف آ کر اس نے کیتھ کی ٹانگیں پکڑ کر اسے بری طرح
سے الٹا دیا۔ کیتھ نے اپنا جسم گھمانا چاہا لیکن ٹائیگر نے فوراً اپنے
ہاتھوں کو زور دار جھٹکا دے کر کیتھ کا جسم اٹھایا اور اسے گھما کر اس
طرف پھینک دیا جس طرف کلارک، ہڈسن اور ہیرس موجود تھے۔

کیتھ کو اُڑتے ہوئے اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ تینوں تیزی

سے دائیں بائیں کروٹیں بدل گئے اور کیتھ کمر کے بل ٹھوس فرش
سے ٹکرائی۔ اس کے منہ سے اس بار تیز اور درد بھری چیخیں نکل گئی
تھیں۔ کیتھ کو پھینکتے ہی ٹائیگر نے فوراً نیچے گرا ہوا ایک مشین پسٹل
اٹھا لیا اور وہ مشین پسٹل لئے تیزی سے ان چاروں کی طرف بڑھتا
چلا گیا۔

”لو تین بھائیوں کی ایک بہن۔ اب میرے ساتھی کے ہاتھ میں
بھی طمنچہ آ گیا ہے۔ اس لئے اب تم چاروں اسی طرح سے پڑے
رہو۔ میرے ریوالور میں تو شاید تم سب کو ہلاک کرنے کے لئے
اتنی گولیاں نہیں ہوں گی لیکن میرے ساتھی کا مشین پسٹل گولیوں
سے بھرا ہوا ہے۔ اگر اس نے ٹریگر دبا دیا تو تم سب کو کتنی کتنی
گولیاں لگیں گی وہ شاید میں بھی نہ گن سکوں“...... عمران نے اپنے
مخصوص انداز میں کہا تو کلارک، کیتھ، ہڈسن اور ہیرس اپنی جگہوں
پر ساکت رہ گئے اور ان دونوں کی جانب کھا جانے والی نظروں
سے دیکھنے لگے۔ کیتھ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ٹائیگر کی جانب دیکھ رہی
تھی جس نے اس کا کوئی داؤ نہ چلنے دیا تھا اور الٹا مارشل آرٹس کا
بہترین مظاہرہ کرتے ہوئے اسے اٹھا اٹھا کر پٹخ دیا تھا۔ شاید وہ
خود کو مارشل آرٹس کی سب سے بڑی کھلاڑی سمجھتی تھی اور اس کے
حصے میں کبھی شکست نہیں آئی تھی لیکن ٹائیگر نے جس طرح سے اس
کے حملوں سے اپنا دفاع کیا تھا اور اس پر جوابی حملے کئے تھے اس
سے کیتھ کی ساری شوخی کافور ہو گئی تھی اور اب وہ ٹائیگر کی جانب

غصیلی نظروں سے دیکھنے کی بجائے اس کی جانب تحسین بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے اسے ٹائیگر کے لڑنے کا سٹائل بے حد پسند آیا ہو۔

"میں نے تم سب کو اس طرح زمین پر پڑے بٹر بٹر دیکھنے کا نہیں کہا۔ تم سب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ لیکن ہاں خبردار اپنے مشین پسٹل اٹھانے کی کوشش نہ کرنا۔ مشین پسٹل دوسروں کے ہاتھوں میں دیکھ کر مجھے پسینہ آنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ صرف میرے اور میرے ساتھی کے ہاتھ میں ہی اچھا لگتا ہے"...... عمران نے کہا تو کلارک ایک طویل سانس لیتے ہوئے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اسے اٹھتا دیکھ کر کیتھ، ہڈسن اور ہیرس بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"کیا چاہتے ہو"...... کلارک نے عمران کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ عمران نے اس کا جسم تنتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ وہ شاید ایک بار پھر عمران پر حملہ کرنے کے لئے پر تول رہا تھا۔ عمران نے فوراً ریوالور والا ہاتھ ٹیڑھا کر کے کلارک کے پیروں کے پاس ایک گولی داغ دی جو فرش سے ٹکرا کر اچٹتی ہوئی ایک ستون سے ٹکرائی اور پلٹ کر کلارک کے کان کے قریب سے گزرتی چلی گئی۔ گولی پیروں کے پاس فرش پر لگ کر ستون سے ٹکرا کر اچٹتے اور پھر اپنے کان کے قریب سے گزرتے دیکھ کر کلارک اچھل کر کئی قدم پیچھے ہٹ گیا تھا اور وہ عمران کے اس حیرت انگیز نشانہ پر حیران رہ گیا تھا۔

"زیادہ نہیں تو اس ریوالور میں ایک گولی تو ابھی باقی ہو گی۔ اگر

اب تم نے مجھ جیسے شریف النفس انسان پر لفنگوں کی طرح حملہ کرنے کی کوشش کی تو میں گولی اس انداز میں چلاؤں گا کہ گولی ان سارے ستونوں سے ٹکراتی ہوئی تم سب کی کھوپڑیوں میں سوراخ بناتے ہوئے گزر جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"تم واقعی خطرناک انسان ہو عمران۔ تمہارے بارے میں، میں نے جتنا سنا تھا تم اس سے کہیں زیادہ خطرناک ہو"...... کلارک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"عمران کون عمران۔ میرا نام تو خواجہ ٹمبکٹو ہے"...... عمران نے کہا۔ اس نے بھی کلارک کی آواز پہچان لی تھی گو کہ ان دونوں کا پہلے کبھی ٹکراؤ نہیں ہوا تھا لیکن عمران کی زنبیل میں اسرائیلی گرین ایجنسی سمیت دنیا بھر کے ایجنٹوں کی تصویریں اور ان کی وائس ریکارڈنگ موجود تھی اس لئے وہ بھلا کلارک کو کیسے نہ پہچانتا۔

"یہ کلارک ہے باس۔ یہ لڑکی کیتھ ہے اور ان دونوں کی ابھی میں نے آواز نہیں سنی ہے لیکن ان کے قد کاٹھ دیکھ کر مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ یہ ہڈسن اور ہیرس ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اور تم شاید ٹائیگر ہو"...... کیتھ نے ٹائیگر کی جانب دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹائیگر ہی ہے اور یہ عمران ہے"...... کلارک نے کہا۔

"اس کے لڑنے کے انداز سے ہی میں سمجھ گئی تھی کہ یہ ٹائیگر ہے کیونکہ میرا اس سے پہلے بھی مقابلہ ہو چکا ہے اور دنیا میں یہی

ایک شخص ہے جو مجھ سے مقابلہ کرنے کی ہمت رکھتا ہے''۔ کیتھ نے کہا۔

''میں باس کا شاگرد ہوں۔ جو تم جیسے چاروں پر اکیلے ہی بھاری پڑ سکتے ہیں۔ کلارک کو ہی دیکھ لو۔ باس کے مقابلے میں یہ بالکل بودا ہی ثابت ہوا ہے۔ ورنہ یہ خود کو دنیا کا انتہائی لڑاکا اور مارشل آرٹس کا ماسٹر سمجھتا تھا''...... ٹائیگر نے منہ بنا کر کہا۔

''میرے ساتھ ابھی عمران کے صرف دو ہاتھ ہی ہوئے ہیں۔ ابھی ہمارا کھل کر مقابلہ نہیں ہوا۔ جب میرا اور اس کا مقابلہ ہو گا تب دیکھنا میں کس طرح سے تمہارے باس کی چٹنی بناتا ہوں''۔ کلارک نے منہ بنا کر کہا۔

''کون سی کھٹی یا میٹھی''...... عمران نے پوچھا۔

''کیا کھٹی یا میٹھی''...... کیتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات سمجھ میں ہی نہ آئی ہو۔

''کلارک نے کہا ہے نا کہ اگر میرا اور اس کا کھل کھلا کر مقابلہ ہو گا تو یہ میری چٹنی بنا دے گا۔ اب چٹنی میٹھی بھی ہوتی ہے اور کھٹی بھی''...... عمران نے کہا۔

''تم اگر یہ سمجھ رہے ہو کہ ہم تم دونوں سے ڈر گئے ہیں اور تمہارے سامنے ہتھیار ڈال کر کھڑے ہو گئے ہیں تو یہ تمہاری بہت بڑی بھول ہے عمران۔ میرا نام کلارک ہے اور کلارک اسرائیل کی گرین ایجنسی کا ماسٹر مائنڈ سمجھا جاتا ہے جو کسی بھی صورت میں اور

کسی سے بھی شکست تسلیم نہیں کرتا ہے۔ تم یہاں تک تو پہنچ گئے ہو لیکن تمہارے لئے اور ٹائیگر کے لئے یہاں سے زندہ واپس جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے''...... اس بار ہیرس نے غراتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ ایک گولی والا ریوالور میرے ہاتھ میں ہے اور میرے ساتھی کے ہاتھ میں لوڈڈ مشین پسٹل ہے اور تم چاروں ہمارے نشانے پر ہو اس کے باوجود تم اتنا بڑا ڈائیلاگ بول رہے ہو کہیں تم اسے کسی فلم کی شوٹنگ تو نہیں سمجھ رہے ہو''...... عمران نے حیرت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔

''ہیرس ٹھیک کہہ رہا ہے عمران۔ ہم بموں اور گولیوں کی بوچھاڑوں سے بھی نکل بھاگنے کا فن جانتے ہیں''...... کلارک نے مسکرا کر کہا۔

''تو ٹھیک ہے۔ میں اور ٹائیگر فائرنگ کرتے ہیں۔ پھر دیکھتے ہیں کہ تم چاروں زیادہ تیز ہو یا گولیاں''...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے وہ بری طرح سے چونک پڑا۔ اس نے کلارک کے ہاتھ میں ایک چمکدار کیپسول سا دیکھا تھا جو اس نے آستین جھٹک کر نکالا تھا۔ اس سے پہلے کہ عمران کچھ کرتا کلارک نے کیپسول پوری قوت سے فرش پر دے مارا۔ زمین سے ٹکراتے ہی کیپسول پھٹ گیا۔ عمران کا خیال تھا کہ یہ کیپسول زہریلی گیس والا ہو گا اس لئے اس نے فوراً سانس روک لیا تھا لیکن جیسے ہی کیپسول پھٹا تیز روشنی سی چمکی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی

آنکھوں میں تیز مرچیں سی بھر گئی ہوں۔ اس کے منہ سے بے اختیار کراہ سی نکل گئی اور اسے اپنے دماغ کی تمام رگیں جیسے ڈیمیج سی ہوتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔ عمران نے خود کو سنبھالنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا اور وہ الٹ کر گرتا چلا گیا۔ یہی حال ٹائیگر کا ہوا تھا۔ تیز روشنی آنکھوں میں پڑتے ہی اس کے منہ سے تیز چیخ نکلی اور وہ الٹ کر گر گیا۔ چند لمحے وہ تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا۔

کیتھ، ہڈسن اور ہیرس، کلارک کے پاس فلیش کیپسول کے بارے میں جانتے تھے اسی لئے ہیرس نے عمران سے باتیں کرتے ہوئے کلارک کو اس کا خیال دلایا تھا۔ کلارک نے بھی آستین میں چھپے ہوئے فلیش کیپسول کو نکالنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ اسے چونکہ اس کے ساتھیوں نے کیپسول نکالتے دیکھ لیا تھا اس لئے انہوں نے فوراً سختی سے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ چونکہ فلیش کیپسول کا اثر آنکھوں کے راستے براہ راست دماغ پر ہوتا تھا اس لئے عمران اور ٹائیگر اس فلیش کا شکار بن گئے تھے جبکہ کلارک اور اس کے ساتھیوں نے چونکہ آنکھیں بند کر لی تھیں اس لئے انہیں اس فلیش سے کوئی نقصان نہیں ہوا تھا۔

کلارک اور اس کے ساتھیوں نے چند لمحوں کے بعد آنکھیں کھولیں اور پھر عمران اور ٹائیگر کو زمین پر گرے اور بے حس و حرکت دیکھ کر ان کے ہونٹوں پر بے اختیار فتحمندانہ مسکراہٹ آ گئی۔

"ہونہہ۔ بڑے آئے تھے ہمارا مقابلہ کرنے والے۔ اب مردہ کینچوؤں کی طرح گرے پڑے ہیں"...... ہیرس نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور اس نے آگے بڑھ کر ٹائیگر کے پاس پڑا ہوا مشین پسٹل اٹھا لیا۔

"تم نے بروقت مجھے فلیش کیپسول کا خیال دلا دیا تھا ورنہ عمران جیسا انسان اس قدر آسانی سے قابو آنے والوں میں سے نہیں ہے"...... کلارک نے کہا۔

"کیا یہ دونوں ہلاک ہو چکے ہیں"...... کیتھ نے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا وہ انتہائی بے چینی کے عالم میں ٹائیگر کی جانب دیکھ رہی تھی جیسے اسے ٹائیگر کے فرش پر گرنے اور ساکت ہونے پر واقعی تشویش ہو رہی ہو۔

"نہیں۔ ابھی یہ زندہ ہیں لیکن میں نے فلیش کیپسول سے ان دونوں کے دماغ منجمد کر دیئے ہیں۔ اب جب تک انہیں ڈیوکران کے اینٹی انجکشن نہیں لگائے جائیں گے انہیں ہوش نہیں آئے گا چاہے ان کے دماغوں کا لاکھ علاج یا پھر آپریشن ہی کیوں نہ کر لیا جائے"...... کلارک نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو کیا اگر انہیں ڈیوکران انجکشن نہ لگائے گئے تو یہ ہلاک ہو جائیں گے"...... کیتھ نے اسی انداز میں کہا۔ اس کے لہجے میں واقعی بے چینی کا عنصر تھا جیسے وہ دل ہی دل میں ٹائیگر کو پسند کرنے لگی ہو اور اسے اس حال میں دیکھ کر اسے تکلیف ہو رہی ہو۔

”ہاں۔ میں نے ان کے دماغوں پر ہارڈ فلیش کا وار کیا ہے۔ جس کا اینٹی صرف ڈیوکران انجکشن ہی ہیں۔ اگر انہیں چوبیس گھنٹوں تک انجکشن نہ لگائے گئے تو پھر ان کا بچنا واقعی ناممکن ہے۔ یہ دونوں اسی طرح پڑے پڑے ہلاک ہو جائیں گے“...... کلارک نے جواب دیا تو کیتھ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”میں ان دونوں کے جسم اسی حالت میں گولیوں سے چھلنی کر دیتا ہوں اور پھر ان کی لاشوں کے ٹکڑے کر کے کسی گٹڑ میں ڈال دیتا ہوں تاکہ ان کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے“...... ہیرس نے کہا۔

”نہیں۔ اب اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے انہیں جس حالت میں پہنچا دیا ہے۔ اس حالت سے یہ کبھی نہیں سنبھل سکیں گے اور مجھے بھی عمران کی طرح بے بس اور نہتے پر وار کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ انہیں اٹھا کر اندر کسی کمرے میں ڈال دو۔ کل تک یہ دونوں ویسے ہی ہلاک ہو جائیں گے ہمیں ان کے مردہ جسموں پر خواہ مخواہ اپنی گولیاں ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے“...... کلارک نے کہا۔

”یہ اسی حالت میں مر گئے تو ان کی لاشیں یہاں تعفن پھیلانا شروع کر دیں گی پھر ہمارے لئے اس رہائش گاہ میں رہنا مشکل ہو جائے گا“...... ہڈسن نے کہا۔

”ہمیں یہ رہائش گاہ اب چھوڑنی ہی پڑے گی۔ اگر عمران اور

ٹائیگر یہاں پہنچ سکتے ہیں تو پھر یہ مت بھولو کہ ابھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران اور ان کا چیف ایکسٹو باقی ہے وہ بھی یہاں پہنچ سکتا ہے اس لئے ہمیں اب جلد سے جلد ڈاکٹر مبشر ملک کو لے کر یہاں سے نکلنا ہوگا ورنہ ہم ڈاکٹر مبشر ملک کے ساتھ ساتھ دوسرے سائنس دانوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر مبشر ملک کی گمشدگی کا سن کر ایکسٹو باقی تین سائنس دانوں کو کہیں اور روپوش کر دے اور ان کے چہروں سے کریڈیم ملے ماسک میک اپ بھی ختم کر دے۔ میں تو کہتا ہوں کہ ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ ہمیں ابھی جا کر ڈاکٹر مبشر ملک کا مائنڈ اسکین کر کے دوسرے سائنس دانوں اور اس لیبارٹری تک پہنچ جانا چاہئے جہاں ہمیں ڈبل ون مشین تباہ کرنی ہے اور فارمولا حاصل کرنا ہے“۔ کلارک رکے بغیر بولتا چلا گیا۔

”اس مشن میں تم ہمارے لیڈر ہو۔ اس لئے جیسا تم کہو گے ہم ایسا ہی کریں گے“...... ہڈسن نے کہا تو ہیرس نے اس کی تائید میں اثبات میں سر ہلا دیا۔

”تو تیاری کرو۔ ہم ابھی ڈاکٹر مبشر ملک کا مائنڈ سکین کریں گے اور آج رات ہی ہم باقی تین سائنس دانوں کو بھی ان کی رہائش گاہوں سے اٹھا لیں گے چاہے اس کے لئے ہمیں اسلحے اور طاقت کا ہی کیوں نہ استعمال کرنا پڑے۔ تب تک میں ہیڈمر سے بات کرتا ہوں اور اس سے کسی دوسرے ٹھکانے کے بارے میں پوچھتا

ہوں جہاں ہم ایکسٹو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے محفوظ رہ سکیں اور جہاں ہم ان کا بھرپور انداز میں مقابلہ بھی کرسکیں اور وہ بھی جدید سائنسی انداز میں''......کلارک نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو ان تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''تو کیا ہم واقعی ان دونوں کو اٹھا کر کسی کمرے میں ڈال دیں''...... ہڈسن نے پوچھا۔

''ہاں۔ اب یہ دونوں قطعی طور پر بے بس ہو چکے ہیں اس لئے انہیں اسی حالت میں رہنے دو۔ یہ اب خود اپنی موت مر جائیں گے''......کلارک نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''چلو۔ تمہارے ساتھ میں بھی انہیں اٹھا کر کسی کمرے میں ڈالنے میں تمہاری مدد کرتی ہوں''...... کیتھ نے کہا تو کلارک چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا اسے کیتھ کا لہجہ کچھ بدلا بدلا سا دکھائی دے رہا تھا لیکن کیتھ بھی اس کی ساتھی تھی اس نے چہرے پر ایسا کوئی تاثر نمایاں نہیں ہونے دیا تھا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ اس کی ہمدردیاں عمران یا اس کے ساتھی ٹائیگر کے لئے ہوسکتی ہیں۔

فائرنگ اسکواڈ کی مشین گنوں سے نکلنے والی گولیاں جولیا اور اس کے ساتھیوں سے ٹکرائیں لیکن یہ دیکھ کر ہیڈمر اور مسلح افراد کی آنکھیں حیرت سے پھٹ پڑیں کہ نہ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران بلکہ ان کے غیر ملکی دوست والٹر پر بھی کسی گولی کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

فائرنگ ہوتے دیکھ کر والٹر کے حلق سے تو بے اختیار دہشت بھری چیخ نکل گئی تھی لیکن جب فائرنگ ہونے کے باوجود اسے کوئی گولی نہ لگی تو وہ بھی حیران رہ گیا اور حیرت زدہ انداز میں کبھی سامنے موجود مسلح افراد کے ہاتھوں میں موجود مشین گنوں اور کبھی اپنا جسم دیکھنا شروع ہوگیا۔

جولیا اور اس کے ساتھی اطمینان سے راڈ والی کرسیوں پر بیٹھے مسکرا رہے تھے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تم سب فائرنگ کا شکار کیوں نہیں ہوئے''...... ہیڈمر نے ان سب کو صحیح سلامت اور مسکراتے دیکھ کر انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''پہلے ایک بار پھر فائرنگ کروا کر دیکھ لو''...... صدیقی نے اسی طرح سے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو ہیڈمر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر انہیں دیکھتا رہ گیا۔

''کرو فائرنگ کرو ان پر۔ جلدی''...... ہیڈمر نے ایک بار پھر چیخ کر کہا تو فائرنگ اسکواڈ نے ایک مرتبہ پھر ان پر فائرنگ کرنی شروع کر دی لیکن یہ دیکھ دیکھ کر نہ صرف ہیڈمر بلکہ فائرنگ اسکواڈ کے ساتھ ساتھ صدیقی کے غیر ملکی دوست والٹر کی آنکھیں بھی حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں کہ مشین گنوں کی گولیاں ان تک پہنچ ہی نہیں رہی تھیں بلکہ گولیاں ان سے کچھ فاصلے پر اچٹ اچٹ کر دائیں بائیں نکل رہی تھیں یا پھر ان کے سامنے گولیوں کا ڈھیر سا لگتا جا رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ان سب کے سامنے بلٹ پروف گلاس کی دیوار ہو جس کی وجہ سے والٹر اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران تک گولیاں پہنچ ہی نہیں رہی تھیں۔

''سٹاپ۔ سٹاپ فائرنگ''...... ہیڈمر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو فائرنگ اسکواڈ نے فائرنگ روک دی۔ ماحول میں یکلخت جیسے سناٹا سا چھا گیا۔ ہر طرف بارود کی بو اور دھواں اڑتا پھر رہا تھا۔ فائرنگ اسکواڈ اور ہیڈمر آنکھیں پھاڑے ان سب کی

جانب دیکھے چلے جا رہے تھے جیسے وہ اپنی زندگی کا حیران ترین اور ہوشربا منظر دیکھ رہے ہوں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران راڈ والی کرسیوں پر یوں اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے جیسے وہ اپنی مرضی سے وہاں بیٹھے ہوئے ہوں۔

''اگر تمہارا یہ کھیل تماشہ ختم ہو گیا ہو تو اب ہم کچھ کریں''۔ اچانک جولیا کی آواز نے سکوت توڑتے ہوئے کہا اور ہیڈمر اس کی آواز سن کر بری طرح سے اچھل پڑا۔

''یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ گولیاں تم تک پہنچ کیوں نہیں رہیں ہیں۔ راستے میں آخر ایسی کون سی دیوار ہے جس کی وجہ سے گولیاں اس دیوار سے ٹکرا کر رک جاتی ہیں''...... ہیڈمر نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''کوئی دیوار نہیں ہے۔ آگے آ کر دیکھ لو خود ہی''...... صفدر نے اسی طرح اطمینان بھرے انداز میں کہا تو ہیڈمر چند لمحے انہیں آنکھیں پھاڑے دیکھتا رہا پھر وہ آگے بڑھا اور ہاتھ بڑھا کر وہ جگہ چیک کرنے لگا جہاں گولیاں کسی ان دیکھی دیوار سے ٹکرا کر اچٹ رہی تھیں لیکن وہاں کوئی دیوار نہیں تھی۔ ہیڈمر آنکھیں پھاڑے آگے بڑھتا رہا اور پھر اس نے ڈرے ڈرے انداز میں صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کو چھو کر دیکھا۔

''حیرت ہے۔ یہاں تو واقعی کوئی دیوار نہیں ہے پھر گولیاں اچٹ کیوں رہی تھیں۔ کیا تم جادوگر ہو''...... ہیڈمر نے حیرت اور

انتہائی الجھن بھرے لہجے میں کہا۔

''سائنس کا اگر دوسرا نام جادو ہے تو تم ایسا ہی سمجھ لو''۔ نعمانی نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور ہیڈمر بری طرح سے اچھل پڑا۔

''اوہ اوہ۔ تو تم نے یہاں اپنی حفاظت کے لئے کوئی پروٹیکشن ریز پھیلائی ہے''...... ہیڈمر نے تیز لہجے میں کہا۔

''بڑی دیر بعد سمجھے ہو۔ اب ہمارے سائنسی جادو کا ایک اور کمال دیکھو''...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اچانک کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ان کی کرسیوں کے راڈز خود بخود کھلتے چلے گئے۔ راڈز کھلنے کی آوازیں سن کر ہیڈمر بری طرح سے اچھل پڑا اس نے ان سے دور ہٹنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے تنویر بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اس پر آ پڑا۔ اس نے ہیڈمر کے دونوں ہاتھ اس کی پشت کی طرف کر کے پکڑتے ہوئے اپنا ایک ہاتھ اس کی گردن میں پھنسا کر اپنی طرف کھینچ لیا تھا۔

''گڈ شو تنویر۔ اچھا ہوا ہے جو تم نے اسے پکڑ لیا ہے ورنہ یہ یہاں سے نکل کر بھاگ جاتا''...... جولیا نے تنویر کی تعریف کرتے ہوئے کہا اور وہ سب راڈز والی کرسیوں سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ والٹر اور مسلح افراد اب بھی ان سب کی جانب یوں دیکھ رہے تھے جیسے وہ سب انسان نہ ہوں بلکہ بھوت پریت ہوں۔ ان کی سمجھ میں اب تک نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب گولیوں سے بچ کیسے گئے ہیں اور اب ان کے راڈز بھی خود بخود کھل گئے تھے۔

''اپنے ساتھیوں سے کہو کہ اسلحہ گرا دیں ورنہ میں تمہاری گردن توڑ دوں گا''...... تنویر نے مسلح افراد کی جانب دیکھتے ہوئے غرا کر کہا۔ اس نے ہیڈمر کی گردن کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو ہیڈمر کے منہ سے بھنچی بھنچی سی چیخ نکل گئی۔

''گگ۔ گگ۔ گرا دو۔ گرا دو اسلحہ''...... ہیڈمر نے اذیت بھرے لہجے میں کہا تو مسلح افراد نے فوراً مشین گنیں نیچے گرا دیں۔ انہیں مشین گنیں نیچے گراتے دیکھ کر وہ سب تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے مشین گنیں اٹھا لیں۔

''اڑا دو ان سب کو''...... جولیا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہیڈمر کے ساتھیوں پر فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ جولیا کے ساتھیوں نے بھی ان پر فائرنگ کھول دی۔ وہ سب چیختے ہوئے اور لٹو کی طرح گھومتے ہوئے گر کر وہیں ڈھیر ہوتے چلے گئے۔ اپنے ساتھیوں کو اس طرح گولیوں کا شکار ہوتے دیکھ کر ہیڈمر کا رنگ زرد ہو گیا تھا۔

''چھوڑ دو اسے''...... جولیا نے ہیڈمر کے سامنے آ کر تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو تنویر نے اسے چھوڑ دیا۔ ہیڈمر نے فوراً گردن پر ہاتھ رکھے اور گہرے گہرے سانس لینے لگا جیسے اس کی گردن کسی آہنی شکنجے سے نکل گئی ہو۔

''ہاں تو مسٹر ہیڈمر اب بولو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ جس طرح سے ہم نے تمہارے ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اتارا ہے اسی طرح ہم

تمہیں بھی گولیوں سے چھلنی کر دیں''...... جولیا نے مشین گن کا رخ ہیڈمر کی جانب کرتے ہوئے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''نن۔ نن۔ نہیں نہیں۔ مم مم۔ میں مرنا نہیں چاہتا۔ میں مرنا نہیں چاہتا''...... ہیڈمر نے خوف سے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''اگر مرنا نہیں چاہتے تو بتاؤ کہاں ہے اسرائیلی گرین ایجنسی کے ایجنٹ''...... جولیا نے اسی انداز میں پوچھا۔

''وہ وہ''...... ہیڈمر نے خوف کے عالم میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کے منہ سے آواز ہی نہ نکل رہی ہو۔

''وہ وہ مت کرو۔ جو پوچھ رہی ہوں اس کا جواب دو۔ تم نے ہمارے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی تھی اس لئے یہ مت سمجھنا کہ ہم تم پر رحم کھائیں گے۔ تمہاری زندگی اسی بات سے مشروط ہے کہ تم سے جو پوچھا جائے اس کا فوراً اور صحیح صحیح جواب دے دو''...... جولیا نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''مم مم۔ میں تمہیں سب بتا دوں گا لل لل۔ لیکن''...... ہیڈمر نے اسی طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''لیکن۔ لیکن کیا''...... جولیا نے پوچھا۔

''پہلے تم بتاؤ کہ تم پر فائرنگ کیوں نہیں ہوئی تھی اور تم راڈز والی کرسیوں سے خود بخود آزاد کیسے ہو گئے تھے''...... ہیڈمر نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''ہم نے اپنے گرد پروٹیکشن ریز پھیلا لی تھیں جس کی وجہ سے

ہمارے گرد ایسی ہارڈ شیلڈ پھیل گئی تھی جس سے نہ تو کوئی گولی ٹکرا کر گزر سکتی تھی اور نہ ہی ہم پر کسی بم کا کوئی اثر ہو سکتا تھا۔ رہی بات راڈز والی کرسیوں سے آزاد ہونے کی تو یہ بھی اسی پروٹیکشن ریز کا اثر ہے۔ یہاں موجود راڈز والی کرسیاں آٹو میٹک ہیں جو کسی ریموٹ کنٹرول سے کام کرتی ہیں۔ جس ریز نے ہمیں مشین گنوں کی فائرنگ سے بچایا تھا اسی ریز نے کرسیوں کے آٹو میٹک سسٹم کو ختم کر دیا تھا جس کی وجہ سے کرسیوں کے راڈز خود بخود کھل گئے تھے''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا اس نے جان بوجھ کر ہیڈمر کو یہ نہیں بتایا تھا کہ اس نے پروٹیکشن ریز کا استعمال کیسے کیا تھا جبکہ وہ سب راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ یہ سارا کمال جولیا اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں موجود ریسٹ واچز میں تھا جس سے وہ ٹرانسمیٹر کا بھی کام لیتے تھے۔ دشمن چونکہ انہیں عموماً راڈز والی کرسیوں پر جکڑتے تھے اور ان پر اسی حالت میں فائرنگ کرتے تھے اس لئے عمران نے ان سب باتوں کو نظر میں رکھتے ہوئے ان کی ریسٹ واچز میں چند تبدیلیاں کر دی تھیں۔ اس نے ان واچز میں پروٹیکشن اور آٹو کنٹرول ریز کی ڈیوائسز لگا دی تھی جو ایسی ہی کسی سچوئیشن میں ان کے لئے کارآمد ہو سکتی تھی۔ راڈز والی کرسیوں پر بندھے ہونے کی صورت میں جب مجرم ان پر فائرنگ کرتے تھے تو سیکرٹ سروس کے ممبران میں سے کوئی بھی کلائی میں بندھی ہوئی ریسٹ واچ کو مخصوص انداز میں تین بار جھٹکا

سا دیتا تھا تو ان کے گرد نظر نہ آنے والی ریز ز ہارڈ شیلڈ بن جاتی تھیں جن سے ٹکرا کر گولیاں اچٹ جاتی تھیں اور اگر انہیں کسی آٹو میٹک راڈز والی کرسیوں پر جکڑا گیا ہوتا تو کوئی بھی اپنی ریسٹ واچ کو مزید جھٹک کر راڈز کے آٹو میٹک سسٹم کو ختم کر دیتا تھا۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں نے راڈز والی کرسیوں کو دیکھ لیا تھا اور ہیڈمر اور اس کے ساتھیوں نے چونکہ ان کی کلائیوں سے ریسٹ واچز نہیں اتاری تھیں اسی لئے وہ سب اس قدر مطمئن تھے اور انہوں نے ہیڈمر کے ساتھیوں کو فائرنگ کرنے کا کہہ دیا تھا۔ ہیڈمر نے فائرنگ اسکواڈ کو جب ان پر فائرنگ کرنے کے لئے کہا تو جولیا نے کلائی جھٹک کر اپنے اور اپنے ساتھیوں کے گرد ریز کی پروٹیکشن شیلڈ بنا لی تھی جس کی وجہ سے فائرنگ اسکواڈ کی مشین گنوں سے نکلنے والی گولیاں ان میں سے کسی کو نہیں لگی تھیں بلکہ ان سے دو فٹ پہلے ہی نظر نہ آنے والی پروٹیکشن شیلڈ سے ٹکرا کر گر اور اُچٹ گئی تھیں۔

''ہونہہ۔ یہ تو بتاؤ۔ بندھے ہونے کے باوجود تم نے اپنے گرد پروٹیکشن شیلڈ بنائی کیسے تھی''...... ہیڈمر نے سر جھٹک کر کہا۔

''سوری۔ یہ ہمارا پرسنل سیکرٹ ہے جس کے بارے میں ہم تمہیں نہیں بتا سکتے''...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا اور ہیڈمر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''بہرحال۔ تم سب کے بارے میں سچ ہی کہا جاتا ہے کہ تم

واقعی مافوق الفطرت انسانوں سے تعلق رکھتے ہو جو یقینی موت کے منہ سے بھی بچ کر نکل جاتے ہو۔ میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم پر اس طرح فائرنگ کی جائے اور کوئی گولی تمہیں چھوئے گی بھی نہیں''...... ہیڈمر نے کہا۔

''ہماری تعریفیں کرنا بند کرو اور بتاؤ کہ اسرائیلی گرین ایجنسی کے ایجنٹوں کو تم نے کہاں چھپا رکھا ہے۔ اس بار تم نے اصل بات بتانے کی بجائے کوئی اور بات کی تو میں گولیاں مار کر تمہاری دونوں ٹانگیں چھلنی کر دوں گی۔ پھر میں تمہارے دونوں بازو ناکارہ کر دوں گی۔ اس کے بعد تمہارے دونوں کان پھر تمہاری ناک کی باری آئے گی اور پھر بھی تم نے کچھ نہ بتایا تو میں گولیوں سے تمہارے سر کے پرخچے اُڑا دوں گی''...... جولیا نے انتہائی سفاکانہ لہجے میں کہا اور اس کا سفاک انداز دیکھ کر ہیڈمر لرز کر رہ گیا۔

''نن نن۔ نہیں۔ مجھے گولیاں مت مارنا۔ میں بتاتا ہوں۔ میں بتاتا ہوں''...... ہیڈمر نے کہا اور پھر اس نے شرافت کے ساتھ انہیں کلارک اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

''کلارک، کیتھ، ہڈسن اور ہیرس۔ بس گرین ایجنسی کے یہی چار ایجنٹ آئے ہیں یہاں''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ یہی چار ہیں۔ اگر انہیں مزید آدمیوں کی ضرورت ہو تو میں انہیں کلب سے مہیا کر دیتا ہوں''...... ہیڈمر نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تم ہمارے ساتھ چلو گے۔ تم نے ہمیں ان کا جو ٹھکانہ بتایا ہے اگر وہ ہمیں وہاں مل گئے تو ہم تمہاری جان بخش دیں گے اور اگر تم نے ہمیں ڈاج دینے کی کوشش کی تو پھر تمہارا کیا انجام ہو گا اس سے تم واقف ہو“...... جولیا نے اسی طرح انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”نہیں نہیں۔ اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد میں تمہیں ڈاج دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ مجھے اپنی جان پیاری ہے۔ میں نے تمہیں جو بتایا ہے سچ بتایا ہے۔ بے شک تم وہاں جا کر انہیں چیک کر لو“...... ہیڈمر نے جواب دیا۔

”تو چلو ہمارے ساتھ دیکھتے ہیں کہ تم کتنا سچ بول رہے ہو اور کتنا جھوٹ“...... صفدر نے کہا تو ہیڈمر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”یہاں سے نکلنے کا کوئی اور راستہ ہے“...... جولیا نے پوچھا۔

”ہاں۔ کلب کا عقبی حصہ دوسرے راستوں سے سیف ہے۔ میں اسی راستے سے کلب میں آتا ہوں“...... ہیڈمر نے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”چلو پھر“...... جولیا نے کہا تو ہیڈمر دروازے کی جانب بڑھ گیا۔ وہ انہیں لے کر ہال نما کمرے سے باہر آیا اور پھر مختلف راہدریوں سے گزارنے لگا۔ راہدریوں میں آتے ہی وہ بری طرح سے چونک پڑا تھا۔ راہدریوں میں جگہ جگہ اس کے ساتھیوں کی لاشیں بکھری ہوئی تھیں۔

”یہ سب کیسے ہو گیا۔ تم سب تو ہارڈ روم میں جکڑے ہوئے تھے پھر میرے ساتھیوں کو یہاں کس نے ہلاک کیا ہے“...... ہیڈمر نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ ہیڈمر کے ساتھیوں کی لاشیں اور کمروں کے دروازے اور دیواریں اکھڑی ہوئیں دیکھ کر جولیا اور اس کے ساتھی بھی حیران ہو رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہاں باقاعدہ دو گروپس کے درمیان معرکہ آرائی ہوئی ہو اور انہوں نے کلب کے اس حصے کی اینٹ سے اینٹ بجا دی ہو۔

”اس نے سارا کلب ساؤنڈ پروف بنا رکھا ہے۔ اسی لئے ہمیں ہارڈ روم میں یہاں ہونے والے دھماکوں اور فائرنگ کی آوازیں سنائی نہیں دی تھیں“...... خاور نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن یہاں آیا کون تھا۔ یہاں تو غنڈوں اور بدمعاشوں کی ہی لاشیں دکھائی دے رہی ہیں جو ہیڈمر کے کلب کے مخصوص لباس میں ہیں“...... نعمانی نے کہا۔

”شاید حملہ آور جاتے ہوئے اپنی ساتھیوں کی لاشیں بھی اٹھا کر ساتھ لے گئے ہوں“...... چوہان نے کہا۔

”نہیں۔ یہاں سب لاشیں اپنی جگہوں پر پڑی ہیں ان سے الگ ایسا کوئی نشان نہیں ہے جہاں سے کسی کی لاش اٹھائی گئی ہو“...... صدیقی نے کہا۔ اسی لمحے انہیں سامنے راہداری میں چار مسلح افراد کھڑے دکھائی دیئے۔ کمرے سے سیاہ دھواں سا نکل رہا تھا چاروں مسلح افراد نے چہروں پر گیس ماسک لگا رکھے تھے اور انہوں

نے مشین گنوں کا رخ کمرے کی جانب کر رکھا تھا۔ ان کے قدموں کی آوازیں سن کر وہ چاروں چونکے تو تنویر کی مشین گن گرجی اور وہ چاروں لٹو کی طرح گھومتے ہوئے وہیں گرتے چلے گئے۔

''دیکھو کون ہے اس کمرے میں جنہیں انہوں نے کور کر رکھا تھا''...... جولیا نے کہا تو وہ سب تیزی سے اس کمرے کی جانب دوڑتے چلے گئے جس کے پاس مسلح افراد کھڑے تھے اور کمرے سے دھواں نکل رہا تھا۔

کمرے کے دروازے کے پاس پہنچ کر وہ رک گئے۔ کمرہ مکمل طور پر سیاہ دھوئیں سے بھرا ہوا تھا جیسے کمرے میں ہر طرف آگ لگی ہو اور اس آگ سے دھواں پیدا ہو رہا ہو۔

''اندر تو کثیف دھواں ہے۔ کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا ہے''......صفدر نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ان کے گیس ماسک پہن کر اندر جاؤ۔ ہو سکتا ہے کہ زیادہ وقت گزرنے کی وجہ سے عمران جوزف اور جوانا کو لے کر یہاں آیا ہو اور یہ سب انہوں نے ہی کیا ہو اور پھر ان تینوں کو ہیڈمر کے ساتھیوں نے اس کمرے میں گھیر کر انہیں بلیک سموک گیس سے بے ہوش کر دیا ہو''...... جولیا نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہاں چونکہ چار مسلح افراد نے گیس ماسک لگا رکھے تھے اس لئے صفدر، شکیل، تنویر اور صدیقی نے ان کے چہروں سے گیس ماسک اتار کر اپنے چہروں پر چڑھائے اور دھواں اگلنے والے کمرے میں

داخل ہو گئے۔ ہیڈمر کا چہرہ بری طرح سے بگڑا ہوا تھا۔ جولیا اور اس کے ساتھی مشین گنیں لئے اس کے سر پر موجود تھے اس لئے اس کا وہاں سے نکل بھاگنا ناممکن تھا۔

صدیقی کا غیر ملکی دوست والٹر خاموشی سے ان کے ساتھ چل رہا تھا۔ یہ جان کر شاید اس کی زبان ہی گنگ ہو کر رہ گئی تھی کہ جسے وہ اپنا دوست کہتا تھا وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتا تھا اور اس نے اسے قربانی کا بکرا بنا کر یہاں بلایا تھا تاکہ اس کی مدد سے وہ سب کلب میں داخل ہو سکیں۔

کچھ دیر بعد صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور صدیقی باہر نکل آئے تو انہوں نے جوزف اور جوانا کو اٹھا رکھا تھا جو بے ہوش تھے۔ جوزف اور جوانا کو دیکھ کر جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ اس کا اندازہ درست ثابت ہوا تھا۔ یہاں اس کے ساتھیوں نے ہی حملہ کیا تھا۔

''کیا یہ دونوں ہی ملے ہیں۔ عمران نہیں ہے ان کے ساتھ''۔ جولیا نے بے چینی کے عالم میں پوچھا۔

''نہیں۔ یہ دونوں ہی ہیں۔ ہم نے سارا کمرہ دیکھ لیا ہے۔ کمرے میں ان کے سوا کوئی نہیں تھا''...... صفدر نے چہرے سے گیس ماسک اتارتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ دونوں زندہ ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''جی ہاں۔ ہم نے ان کی نبض اور دل کی دھڑکن چیک کی

ہیں۔ دونوں زندہ ہیں''...... صفدر نے جواب دیا۔

''کیا انہیں یہاں ہوش آ جائے گا یا انہیں کسی ہسپتال میں لے جانا پڑے گا''...... جولیا نے پوچھا۔

''نہیں۔ وائٹورک گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے جو انتہائی زہریلی گیس ہے لیکن چونکہ انہیں بے ہوش ہوئے ابھی کچھ ہی دیر ہوئی ہے اس لئے گیس کے اثرات ان کے دماغوں میں گہرائی تک نہیں گئے ہیں۔ اگر ان کے چہروں پر پانی کے چھینٹے مارے جائیں تو یہ ہوش میں آ جائیں گے''...... کیپٹن شکیل نے بھی اپنے چہرے سے گیس ماسک اتارتے ہوئے کہا تو جولیا نے اطمینان کا سانس لیا۔

''ٹھیک ہے۔ ہوش میں لاؤ انہیں''...... جولیا نے کہا۔

''میں کہیں سے پانی لاتا ہوں''...... نعمانی نے کہا اور مڑ کر راہداری میں دوڑتا چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ ایک منرل واٹر کی بوتل لے کر واپس آ گیا۔

''ایک کمرے میں ریفریجریٹر موجود تھا میں اس میں سے یہ بوتل نکال لایا ہوں''...... نعمانی نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ صفدر نے اس سے بوتل لے کر اس کا ڈھکن کھولا اور پھر وہ جوزف اور جوانا کے چہروں پر پانی کے چھینٹے مارنے لگا۔ چند ہی لمحوں کے بعد جوزف اور جوانا کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور انہوں نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر اپنے ساتھیوں

کو دیکھ کر ان کے چہروں پر سکون آ گیا۔

''یہ تو ہیڈ مر ہے۔ ماسٹر نے ہمیں اسی کے لئے یہاں بھیجا تھا''...... جوانا نے ہیڈ مر کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ہیڈ مر بھی اس کی جانب غور سے دیکھ رہا تھا۔

''کیا تم دونوں اکیلے ہی آئے ہو''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں مس۔ باس نے ہمیں بتایا تھا کہ آپ کافی دیر سے بلیک ہائنڈ کلب گئے ہوئے ہیں۔ باس نے آپ سے رابطہ کرنے کی کافی کوشش کی تھی لیکن آپ میں سے کسی سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا تو انہوں نے ہمیں یہاں بھیج دیا۔ جوانا یہاں پہلے بھی آ چکا ہے۔ اسے ہیڈ مر کے خفیہ راستوں کا علم تھا اس لئے ہم نے یہاں آتے ہی اپنا کام کرنا شروع کر دیا تھا لیکن پھر جیسے ہی ہم اس کمرے میں آ گئے باہر سے کسی نے دھوئیں کا بم پھینک دیا۔ اس بم کی وجہ سے ہم فوراً بے ہوش ہو گئے تھے''...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''شکر کرو کہ ہم نے جلد ہی تمہیں اس کمرے سے نکال لیا تھا ورنہ یہ زہریلا دھواں اگر تمہارے پھیپھڑوں میں بھر جاتا تو تمہاری زندگی کو خطرہ لاحق ہو سکتا تھا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس کے لئے ہم تمہارے احسان مند ہیں''...... جوانا نے سپاٹ لہجے میں کہا اور جوانا کے منہ سے احسان مندی کی بات سن کر ان سب کے چہروں پر مسکراہٹیں بکھر گئیں۔ ہیڈ مر ان سب کی

جانب غصے اور بے بسی سے دیکھ رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ پر لگا کر وہاں سے اُڑ جائے۔

جولیا کو ہیڈمر کی بے چینی کا اندازہ ہو رہا تھا۔ وہ سب اس کے کلب میں تھے اس لئے وہ ابھی تک خود کو محفوظ نہیں سمجھ رہے تھے۔ جولیا سوچ رہی تھی کہ ہیڈمر کو جیسے ہی موقع ملا وہ یہاں سے فرار ہو جائے گا اس لئے وہ خاموشی سے ہیڈمر کے عقب میں آئی۔ اس سے پہلے کہ ہیڈمر کو اپنی عقب میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوتا جولیا نے مشین پسٹل کا دستہ اس کے سر پر رسید کر دیا۔ ہیڈمر کے منہ سے زور دار چیخ نکلی وہ بری طرح سے لہرایا۔ دوسرے لمحے اس کے سر پر ایک بار پھر قیامت ٹوٹی تو اس کے دماغ میں اندھیرا بھرتا چلا گیا۔ جولیا نے اس کے سر پر دوسرا وار کر کے اسے ہوش کی دنیا سے بیگانہ کر دیا تھا۔ اس سے پہلے کہ ہیڈمر لہرا کر گر پڑتا چوہان اور نعمانی تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے ہیڈمر کو سنبھال لیا۔

”اب چلو یہاں سے۔ ایسا نہ ہو کہ یہاں اور مسلح افراد آ جائیں اور ان کی وجہ سے ہیڈمر سے ہمیں ہاتھ دھونے پڑ جائیں۔ ہمیں اسے جلد سے جلد دانش منزل میں پہنچانا ہے“...... جولیا نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب اسی راستے سے کلب سے باہر نکلتے چلے گئے جس راستے سے جوزف اور جوانا آئے تھے۔

ٹائیگر کے دماغ میں چھائے ہوئے اندھیرے کے پردے پر روشنی کا ایک نقطہ سا چمکا اور چند لمحے کسی جگنو کی طرح ٹمٹمانے کے بعد زیادہ چمکدار ہو کر تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔

جیسے ہی اس کا دماغ روشن ہوا اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ آنکھیں کھلنے کے باوجود اس کی آنکھوں کے سامنے جیسے دھند سی چھائی ہوئی تھی۔ اس نے دو تین بار سر جھٹکا اور دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں مسلیں تو اس کی آنکھوں کے سامنے چھائی ہوئی دھند چھٹتی چلی گئی۔ ٹائیگر نے دیکھا وہ ایک کمرے کے فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ عمران بھی موجود تھا جس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ بدستور ساکت دکھائی دے رہا تھا۔

کمرے میں کسی قسم کا کوئی سامان موجود نہیں تھا۔ ایک لمحے کے لئے ٹائیگر کی سمجھ میں نہ آیا کہ وہ یہاں کیا کر رہا ہے اور عمران کو کیا

ہوا ہے لیکن دوسرے لمحے اس کا شعور جاگ گیا اور سابقہ واقعات کے مناظر اس کی آنکھوں کے سامنے کسی فلمی منظر کی طرح واضح ہوتے چلے گئے۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ وہ کس طرح عمران کے ساتھ اسرائیلی گرین ایجنسی کے ایجنٹوں کو ان کے پاس موجود وائیڈ گریل مشین کے ذریعے ٹریس کرتا ہوا ایک رہائش گاہ پہنچا تھا اور جیسے ہی وہ دونوں رہائش گاہ میں داخل ہوئے تھے تو ان کا ٹکراؤ اسرائیلی گرین ایجنسی کے خطرناک ایجنٹوں سے ہو گیا تھا جن سے ان کی باقاعدہ فائٹ بھی ہوئی تھی۔

عمران کے سامنے ان سب نے بظاہر خود کو بے بس ظاہر کر دیا تھا لیکن اچانک کلارک نے آستین سے ایک کیپسول نکال کر فرش پر مار دیا تھا جس سے اس قدر تیز چمک نکلی تھی کہ اس چمک نے جیسے ٹائیگر کا روشن دماغ اندھیرے میں تبدیل کر دیا تھا۔ اس کے بعد کیا ہوا تھا ٹائیگر نہیں جانتا تھا۔ اسے اب ہوش آ رہا تھا اور وہ عمران کے ساتھ ایک خالی کمرے میں پڑا ہوا تھا۔ ہوش میں آنے کے باوجود ٹائیگر کو اپنے دماغ میں دھماکے ہوتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا تھا۔ چند لمحے وہ اپنا دماغ کنٹرول کرنے کی کوشش کرتا رہا پھر وہ ہاتھوں اور پیروں کے بل چلتا ہوا عمران کے نزدیک آ گیا۔

عمران کے نزدیک ایک انجکشن اور ایک خالی سرنج رکھا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی وہ عمران کی نبض اور اس

ے دل کی دھڑکن چیک کرنے لگا اور یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر لمینان آ گیا کہ عمران کی نہ صرف سانسیں چل رہی تھیں بلکہ اس ے دل کی دھڑکن اور نبض بھی برقرار تھی۔ اب ٹائیگر نے انجکشن ور سرنج کی جانب دیکھا اور پھر اس نے انجکشن کی شیشی اٹھا لی۔ نجکشن پر اینٹی ڈیوکران لکھا ہوا تھا۔

''اوہ۔ تو ہم پر ڈیوکران فلیش فائر کیا گیا تھا''...... ٹائیگر نے چونکتے ہوئے کہا۔ وہ اس بات سے بھی حیران ہو رہا تھا کہ کلارک اور اس کے ساتھیوں نے جب انہیں ڈیوکران فلیش سے موت کی اندھی وادیوں میں دھکیل دیا تھا تو پھر انہوں نے انہیں اس حالت میں یہاں کیوں چھوڑ دیا تھا اور عمران کے پاس اینٹی ڈیوکران کیوں رکھا ہوا تھا۔ ٹائیگر ڈیوکران فلیش کے بارے میں بخوبی جانتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر ڈیوکران فلیش کا اثر زائل کرنے کے لئے اینٹی ڈیوکران انجکشن نہ لگایا جائے تو ڈیوکران فلیش کا شکار ہونے والا یقینی طور پر ہلاک ہو جاتا تھا۔ کلارک، کیتھ، ہڈسن اور ہیرس اسرائیلی گرین ایجنسی کے ایجنٹ تھے جو ان کے بدترین دشمن تھے وہ بھلا انہیں ایسی حالت میں چھوڑ کر یہاں سے کیسے جا سکتے تھے اور ان میں سے ایسا کون ہو سکتا تھا جسے ان سے ہمدردی ہو گئی ہو اور انہیں موت کے منہ میں جانے سے بچانے کے لئے ٹائیگر کو اینٹی ڈیوکران انجکشن لگا گیا ہو اور عمران کے لئے ایک انجکشن کی شیشی اور خالی سرنج وہاں چھوڑ گیا ہو۔

ٹائیگر کافی دیر تک سوچتا رہا لیکن اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔ پھر اچانک اسے احساس ہوا کہ اس کے دائیں ہاتھ کی ایک انگلی سے اس کی ایک انگوٹھی غائب تھی۔

ٹائیگر کی انگلی سے جو انگوٹھی غائب تھی وہ ٹائیگر کی پسندیدہ انگوٹھی تھی جسے اس نے کاسٹریا سے خریدی تھی اور وہ اسے ہر وقت اپنی انگلی میں ہی پہنے رکھتا تھا۔ گو کہ انگوٹھی زیادہ کاسٹلی نہیں تھی لیکن ٹائیگر جانتا تھا کہ وہ انگوٹھی اس کے لئے کیا معنی رکھتی ہے۔

"میری انگوٹھی کہاں گئی"...... ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔ اس نے انگوٹھی کی تلاش میں ادھر ادھر نظریں دوڑائیں لیکن اسے انگوٹھی کہیں دکھائی نہ دی۔

"ہونہہ۔ انگوٹھی کے چکر میں، میں باس کو بھول ہی گیا ہوں۔ مجھے جلد سے جلد انہیں اینٹی ڈیوکران کا انجکشن لگا دینا چاہئے ایسا نہ ہو کہ ڈیوکران کے فلیش سے باس کا مائنڈ بلینک ہو جائے۔ اگر ایسا ہوا تو باس کو زندگی بھر ہوش نہیں آئے گا اور یہ واقعی اسی حالت میں ہلاک ہو جائیں گے"...... ٹائیگر نے پریشانی کے عالم میں کہا اور اس نے جلدی جلدی سرنج میں شیشی سے ڈیوکران انجکشن بھرنا شروع کر دیا۔ اس نے سرنج میں چار سی سی انجکشن بھرا تھا۔ سرنج میں سفید رنگ کا گاڑھا سیال تھا۔ ٹائیگر سرنج لے کر عمران کے سر کے قریب آ گیا۔ اس نے سرنج ایک طرف رکھی اور پھر اس نے عمران کا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیا۔ اس نے عمران کا سر سیدھا

کیا اور اس نے انگلیوں سے عمران کی دونوں آنکھوں کے پپوٹے کھول کر اس کی آنکھیں دیکھنا شروع کر دیں۔ عمران کی آنکھوں میں سرخی سی آ رہی تھی۔

"اوہ۔ لگتا ہے باس کے دماغ میں ڈیوکران فلیش کا اثر ہونا شروع ہو گیا ہے"...... ٹائیگر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے عمران کی دائیں آنکھ کے پپوٹے ایک ہاتھ کی انگلیوں سے کھول کر رکھے اور دوسرے ہاتھ سے اینٹی ڈیوکران سے بھرا ہوا انجکشن اٹھا لیا۔ ٹائیگر نے انجکشن کی سوئی عمران کی آنکھ کے دائیں کنارے کی طرف کی اور پھر اللہ کا نام لیتے ہوئے اس نے سوئی عمران کی آنکھ کے کنارے میں چبھو دی اور سوئی آہستہ آہستہ آنکھ کے اندر اتارتا چلا گیا۔ جب سوئی آدھے سے زیادہ عمران کی آنکھ میں اتر گئی تو ٹائیگر نے نہایت آہستہ آہستہ اینٹی ڈیوکران کا محلول اس کی آنکھ میں انجیکٹ کرنا شروع کر دیا۔ ٹائیگر نے عمران کی آنکھ میں دو سی سی اینٹی ڈیوکران انجیکٹ کیا اور پھر سوئی آہستہ آہستہ اس کی آنکھ سے باہر نکال لی پھر اس نے عمران کی آنکھ بند کی اور اس کی آنکھ پر ہتھیلی رکھ کر دھیرے سے پریس کرتے ہوئے آہستہ آہستہ رگڑنے لگا۔ چند لمحے تک وہ عمران کی بند آنکھ کا مساج کرتا رہا پھر اس نے عمران کی دوسری آنکھ کھولی اور اس آنکھ میں بھی اس نے ٹھیک اسی مقام پر سوئی پیوست کر دی جیسے اس نے عمران کی دائیں آنکھ میں پیوست کی تھی۔ ٹائیگر نے عمران کی بائیں آنکھ میں باقی

مانده دو سی سی محلول انجیکٹ کیا اور سوئی نکال کر اس کی آنکھ بند کر کے اسے آہستہ آہستہ ہتھیلی سے مسلنے لگا۔

''بس باس۔ اب صرف پانچ منٹ تک آپ کا دماغ نارمل ہو جائے گا اور آپ کو ہوش بھی آ جائے گا''...... ٹائیگر نے کہا۔ وہ غور سے عمران کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں کے بعد اچانک عمران کی آنکھوں میں حرکت پیدا ہوئی اور اس کا جسم بھی متحرک ہو گیا۔ ٹائیگر نے عمران کا سر اپنی گود سے اٹھا کر نیچے رکھ دیا۔ تھوڑی دیر تک عمران کے جسم میں حرکت ہوتی رہی پھر اس نے یکدم سے آنکھیں کھول دیں۔

آنکھیں کھول کر وہ چند لمحے ٹائیگر کی طرح حیرت سے ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا اسے سب کچھ یاد آ گیا۔ عمران کی نظر فرش پر پڑی ہوئی خالی سرنج اور اینٹی ڈیوکران کے انجکشن پر پڑی تو اس نے فوراً ہاتھ بڑھا کر شیشی اٹھا لی۔

''اینٹی ڈیوکران۔ اوہ۔ تو کیا انہوں نے ہم پر ڈیوکران فلیش سے حملہ کیا تھا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ یہ ڈیوکران فلیش کا ہی حملہ تھا جس کی وجہ سے ہمارے مائنڈ مفلوج ہو گئے تھے اور ہم بے ہوش ہو گئے تھے''۔ ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

''لیکن یہ اینٹی یہاں کہاں سے آ گیا۔ کیا تم پر ڈیوکران فلیش کا اثر نہیں ہوا تھا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے

ٹائیگر کے ہوش میں ہونے اور وہاں موجود اینٹی ڈیوکران کے انجکشن کی وجہ سے یہی لگ رہا تھا کہ ٹائیگر ڈیوکران فلیش سے بے ہوش نہیں ہوا تھا اور اسی نے بازار سے جا کر اینٹی ڈیوکران لا کر اس کی آنکھوں میں لگایا تھا۔

''میں آپ کے ساتھ ہی بے ہوش ہو گیا تھا باس لیکن اس بار مجھے آپ سے پہلے ہوش آ گیا تھا''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ڈیوکران فلیش سے بے ہوش ہونے والے کو خود بخود کیسے ہوش آ سکتا ہے''...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''خود بخود نہیں باس۔ مجھے بھی اینٹی ڈیوکران انجکشن لگا کر ہوش میں لایا گیا ہے''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''تمہارا چہرہ دیکھ کر لگ رہا ہے جیسے تم اس بات سے انجان ہو کہ تمہیں کون اینٹی ڈیوکران انجکشن لگا کر ہوش میں لایا ہے''۔ عمران نے اس کا چہرہ غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ یہ کام ان اسرائیلی ایجنٹوں کا تو نہیں ہو سکتا۔ وہ ہمیں اس طرح سے زندہ چھوڑ کر کیسے جا سکتے تھے۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں اس کمرے میں آپ کے ساتھ پڑا ہوا تھا اور اینٹی ڈیوکران کا انجکشن اور ایک خالی سرنج آپ کے پاس پڑا ہوا تھا جیسے کوئی چاہتا ہو کہ جیسے ہی مجھے ہوش آئے میں آپ کی آنکھوں میں

اینٹی ڈیوکران انجیکٹ کر کے آپ کی جان بچا سکوں''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران کے چہرے پر بھی حیرت اُمڈ آئی۔

''واقعی یہ کام کلارک، ہڈسن اور ہیرس تو نہیں کر سکتے۔ وہ تو ہمارے ازلی دشمن ہیں۔ انہیں تو ہمیں ہلاک کرنے میں بے حد آسانی ہوگئی تھی وہ ہمیں اسی حال میں بھی چھوڑ جاتے تو ہمارا زندہ رہنا ناممکن تھا۔ ڈیوکران فلیش کا اثر صرف اینٹی ڈیوکران کا انجکشن لگا کر ہی ختم کیا جا سکتا ہے اور یہ انجکشن آنکھوں کی مخصوص رگوں میں لگایا جاتا ہے۔ کسی کو اس بات کا اندازہ ہی نہیں ہوسکتا کہ ہمیں ڈیوکران فلیش سے بے ہوش کیا گیا ہے پھر چاہے ہمیں ہوش میں لانے کے لئے ہمارے دماغوں کے آپریشن ہی کیوں نہ کئے جاتے ہمیں ہوش نہیں آ سکتا تھا''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں کہ ہمارا ہمدرد کون ہے اور اس نے صرف مجھے ہی کیوں پہلے انجکشن لگایا تھا''...... ٹائیگر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''چلو جس نے بھی تمہیں انجکشن لگایا اس کا مقصد تمہاری جان بچانا تھا اور اس نے میرے لئے بھی تو یہاں ایک انجکشن اور سرنج چھوڑ دیا تھا تاکہ تم ہوش میں آ کر میری بھی جان بچا سکو''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یس باس لیکن''...... ٹائیگر نے کہا۔

''لیکن ویکن چھوڑو۔ ہم اسی رہائش گاہ میں موجود ہیں جہاں

ہماری کلارک اور دوسرے اسرائیلی ایجنٹوں سے ملاقات ہوئی تھی۔ ہمیں ہلاک کرنے کی نیت سے وہ ہمیں چھوڑ کر یقیناً یہاں سے نکل گئے ہوں گے۔ یہاں انہوں نے جی فور کے رکن ڈاکٹر مبشر ملک کو بھی رکھا ہوا تھا جسے وہ یقیناً اپنے ساتھ لے گئے ہوں گے۔ اب وہ ہمیں آسانی سے تو ملیں گے نہیں لیکن احتیاطاً اس رہائش گاہ کو چیک کرلو۔ ہوسکتا ہے کہ وہ جلدی میں جانے کی وجہ سے یہاں اپنا کوئی ایسا نشان چھوڑ گئے ہوں جس کا سراغ لگا کر ہم ان تک پہنچ سکیں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے بڑے سعادت مندانہ انداز میں کہا اور پھر وہ دونوں کمرے سے باہر آ گئے۔ انہوں نے رہائش گاہ کا ایک ایک حصہ چیک کر لیا لیکن واقعی رہائش گاہ خالی تھی اور کلارک اور اس کے ساتھی وہاں سے جاتے ہوئے اپنا کوئی نشان چھوڑ کر نہیں گئے تھے۔

''مجھے ان گاڑیوں کے ماڈل اور نمبر یاد ہیں۔ ان گاڑیوں میں ٹریکرز بھی لگے ہوئے تھے اگر آپ کہیں تو میں ٹریکرز کی مدد سے ان گاڑیوں کو ٹریس کروں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ کلارک انتہائی شاطر انسان ہے۔ اب تک اس نے ان کاروں کو ٹھکانے لگا دیا ہو گا وہ اپنے بچاؤ کا کوئی پہلو نہیں چھوڑتا اسی لئے تو اسے ماسٹر پلانر کہا جاتا ہے''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''تو اب ہم انہیں کہاں تلاش کریں''...... ٹائیگر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سوچنا پڑے گا۔ ڈاکٹر مبشر ملک کا ان کے قبضے میں ہونا بے حد خطرناک ہے وہ انہیں شدید اذیتوں سے دوچار کر سکتے ہیں''۔ عمران نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہمیں یہاں بے ہوش پڑے کافی وقت ہو گیا ہے۔ اب تک تو شاید وہ جی فور کے باقی ممبران تک بھی پہنچ گئے ہوں''......ٹائیگر نے اسی انداز میں کہا۔

''نہیں۔ میں نے ان کے ماسک میک اپ اتار دیئے تھے۔ اسرائیلی ایجنٹ ان تک وائیڈ گریل مشین کے ذریعے نہیں پہنچ سکیں گے''......عمران نے کہا۔

''اوہ پھر ٹھیک ہے''...... ٹائیگر نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ تمہیں کیتھ نے اینٹی ڈیوکران انجکشن لگایا ہو''......عمران نے اچانک کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

''کیتھ نے۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں باس۔ کیتھ بھی تو انہی کی ساتھی ہے۔ وہ بھلا میری جان کیوں بچائے گی''......ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''جب تمہاری اور کیتھ کی فائٹ ہوئی تھی اور تم نے کیتھ کو اچھال کر پھینک دیا تھا تو میں نے اس کی آنکھوں میں تمہارے

لئے نفرت کی جگہ پسندیدگی کے تاثرات دیکھے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ تمہارے لڑنے کے انداز کی وجہ سے تم سے مرعوب ہو کر تمہیں پسند کرنے لگی ہو''......عمران نے کہا تو ٹائیگر کے چہرے پر بوکھلاہٹ دکھائی دینے لگی۔

''نن۔ نن۔ نو باس۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ میری اسرائیل میں بھی اس سے فائٹ ہوئی تھی۔ اس وقت تک تو وہ میری شدید ترین دشمن بنی ہوئی تھی اور مجھے ہر حال میں ہلاک کرنے پر تلی ہوئی تھی اور اب بھی اس نے مجھے ہلاک کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

''اس نے تم پر مارشل آرٹس کے بہترین داؤ آزمائے تھے لیکن جواب میں تم نے نہ صرف اس کے تمام داؤ کا دفاع کیا بلکہ اس پر جواباً مارشل آرٹس کے گر بھی آزمائے تھے جس کی وجہ سے وہ تم سے شکست کھا گئی تھی۔ کیتھ خود کو مارشل آرٹس کی بہترین ماسٹر سمجھتی ہے اس لئے اس کا تم سے شکست کھا جانا یا تو اس کے غضب کو تقویت دیتا یا پھر اس کے دل میں تمہاری مہارت کی مرعوبیت طاری ہو جاتی اور یہی ہوا تھا کیتھ نے تمہیں فائٹ میں خود سے بڑھ کر پایا تو اس کے دل میں تمہارے لئے بے پناہ مرعوبیت آ گئی تھی اور یہ مرعوبیت اس کی پسند کا باعث تھی۔ شاید اسی پسند کی وجہ سے وہ تمہیں اس طرح ہلاک ہونے کے لئے نہیں چھوڑ سکتی تھی اس لئے اس نے تمہیں اینٹی ڈیوکران کا انجکشن لگایا اور میرے لئے بھی یہاں ایک انجکشن اور ایک سرنج چھوڑ گئی۔ اس نے تمہیں تو خطرے

سے نکال دیا تھا ساتھ ہی اس نے تمہارے وجہ سے میرے لئے بھی ایک انجکشن اور سرنج کا بندوبست کر دیا۔ تم نے اسے میرے سامنے ہی کہا تھا کہ تم میرے شاگرد ہو۔ اس لئے تمہارے دل میں اپنے لئے جگہ بنانے کے لئے اس نے تمہارے ذریعے میری جان بچانے کا بھی انتظام کر دیا تھا''...... عمران نے حالات اور واقعات کا درست تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا اس بات کا کلارک اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو علم نہیں ہوا ہو گا''...... ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ وہ اسرائیلی ایجنٹ ہے۔ وہ تمہاری جان بچانے کے ساتھ ساتھ اپنے ملک سے بھی وفادار رہنا چاہتی ہے۔ اس لئے اس نے یہ کام کلارک اور دوسرے ساتھیوں سے چھپ کر کیا ہو گا۔ اس کے خیال میں اگر مستقبل میں ہم اسرائیلی ایجنٹوں کے سامنے آ بھی گئے تو کلارک اور اس کے دوسرے ساتھی کیتھ پر الزام نہیں لگا سکیں گے کہ اس نے ہماری جان بچائی تھی''...... عمران نے کہا۔

''میں کیتھ کی پسند اور ناپسند کو تو نہیں جانتا لیکن اس نے میرے ذریعے آپ کی جان بچا کر مجھ پر واقعی بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اگر کبھی مجھے موقع ملا تو میں اس کا یہ احسان ضرور اتاروں گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''احسان کے بدلے کے طور پر اس نے تمہارا ہاتھ مانگ لیا تو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو میں اسے اپنا ہاتھ کاٹ کر دے دوں گا''...... ٹائیگر نے منہ بنا کر کہا جیسے وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گیا ہو کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔

''اگر اس نے اپنے لئے تمہیں اپنے سر پر سہرا سجانے کا کہا تو کیا تم اسے اپنا سر کاٹ کر دے دو گے''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''نو باس۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں کسی اور رنگ میں اس کے احسان کا بدلہ اتاروں گا کم از کم اس سے شادی نہیں کروں گا چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے''...... ٹائیگر نے کہا پھر وہ اچانک چونک پڑا۔

''شادی کے نام پر چونکے کیوں ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''میں شادی کے نام پر نہیں چونکا ہوں۔ میری ریڈ کرسٹل رِنگ غائب ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ریڈ کرسٹل رِنگ۔ یہ وہی رنگ ہے نا جو تم نے کاسٹریا سے خریدی تھی اور اس رِنگ پر تم نے کچھ سائنسی کام بھی کئے تھے''۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

''یس باس۔ اس رِنگ پر میں نے بہت کام کیا تھا۔ اس رنگ کی مدد سے میں ہر قسم کا اسلحہ جام کر سکتا تھا اور اس رنگ میں ایک مائیکرو نیڈل تھرو بھی موجود ہے جس سے میں نیڈل فائر کر کے کسی کو بھی بے ہوش کر سکتا تھا''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ رِنگ کیتھ ہی لے گئی ہے"۔ عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"رِنگ میری انگلی سے باقاعدہ نکالی گئی ہے باس۔ یہ دیکھیں میری انگلی پر انگوٹھی کا مخصوص نشان بھی ہے۔ یہ اپنے آپ میری انگلی سے نہیں نکل سکتی تھی۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ کیتھ نے ہماری جان بچائی ہے تو پھر مجھے بھی اس بات پر یقین ہے کہ اسی نے میرے انگلی سے رِنگ نکالی ہو گی"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"شاید وہ رِنگ تمہاری نشانی کے طور پر اپنے پاس رکھنا چاہتی ہو گی تا کہ تمہیں یاد دلا سکے کہ اس نے نہ صرف تمہاری بلکہ تمہارے باس کی بھی جان بچائی تھی"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا تم کسی طرح سے اس رِنگ سے لنک کر ہو سکتے ہو"۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"یس باس۔ اس رِنگ میں ایک مائیکرو ٹریکر بھی لگا ہوا ہے جس کی وجہ سے میں اس رِنگ کی لوکیشن کا پتہ لگا سکتا ہوں"...... ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا تو عمران کے چہرے پر جوش کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"گڈ شو۔ گڈ شو۔ اگر یہ رِنگ کیتھ کے پاس ہے تو پھر ہم ان تک آسانی سے پہنچ سکتے ہیں۔ چلو جلدی کرو اور اپنی ریڈ کرسٹل رِنگ سے لنک کرو اور پتہ کرو کہ وہ رِنگ اس وقت کہاں موجود

ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ دونوں رہائش گاہ سے نکلتے چلے گئے۔ عمران کی کار اسی جگہ موجود تھی جہاں اس نے رہائش گاہ میں داخل ہونے سے پہلے پارک کی تھی۔ ابھی وہ کار تک پہنچے ہی تھے کہ انہیں سامنے سے چند کاریں اس طرف آتی ہوئی دکھائی دیں۔ ان کاروں کو دیکھ کر عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ وہ کاریں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی تھیں۔

کچھ ہی دیر میں کاریں ان کے قریب آ کر رک گئیں اور ان سے ممبران نکل کر باہر آ گئے۔

"تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو"...... جولیا نے ان کی جانب حیران ہو کر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں۔ کیا تم یہاں ہماری تلاش میں نہیں آئی ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ہمیں تو چیف نے ماڈرن کالونی کی کوٹھی نمبر سات سو چالیس میں جانے کا حکم دیا تھا جہاں اسرائیلی گرین ایجنسی کے ایجنٹ موجود ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"چیف کو اس رہائش گاہ کا کیسے علم ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"ہم نے ہیڈ مرکو دانش منزل پہنچایا تھا۔ چیف نے شاید اس کی زبان کھلوا کر اس سے اسرائیلی ایجنٹوں کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو عمران ایک طویل

سانس لے کر رہ گیا۔

''لیکن تم اس علاقے میں کیا کر رہے ہو کیا چیف نے تمہیں بھی اسی کوٹھی پر ریڈ کرنے کے لئے بھیجا ہے''...... تنویر نے پوچھا۔

''نہیں۔ ہم نے اس کوٹھی پر رات کو ریڈ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ہماری اس کوشش نہیں ہمیں بلینک کر دیا تھا''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''بلینک کر دیا تھا۔ کیا مطلب''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کلارک اور اس کے ساتھی کوٹھی چھوڑ کر جا چکے ہیں''...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کوٹھی خالی ہے۔ تم اگر خالی کوٹھی پر ریڈ کرنا چاہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ہم احمق نہیں ہیں جو خالی کوٹھی پر ریڈ کرتے پھریں۔ تمہاری وجہ سے اسرائیلی ایجنٹ ہمارے ہاتھوں سے نکل گئے ہیں۔ تمہاری جگہ اگر ہم نے یہاں ریڈ کیا ہوتا تو میں دیکھتا کس طرح سے وہ ہمارے ہاتھوں سے بچ کر نکلتے''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''غلطی ہو گئی بھائی۔ آئندہ میں کوئی بھی کام تم سے پوچھ کر ہی کیا کروں گا''...... عمران نے بڑی معصومیت سے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے جبکہ تنویر برے برے منہ بنانے لگا۔

''ہمیں کوٹھی میں جا کر سرچ کرنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے اسرائیلی

ایجنٹ وہاں اپنا کوئی سراغ چھوڑ گئے ہوں''...... نعمانی نے کہا۔

''عمران صاحب کی موجودگی میں یہ سب کہہ رہے ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے عمران صاحب اور ان کے شاگرد نے کوٹھی کو چیک نہیں کیا ہو گا''...... صدیقی نے منہ بنا کر کہا تو نعمانی اثبات میں سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

''اگر اس کوٹھی میں کوئی نہیں ہے تو میں چیف کو اطلاع دے دیتی ہوں''...... جولیا نے کہا اور اس نے ہینڈ بیگ سے سیل فون نکال کر چیف کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''تم اپنا کام کرو''...... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر اثبات میں سر ہلا کر کار میں بیٹھ گیا اور اس نے اپنا لیپ ٹاپ کمپیوٹر اٹھا کر اپنی ریڈ کرسٹل رِنگ کو سرچ کرنا شروع کر دیا جو اس کی انگلی سے کیتھ اتار کر لے گئی تھی۔

کلارک کے چہرے پر شدید غصہ اور الجھن کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک نئی رہائش گاہ میں واپس آیا تھا۔

ماڈرن کالونی سے نکلتے ہوئے اس نے بلیک ڈائمنڈ کلب کے ہیڈمر سے بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس سے اس کا رابطہ نہیں ہوا تھا تو کلارک نے ہیڈمر کے نائب ڈیمرس سے بات کی تھی جس نے ماڈرن کالونی سے دور ایک نئی کالونی میں اسے ایک ادر رہائش گاہ کا پتہ بتا دیا تھا۔

کلارک اپنے ساتھیوں اور ڈاکٹر مبشر ملک کو لے کر فوری طور پر اس نئی رہائش گاہ میں منتقل ہو گیا تھا۔ اس رہائش گاہ میں آتے ہی کلارک نے ڈاکٹر مبشر ملک کو وہیں چھوڑا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ وین میں وائیڈ گریل مشین رکھ کر باقی تین جی فور کی تلاش

میں نکل کھڑا ہوا۔

کلارک اور اس کے ساتھیوں نے دارلحکومت کے ایک ایک حصے کو سرچ کیا تھا لیکن وائیڈ گریل مشین میں دوسرے کسی جی فور کے کریڈیم ماسک میک اپ کا کاشن نہیں ملا تھا۔ وہ سب رات بھر جاگتے رہے تھے جس کی وجہ سے ان پر تھکاوٹ طاری ہو گئی تھی۔ جب صبح تک انہیں کوئی کاشن نہ ملا تو وہ واپس اس رہائش گاہ میں آ گئے۔ کیتھ، ہڈسن اور ہیرس تو جا کر کمروں میں سو گئے تھے لیکن کلارک کی آنکھوں مین نیند کا شائبہ تک نظر نہیں آ رہا تھا۔

کلارک کو اس بات کا غصہ تھا کہ وہ باقی جی فور کو کیوں تلاش نہیں کر سکا ہے۔ اسے شک ہو رہا تھا کہ کہیں عمران نے جی فور کے باقی سائنس دانوں کے کریڈیم ماسک میک اپ نہ اتار دیئے ہوں۔ اگر ایسا ہوا تھا تو کلارک واقعی ان سائنس دانوں کا وائیڈ گریل مشین سے پتہ نہیں لگا سکتا تھا۔ چونکہ کلارک کو نیند نہیں آ رہی تھی اس لئے اس نے دوسرے تین سائنس دانوں اور ان کی لیبارٹری کا پتہ لگانے کے لئے ڈاکٹر مبشر ملک کا مائنڈ اسکین کرنے کا پروگرام بنا لیا اور پھر وہ ایک مشین لے کر اس کمرے میں آ گیا جہاں ڈاکٹر مبشر ملک کو بے ہوش کر کے رکھا گیا تھا۔

کلارک نے کئی گھنٹے لگا کر ڈاکٹر مبشر ملک کا مائنڈ اسکین کیا اور اس کے مائنڈ کا رزلٹ لے کر اپنے کمرے میں آ گیا۔ جب اس نے ڈاکٹر مبشر ملک کا اسکین کیا ہوا مائنڈ سٹڈی کیا تو یہ دیکھ کر وہ

غصے سے کھول کر رہ گیا کہ ڈاکٹر مبشر ملک کے مائنڈ میں دوسرے تین سائنس دانوں کے بارے میں کوئی ڈیٹا موجود نہیں تھا۔ ڈاکٹر مبشر ملک کو اس بات سے لاعلم رکھا گیا تھا کہ اس کے ساتھی سائنس دان اس سے کتنے فاصلے پر اور کہاں رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ جس لیبارٹری میں کام کرتا تھا اس لیبارٹری کے بارے میں بھی اس کے مائنڈ میں کچھ نہیں تھا یوں لگتا تھا جیسے ایک خاص مقام پر ڈاکٹر مبشر ملک کے مائنڈ کو ٹرانس میں لا کر باقاعدہ لاکڈ کر دیا گیا تھا تاکہ کسی اسکین مشین سے اس کا مائنڈ اسکین کیا جائے تو مخصوص معلومات سے زیادہ اس کے دماغ کا ڈیٹا حاصل نہ کیا جا سکے اور یہ کام سوائے عمران کے اور کوئی نہیں کر سکتا تھا۔

کلارک کو عمران پر بے حد غصہ آ رہا تھا۔ ڈاکٹر مبشر ملک کا مائنڈ اوپن کرنے کی، کی عمران کے پاس تھی جسے کلارک ہلاک ہونے کے لئے ماڈرن کالونی کی رہائش گاہ میں چھوڑ آیا تھا۔ جب تک عمران اسے کوڈ کی نہ بتا دیتا اس وقت تک ڈاکٹر مبشر ملک کا مائنڈ مکمل طور پر اسکین نہیں کیا جا سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ تھکاوٹ ہونے کے باوجود کلارک کو نیند نہیں آ رہی تھی اور اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اب باقی سائنس دانوں کو کہاں تلاش کرے یا عمران سے کوڈ کی کیسے حاصل کرے جس سے وہ ڈاکٹر مبشر ملک کا مائنڈ اوپن کر کے اس سے معلومات حاصل کر سکے۔

کیتھ، ہڈسن اور ہیرس دوپہر تک سوئے رہے تھے جب وہ جاگ کر کلارک کے روم میں آئے تو کلارک انتہائی پریشانی کے عالم میں کمرے میں دونوں ہاتھ پشت پر باندھے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔

''کیا بات ہے۔ تم ابھی تک جاگ رہے ہو''...... کیتھ نے اسے کمرے میں ادھر ادھر ٹہلتے دیکھ کر پوچھا۔

''ہاں۔ میں ابھی تک سو نہیں سکا ہوں''...... کلارک نے جواب دیا۔

''کیوں۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم شدید تھک گئے ہو اور سونے کے لئے اپنے کمرے میں جا رہے ہو۔ جب تم اپنے کمرے میں سونے کے لئے گئے تب ہی ہم بھی اپنے کمروں میں گئے تھے''...... ہڈسن نے کہا۔

''ہاں۔ مگر یہاں آ کر مجھے نیند نہیں آئی تھی''...... کلارک نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

''تو پھر اب تک کیا کرتے رہے ہو تم''...... ہیرس نے پوچھا تو کلارک نے انہیں ساری تفصیل بتا دی جسے سن کر وہ تینوں بھی پریشان ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

''اب تک تو عمران اور اس کا ساتھی ہلاک ہو چکے ہوں گے۔ عمران کے ساتھ ہی اس کے مائنڈ میں موجود کوڈ کی بھی ختم ہو گئی ہو گی۔ رات ہم تمہارے ساتھ ہر طرف پھرتے رہے ہیں لیکن تمہیں

جی فور کے دوسرے کسی سائنس دان کے میک اپ کا کاشن نہیں ملا تھا اب تم کہہ رہے ہو کہ عمران نے ان کا میک اپ اتار دیا ہو گا تو پھر ہم باقی سائنس دانوں کو کیسے تلاش کریں گے“...... ہیرس نے حیران ہو کر کہا۔

”یہی سوچ سوچ کر تو میرا دماغ خراب ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر مبشر ملک کے مائنڈ کو عمران نے اس انداز میں لاکڈ کر رکھا ہے کہ میں کوشش کے باوجود اس سے کچھ حاصل نہیں کر سکا ہوں۔ نہ وہ اپنے ساتھی سائنس دانوں کی رہائش گاہوں کے بارے میں کچھ جانتا ہے اور نہ ہی اس کے مائنڈ کا وہ حصہ کھل رہا ہے جس سے یہ پتہ چل سکے کہ وہ کس لیبارٹری میں کام کرتے ہیں اور وہ لیبارٹری کہاں ہے“...... کلارک نے غصے اور جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

”تم نے کہا تھا کہ اگر ہمیں وائیڈ گریل مشین کے ذریعے ان سائنس دانوں کو پتہ نہ چلا تو تم ایسا طریقہ کار اختیار کرو گے کہ چاروں سائنس دان خود ہی اپنے بلوں سے نکل کر سامنے آ جائیں گے“...... کیتھ نے اسے یاد دلاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ یہ چاروں سائنس دان حسن پرست ہیں لیکن ان کی حسن پرستی صرف مصری عورتوں کے لئے ہے۔ یہ چاروں مصری عورتوں کا رقص دیکھنا بے حد پسند کرتے ہیں۔ اسرائیل میں بھی جب کبھی مصری ڈانسر گرلز کے شو منعقد ہوتے تھے تو یہ سب کام چھوڑ کر ان شوز کو دیکھنے کے لئے چلے جاتے تھے۔ اس لئے میرا

خیال تھا کہ اگر انہیں تلاش کرنا ہے تو پھر ہمیں یہاں مصری ڈانس گرلز کے شو کا انعقاد کرنا پڑے گا۔ جہاں بھی مصری ڈانس گرلز کا شو ہو گا یہ چاروں سائنس دان وہاں ضرور پہنچیں گے“...... کلارک نے کہا۔

”تو پھر اس میں پریشانی والی کون سی بات ہے۔ یہاں عموماً مصری خواتین کا طائفہ شوز کے لئے آتا رہتا ہے۔ ہم یہاں کسی سے معاہدہ کر لیتے ہیں اور اس شو کو دیکھنے کے لئے آنے والوں پر کڑی نظر رکھتے ہیں۔ ہمارے پاس سن لائٹ ویژنل گلاسز موجود ہیں جن کے ذریعے ہم کسی کا بھی میک کے پیچھے چھپا ہوا چہرہ آسانی سے دیکھ سکتے ہیں۔ جی فور کے کریڈیم ماسک میک اپ اتار کر انہیں جو بھی میک اپ کئے گئے ہوں گے وہ عارضی ہی ہوں گے جو سن لائٹ ویژنل گلاسز کی وجہ سے ہماری نظروں سے نہیں چھپ سکیں گے اور ہمیں ان سائنس دانوں کا فوراً پتہ چل جائے گا اور ہم انہیں فوراً اٹھا لیں گے“...... ہڈسن نے کہا۔

”نہیں۔ اس کام میں بہت وقت لگ جائے گا۔ عمران اور ٹائیگر جس طرح سے ہمارے پاس پہنچے تھے اس سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہماری راہ پر لگ چکی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ڈاکٹر مبشر ملک کے غائب ہونے کی وجہ سے ہوسکتا ہے کہ اب باقی سائنس دانوں کو انڈر گراؤنڈ کر دے۔ جب تک ہم یہاں موجود ہے وہ ان سائنس دانوں کو ایسی کسی بھی غیر

محفوظ جگہ پر جانے کی اجازت نہیں دے گا جہاں ان کی جان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہو''...... کلارک نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ تب تو ہمارا مصری ڈانس گرلز والا آئیڈیا کام نہیں کرے گا''...... ہیرس نے کہا۔

''مجھے پہلے اس بات کا علم ہوتا کہ عمران نے ڈاکٹر مبشر ملک کو ٹرانس میں لے کر اس کا مائنڈ لاکڈ کر رکھا ہے تو میں عمران کو بھی اٹھا کر یہاں لے آتا۔ اس پر چونکہ ڈیوکران فلیش کا اثر ہے اس لئے اس کا مائنڈ اسکین کرنے میں مجھے کوئی مشکل پیش نہ آتی اور میں اس کے مائنڈ سے وہ کوڈ کی نکال لیتا جس کی مدد سے ڈاکٹر مبشر ملک کا مائنڈ اوپن کر سکتا تھا''...... کلارک نے کہا۔

''اب عمران کو یہاں لانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ چوبیس گھنٹوں سے زیادہ وقت ہو چکا ہے اب تک تو اس کے دماغ کی ساری رگیں پھٹ گئی ہوں گی اور وہ موت کی اندھی کھائیوں میں گر چکا ہو گا''...... ہیرس نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو میں پریشان ہوں کہ اس حالت میں ہم ڈاکٹر مبشر ملک کا کیا کریں گے۔ عمران نے اس کے مائنڈ پر زبردست انداز میں کام کیا ہے۔ ڈاکٹر مبشر ملک کا مائنڈ لاکڈ کرتے وقت عمران نے اس بات کا بھی خیال رکھا ہے کہ اگر ڈاکٹر مبشر ملک کا مائنڈ کوئی اور ٹرانس میں لینے یا کسی مشین سے اس کا مائنڈ اسکین کرنے کی کوشش کرے تو اس کا مائنڈ مکمل طور پر بلینک ہو

جائے اور وہ اس وقت تک کے لئے بے ہوش ہو جائے جب تک کہ عمران خود ایک بار پھر اس کا مائنڈ ٹرانس میں لے کر اسے بیدار نہ کرے''...... کلارک نے جواب دیا۔

''تعجب ہے۔ عمران تو ہماری توقع سے کہیں زیادہ شاطر ثابت ہوا ہے۔ اس نے جی فور کے مائنڈز بھی اپنے کنٹرول میں کر رکھے تھے''...... ہڈسن نے کہا۔

''ہاں واقعی۔ اس کی ذہانت کی داد دینی پڑے گی وہ ہمیشہ دور کی ہی سوچتا تھا''...... ہیرس نے کہا۔

''تھا تم شاید اس لئے کہہ رہے ہو کہ وہ اب ہلاک ہو چکا ہے''...... ہڈسن نے کہا تو ہیرس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اگر عمران زندہ ہوتا اور یہاں آ جاتا تو کیا تم اس کا مائنڈ اسکین کر کے اس سے کوڈ کی حاصل کر سکتے تھے''...... کیتھ نے پوچھا جو اب تک خاموشی سے ان کی باتیں سن رہی تھی۔

''ہاں۔ عمران اگر میرے قابو میں آ جائے تو میں اس کا مائنڈ ہیک کر سکتا ہوں۔ اس نے چاہے اپنا مائنڈ بھی لاک کر رکھا ہو لیکن اپنا مائنڈ کھولنے کے لئے اسے وہ کوڈ کی اپنے شعور میں ہی رکھنی پڑے گی تاکہ وہ اس کی مدد سے اپنی لاشعوری کیفیت اجاگر کر سکے۔ اگر اس کے مائنڈ کی کی اس کے لاشعور میں چلی جائے تو وہ بھی اپنا مائنڈ اوپن نہیں کر سکتا۔ مجھے اس کے مائنڈ کی کی مل جائے تو میں آسانی سے اس کے لاشعور میں جھانک سکتا ہوں اور پھر اس

کے مائنڈ سے ڈاکٹر مبشر ملک سمیت جی فور کے تمام سائنس دانوں کی کوڈ کیز حاصل کر سکتا ہوں لیکن اب ایسا شاید ہی ہو کیونکہ عمران پر میں نے ڈیوکران فلیش کا وار کیا تھا جس سے بچ نکلنا اس کے لئے ناممکن ہے اور اس کے مردہ دماغ سے کوئی بھی کوڈ کی حاصل کرنا اب ممکن نہیں ہے''...... کلارک نے افسوس زدہ لہجے میں کہا۔

''اگر میں کہوں کہ عمران اور اس کا شاگرد ٹائیگر ہلاک نہیں ہوئے ہیں اور وہ زندہ ہیں تو''...... کیتھ نے کہا تو نہ صرف کلارک بلکہ ہڈسن اور ہیرس بھی بری طرح سے اچھل پڑے۔

''کیا!۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو کیتھ۔ تم جانتی ہو کہ میں نے ان پر ڈیوکران فلیش کا وار کیا تھا اور وہ وہیں بے ہوش ہو کر گر گئے تھے۔ ان کے پاس چوبیس گھنٹوں کا وقت تھا اگر چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر ان کی آنکھوں کی مخصوص رگوں میں اینٹی ڈیوکران انجکشن نہ لگائے جائیں تو انہیں کسی بھی صورت میں ہوش نہیں آ سکتا تھا۔ چوبیس گھنٹوں کے پورے ہوتے ہی ان کے دماغوں کی تمام رگیں پھول کر پھٹنا شروع ہو جاتیں پھر ان کا زندہ رہنا مشکل ہی نہیں ناممکن تھا قطعی ناممکن''...... کلارک نے کہا۔

''اینٹی ڈیوکران لگانے سے تو ان کی جانیں بچ سکتی تھیں نا''...... کیتھ نے اسی انداز میں کہا۔

''ہاں۔ مگر ہم انہیں وہاں اسی حالت میں چھوڑ آئے تھے۔ اگر وہاں ان کے ساتھی بھی ان کی مدد کو پہنچ جائیں تو وہ اس بات کا

اندازہ بھی نہیں لگا سکتے کہ انہیں ڈیوکران فلیش سے بے ہوش کیا گیا ہے۔ وہ لاکھ جتن کرتے مگر عمران اور ٹائیگر کو ہوش میں لانا ان کے لئے ممکن نہیں تھا''...... کلارک نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''تم جانتے ہو کہ میں ایسے لوگوں کو بے حد پسند کرتی ہوں جو مجھ سے مارشل آرٹس میں زیادہ دسترس رکھتے ہوں۔ خاص طور پر وہ انسان جو میرے مقابلے پر آئیں اور نہ صرف میرے حملوں کا دفاع کر سکیں بلکہ مجھے مقابلے میں شکست سے بھی دوچار کر دیں''...... کیتھ نے کہا۔

''ہاں۔ مگر اس بات کا عمران اور ٹائیگر کے ہوش میں رہنے سے کیا تعلق ہے''...... ہڈسن نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ کلارک اور ہیرس غور سے کیتھ کی طرف دیکھ رہے تھے جیسے وہ کیتھ کے چہرے سے کچھ پڑھنے کی کوشش کر رہے ہوں۔

''بہت تعلق ہے۔ تم تینوں پر عمران نے حملہ کیا تھا لیکن میرے مقابلے پر عمران کا شاگرد ٹائیگر تھا جس سے میری اسرائیل میں بھی فائٹ ہو چکی تھی۔ اسرائیل میں بھی میں ٹائیگر سے مات کھا گئی تھی۔ اس کے فائٹ کرنے کا انداز نیا اور انتہائی یونیک تھا میں نے اس وقت سوچ لیا تھا کہ میں اپنے مارشل آرٹس کے فن کو اور زیادہ نکھاروں گی اور اس کے مزید گر سیکھوں گی اور پھر اگر کبھی ٹائیگر میرے مقابلے پر آیا تو میں اسے چند ہی لمحوں میں زمین چاٹنے پر مجبور کر دوں گی۔ پھر میں نے یہ سب گر سیکھے تھے اور یہ اتفاق ہی

تھا کہ یہاں میرے مقابلے پر ٹائیگر ہی آیا تھا۔ لیکن اس کے
مقابلے میں میری ساری محنت اور میری تکنیک فلاپ ہو کر رہ گئی
تھی۔ ٹائیگر نے میرے ہر وار کا نہ صرف انتہائی ماہرانہ انداز میں
دفاع کیا تھا بلکہ اس نے مجھے بار بار زمین چاٹنے پر مجبور کر دیا تھا
اور پھر اس نے آخری وار کر کے جس طرح مجھے اٹھا کر تم تینوں پر
پھینک دیا تھا میں اسی وقت اس کے فن سے مرعوب ہو گئی تھی اور
میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ ٹائیگر وہ انسان ہے جو میرا آئیڈیل ہو
سکتا ہے۔ وہ مجھ سے بڑھ کر صلاحیتوں کا مالک ہے۔ اگر میں اسے
شکست نہیں دے سکتی تھی تو دنیا کا کوئی بھی مارشل آرٹس کا ماسٹر
اسے شکست سے دوچار نہیں کر سکتا ہے''...... کیتھ نے صاف گوئی
سے کام لیتے ہوئے کہا۔

''تو کیا تم اسے پسند کرنے لگی تھی''...... ہیرس نے اسے غور
سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''آئیڈیل پسند آنے پر ہی بنایا جاتا ہے''...... کیتھ نے جواب
دیا۔

''کہیں تم یہ تو نہیں کہنا چاہتی کہ تم ٹائیگر کو پسند کرتی ہو اور تم
نے اسے زندہ رکھنے کے لئے اس کی آنکھوں میں اینٹی ڈیوکران کا
انجکشن لگا دیا ہے''...... کلارک نے اسے چبھتی ہوئی نظروں سے
دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ میں اسے زندہ رکھنا چاہتی تھی اس لئے میں نے تم

ؤں سے چھپ کر کمرے میں جا کر اس کی آنکھوں کی مخصوص
لوں میں اینٹی ڈیوکران انجکشن لگا دیا تھا''...... کیتھ نے اسی انداز
ں کہا تو نہ صرف کلارک بلکہ ہڈسن اور ہیرس نے بھی غصے سے
بڑے بھینچ لئے۔

''تمہاری اس حرکت کا جب چیف کو پتہ چلے گا تو وہ تمہارا
کورٹ مارشل کر دے گا کیتھ۔ تم نے ایسے دشمن کی مدد کی ہے جو
ئی بار اسرائیل میں آ کر اسرائیل کو شدید نقصان پہنچا چکا ہے''۔
ہیرس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''دشمن کو دوست بھی تو بنایا جا سکتا ہے۔ جو میرا دوست بن سکتا
ہے وہ میری وجہ سے اسرائیل کا بھی دوست بن سکتا ہے اور ٹائیگر
جیسے انسان اگر ہماری ایجنسی کا حصہ بن جائیں تو پھر گرین ایجنسی کا
نام پوری دنیا میں اول نمبر پر آ جائے گا اس لئے میرا نہیں خیال کہ
چیف کو میری اس حرکت پر کوئی اعتراض ہو گا''...... کیتھ نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ ٹائیگر تمہاری زلفوں کا اسیر ہو
چکا ہے اور تم اس سے جو کچھ کہو گی وہ مان جائے گا''...... کلارک
نے غرا کر کہا۔

''نہیں۔ میں نے ایسا نہیں کہا''...... کیتھ نے کہا۔

''تو پھر تم اس کے دوست بننے کا کیوں کہہ رہی ہو''...... ہڈسن
نے پوچھا۔

''وہ زندہ رہے گا تو وہ ہمارے پیچھے آنے کی کوشش کرے گا

اور میں چاہتی ہوں کہ وہ ہمارے پیچھے آئے اور ہم اسے اپنے قابو میں کر لیں۔ اپنے قابو میں کرنے کے بعد ہم اس کا مائنڈ کنٹرول کر لیں گے تو پھر وہ وہی کرے گا جو میں چاہوں گی“...... کیتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ سب تمہاری خام خیالی ہے کیتھ۔ ٹائیگر عمران جیسے انسان کا شاگرد ہے۔ وہ آسانی سے قابو آنے والوں میں سے نہیں ہے۔ تم نے اسے اینٹی ڈیوکران لگا دیا ہے لیکن جب وہ اپنے باس کی لاش دیکھے گا تو اس کی نفرت ہمارے لئے اور زیادہ بڑھ جائے گی اور وہ آگ کا طوفان بن کر ہماری تلاش میں نکل کھڑا ہو گا جسے قابو کرنا شاید ہمارے بس سے بھی باہر ہو جائے“...... کلارک نے کہا۔

”میں نے عمران کی جان بچانے کے لئے وہاں ایک اینٹی ڈیوکران کا انجکشن اور ایک خالی سرنج رکھ دی تھی۔ اب یہ ٹائیگر کی قسمت ہے کہ چوبیس گھنٹوں سے قبل اسے ہوش آ جائے۔ اگر اسے بروقت ہوش آ گیا تو وہ انجکشن دیکھ کر سمجھ جائے گا کہ تم نے ان پر ڈیوکران فلش کا وار کیا تھا اور اگر وہ ڈیوکران فلیش کے بارے میں جانتا ہو گا تو اسے یہ بھی معلوم ہو گا کہ عمران کو ڈیوکران فلیش کے اثر سے نکالنے کے لئے اسے عمران کی آنکھوں کی کن رگوں میں انجکشن لگانا ہے اور کتنی مقدار میں لگانا ہے“...... کیتھ نے کہا تو کلارک نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنے بال پکڑ لئے۔ اس کا چہرہ غصے سے اور زیادہ سرخ ہو گیا تھا۔

”تو تم نے نہ صرف ٹائیگر بلکہ عمران کی جان بھی بچا لی ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ ٹائیگر ڈیوکران کے بارے میں نہ جانتا ہو۔ یہ تم نے کیا کر دیا ہے کیتھ۔ ہم نے اسرائیل کے ان دشمنوں کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی جو اسرائیل کے بدترین دشمن تھے اور تم یہودی اور اسرائیلی ہونے کے باوجود ان دشمنوں کی مدد کرنے وہاں پہنچ گئی تھی“...... کلارک نے کہا۔

”میں نے تو ٹائیگر کے دل میں اپنے لئے ہمدردی پیدا کرنے کے لئے وہاں انجکشن اور سرنج چھوڑے تھے۔ میرا اندازہ تھا کہ جب ٹائیگر کو معلوم ہو گا کہ وہ اور اس کا باس میری وجہ سے یقینی موت کے منہ سے نکلے ہیں تو وہ میرا احسان مند ہو جائے گا اور آسانی سے میری دوستی قبول کر لے گا“...... کیتھ نے کہا تو کلارک غرا کر رہ گیا۔

”یہ تمہاری خام خیالی ہے کیتھ۔ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتی ہو۔ وہ عورتوں سے دور رہنے والے لوگ ہیں۔ احسان کا بدلہ وہ احسان سے اتارنا جانتے ہیں۔ احسان کے بدلے کسی عورت کا ہاتھ نہیں تھامتے۔ تم نے عمران اور ٹائیگر کو زندہ رکھ کر نہ صرف ہمارے ساتھ غداری کی ہے بلکہ گرین ایجنسی اور اسرائیل سے بھی غداری کی مرتکب ہوئی ہو۔ میرا دل چاہ رہا ہے کہ تمہاری اس حرکت پر میں تمہیں ابھی اور اسی وقت گولیوں سے اُڑا دوں لیکن“...... کلارک نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”لیکن کیا“...... کیتھ نے اس کی جانب جواباً غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”گرین ایجنسی کا ایجنٹ ہونے کی وجہ سے میرے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور میں اصول کے تحت اپنے کسی ساتھی کو نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا۔ لیکن تمہاری یہ احمقانہ حرکت تمہیں لے ڈوبے گی۔ میں چیف کو ساری حقیقت سے آگاہ کر دوں گا۔ وہ تمہاری اس غلطی کی سزا دے یا تمہیں چھوڑ دے اس کا فیصلہ چیف ہی کرے گا“...... کلارک نے کہا۔

”ابھی تم کہہ رہے تھے کہ اگر عمران زندہ ہوتا تو تم اسے قابو کر کے اس کے مائنڈ سے کوڈ کی حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں یہ سب کچھ بتایا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ تم یہ سب چیف کو بتا کر میرا کورٹ مارشل کراؤ گے یہ تو غلط بات ہے“۔ کیتھ نے منہ بنا کر کہا۔

”ہونہہ۔ کیا غلط ہے اور کیا صحیح اس کا فیصلہ چیف کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ میں تو یہ جانتا ہوں کہ تم نے عمران اور ٹائیگر کو نئی زندگی دے کر ہم سے غداری کی ہے اور بس“...... کلارک نے سر جھٹک کر کہا۔

”اگر میں عمران اور ٹائیگر کو پکڑ کر تمہارے حوالے کر دوں تو تم عمران کے مائنڈ سے اپنی مطلوبہ کوڈ کی حاصل کر کے اسے ہلاک کر دینا میں اس پر کوئی اعتراض نہیں کروں گی لیکن اس کے ساتھ ساتھ

تمہیں میرے لئے ٹائیگر کا مائنڈ بھی سکین کرنا ہو گا اور اسے میرا دوست بنانا ہو گا۔ بولو کر سکتے ہو ایسا“...... کیتھ نے کہا۔

”ہونہہ۔ ایسا تب ہی ہو گا نہ جب وہ دوبارہ ہمارے قابو میں آئیں گے“...... ہیرس نے منہ بنا کر کہا۔

”وہ ہمارے قابو میں آئیں گے ضرور آئیں گے بلکہ میں تو یہاں تک کہہ سکتی ہوں کہ وہ بہت جلد یہاں اس رہائش گاہ میں بھی آئیں گے“...... کیتھ نے کہا اور کلارک، ہڈسن اور ہیرس اس کی بات سن کر ایک بار پھر اچھل پڑے۔

”کیا مطلب۔ کیا تم ان کے لئے وہاں کوئی سراغ بھی چھوڑ کر آئی ہو تاکہ وہ آسانی سے ہم تک پہنچ جائیں“...... ہڈسن نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ میں ٹائیگر کے ہاتھ سے اس کی ریڈ کرسٹل رنگ اتار لائی ہوں۔ یہ دیکھو یہ ہے وہ رنگ“...... کیتھ نے کہا اور اس نے دائیں ہاتھ کی ایک انگلی میں موجود سرخ نگینے والی ایک انگوٹھی دکھاتے ہوئے کہا۔

”اس رنگ سے کیا ہو گا“...... ہیرس نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”اس رنگ میں ایک مائیکرو ٹریکر لگا ہوا ہے۔ ٹائیگر کو جب معلوم ہو گا کہ اس کی ریڈ کرسٹل رنگ میرے پاس ہے تو وہ اسے ٹریک کرے گا جس کے نتیجے میں اسے ہماری لوکیشن کا علم ہو جائے

Downloaded from https://paksociety.com

گا اور وہ عمران کے ساتھ یہاں ریڈ کرنے ضرور آئے گا۔ میں چاہتی ہوں کہ ہم ان کے آنے پر استقبال کے لئے پہلے سے ہی اپنی تیاری مکمل کر لیں۔ اس بار ہوسکتا ہے کہ عمران اور ٹائیگر یہاں اکیلے نہ آئیں اور وہ سیکرٹ سروس کی پوری فورس کے ساتھ آئیں۔ سوچو اگر عمران کے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ممبران ہمارے قابو میں آجائیں تو ہم یہاں اپنا مشن مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مکمل طور پر ختم کر سکتے ہیں''...... کیتھ نے کہا تو کلارک حیرت سے اس کی شکل دیکھنے لگا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس کا چہرہ کھل اٹھا۔

''اگر ایسا ہو جائے تو تمہاری یہ غداری اسرائیل کے لئے انتہائی سود مند ثابت ہو گی کیتھ۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ختم کرنا نہ صرف ہمارے لئے بلکہ اسرائیل کے مفاد میں بھی ہو گا جس سے نہ صرف تمہارا بلکہ گرین ایجنسی کا مورال بھی پوری دنیا میں بے حد بلند ہو جائے گا اور پوری دنیا گرین ایجنسی کے اس کارنامے کو سراہے گی کہ ہم نے عمران سمیت پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ختم کر دیا ہے''...... کلارک نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''تو پھر جلدی کرو۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا استقبال ہم انتہائی شایان شان طریقے سے کریں گے''...... کیتھ نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار کلارک بے اختیار ہنس پڑا۔

''ضرور ضرور۔ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے استقبال کی

ایسی تیاری کروں گا کہ انہیں ہمارا یہ استقبال مرنے کے بعد بھی کبھی نہیں بھولے گا''...... کلارک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہارا ٹارگٹ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران ہونے چاہئیں ٹائیگر نہیں۔ اس کے لئے تمہیں مجھ سے وعدہ کرنا پڑے گا کہ تم اسے نہ صرف زندہ رکھو گے بلکہ اس کا مائنڈ کنٹرول کر کے اسے میرا دوست بھی بنا دو گے ہمیشہ کے لئے''...... کیتھ نے کہا۔

''اوکے۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں ٹائیگر کو کچھ نہیں کہوں گا۔ میں اس کا مائنڈ کنٹرول کر کے اسے ہمیشہ کے لئے تمہارا غلام بنا دوں گا۔ وہ تمہاری ہر بات مانے گا۔ تم کہو گی تو وہ ہنسے گا تم چاہو گی تو وہ روئے گا۔ تمہارے کہنے پر ہی وہ سوئے اور جاگے گا بھی''...... کلارک نے کہا تو کیتھ بے اختیار ہنس پڑی۔ کلارک کی بات سن کر ہڈسن اور ہیرس کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹیں آ گئیں۔ وہ چاروں بیٹھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے استقبال کی تیاریوں کے سلسلے میں ڈسکس کرنا شروع ہو گئے تا کہ عمران اور اس کے ساتھی جب اس رہائش گاہ میں ریڈ کرنے کے لئے آئیں تو وہ ان کے پھیلائے ہوئے موت کے جال سے کسی بھی طور پر بچ کر نہ جا سکیں۔

عمران اور اس کے ساتھی اس وقت رانا ہاؤس میں موجود تھے۔ عمران ان سب کو لے کر یہاں پہنچ گیا تھا۔ ٹائیگر بھی ان کے ساتھ ہی تھا۔ وہ مسلسل لیپ ٹاپ کمپیوٹر پر اپنی ریڈ کرسٹل رِنگ کو ٹریک کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس کا ابھی تک رِنگ سے لنک نہیں ہوا تھا۔ اس نے عمران کو بتایا تھا کہ کیتھ کو شاید اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ ریڈ کرسٹل رِنگ میں ٹریکر موجود ہے اس لئے اس نے ٹریکر سسٹم آف کر دیا ہے۔ چونکہ ٹریکر سسٹم آف تھا اسی لئے ٹائیگر کا ابھی تک اس رِنگ سے لنک نہیں ہو سکا تھا لیکن ٹائیگر مسلسل اپنی کوششوں میں لگا ہوا تھا۔

عمران نے ممبران کے سامنے چیف سے بات کی تھی اور اسے ساری صورتحال سے آگاہ کرتے ہوئے اس بات کی چیف سے اجازت بھی لے لی تھی کہ جیسے ہی انہیں اسرائیلی گرین ایجنسی کی

گرین ایجنسی کے ایجنٹوں کا علم ہو گا وہ ان کی سرکوبی کے لئے نکل جائیں گے۔ چیف نے عمران کو سختی سے حکم دیا تھا کہ وہ اسرائیل کی گرین ایجنسی کے ایجنٹوں سے ڈاکٹر مبشر ملک کو ہر صورت میں زندہ بچا کر لائیں جس پر عمران نے چیف کو بتایا تھا کہ اسرائیلی ایجنٹ اس وقت تک ڈاکٹر مبشر ملک کو نقصان نہیں پہنچا سکتے جب تک وہ ڈاکٹر مبشر ملک کا مائنڈ اس کی لگائی ہوئی کوڈ کی سے اوپن کر کے اس سے اپنی مطلوبہ معلومات نہ حاصل کر لیں۔

عمران نے چیف کے ساتھ ساتھ اپنے ساتھیوں کو بھی بتایا تھا کہ اس نے ڈاکٹر مبشر ملک کے مائنڈ کو اس انداز میں کنٹرول کر رکھا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص انہیں اپنی ٹرانس میں لانے کی کوشش کرے گا یا پھر ان کے مائنڈ کی کسی مشین سے اسکیننگ کی جائے گی تو ڈاکٹر مبشر ملک کا مائنڈ مکمل طور پر بلینک ہو جائے گا اور ان پر گہری نیند طاری ہو جائے گی۔ ڈاکٹر مبشر ملک اس وقت تک نہیں جاگیں گے جب تک خود عمران ان کے مائنڈ کو ٹرانس میں لا کر انہیں جاگنے کا حکم نہ دے۔ اس لحاظ سے فی الوقت ڈاکٹر مبشر ملک اسرائیلی ایجنٹوں سے محفوظ تھے۔ اسرائیلی ایجنٹ ڈاکٹر مبشر ملک کو اس وقت تک نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے جب تک کہ وہ ان سے اپنی مطلوبہ معلومات حاصل نہ کر لیتے اور ان کی مطلوبہ معلومات انہیں ڈاکٹر مبشر ملک کا لاشعور اوپن کرنے سے ہی حاصل ہو سکتی تھی جو ان کے لئے ناممکن تھا۔

عمران نے ممبران سے کہا تھا کہ کلارک، کیتھ، ہڈسن اور ہیرس بے حد تیز ایجنٹ ہیں اس لئے ان پر ریڈ کرنے کے لئے ان سب کو ہی جانا پڑے گا تا کہ وہ دوبارہ فرار ہونے کی کوشش نہ کر سکیں۔ عمران کی اس بات پر ممبران کو بھلا کیا اعتراض ہوسکتا تھا اس لئے وہ سب اس کے ساتھ رانا ہاؤس آ گئے تھے۔ اب انہیں صرف اس بات کا انتظار تھا کہ ٹائیگر اپنی ریڈ کرسٹل رِنگ کو ٹریک کر کے انہیں اسرائیلی ایجنٹوں کے ٹھکانے کے بارے میں بتائے تو وہ سب وہاں جا کر ریڈ کر سکیں۔

''اگر کیتھ نے رنگ کا ٹریکر سسٹم آف کر دیا ہے تو پھر ٹائیگر اپنی ریڈ کرسٹل رِنگ کو ٹریس کیسے کرے گا۔ ظاہر ہے جب کیتھ کو معلوم ہو چکا ہے کہ رِنگ میں ٹریکر لگا ہوا ہے اور اس رِنگ کے ذریعے ہم ان تک پہنچ سکتے ہیں تو پھر وہ احمق ہی ہو گی اگر دوبارہ ٹریکر سسٹم آن کرے''...... جولیا نے اپنا خیال پیش کرتے ہوئے کہا۔

''عشق انسان کو بعض اوقات سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں سے محروم کر دیتا ہے''...... عمران نے منہ چلاتے ہوئے کہا۔

''عشق۔ اس میں عشق کی بات کہاں سے آ گئی''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے کہ کیتھ نے ٹائیگر کی انگوٹھی کیوں اتاری ہو گی۔ وہ اسرائیلی ایجنٹ ہے اس نے دیکھ لیا ہو گا کہ یہ عام انگوٹھی

نہیں ہے۔ مگر وہ پھر بھی انگوٹھی اپنے ساتھ لے گئی تھی اور جس طرح سے اس نے انگوٹھی کے ٹریکر سسٹم کو آف کیا ہے اس کے بارے میں وہ بخوبی جانتی ہے۔ میں نے اس کی آنکھوں میں ٹائیگر کے لئے پسندیدگی کی چمک دیکھی تھی۔ آج نہیں تو کل وہ یا تو خود ٹائیگر کے پاس آئے گی یا پھر وہ انگوٹھی کا ٹریکر سسٹم آن کرے گی تا کہ ٹائیگر اس کے پاس پہنچ سکے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ اتنا تو وہ بھی سمجھتی ہو گی کہ وہ اگر ٹائیگر کو پسند کرتی ہے تو یہ ضروری تو نہیں کہ ٹائیگر بھی اسے پسند کرتا ہو گا''...... صفدر نے کہا۔

''ٹائیگر اسے پسند کرے یا نہ کرے وہ ٹائیگر کی دیوانی ہو چکی ہے اور وہ اس سلسلے میں ایک بار ٹائیگر سے ضرور بات کرے گی اور اگر ٹائیگر نے اس کی دوستی قبول نہ کی تو وہ ٹائیگر کو قابو میں کر کے اس کا برین اسکین کرنے کی کوشش کرے گی اور زبردستی اس کے دماغ میں اپنی دوستی ٹھونسنے کی کوشش کرے گی''...... عمران نے کہا۔

''اگر اس نے ایسا کرنا ہوتا تو وہ ٹائیگر کو اس وقت بھی تو اٹھا کر اپنے ساتھ لے جا سکتی تھی جب کلارک نے آپ کو اور ٹائیگر کو ڈیوکران فلیش سے بے ہوش کیا تھا۔ اس کے لئے تو اس وقت ٹائیگر کو لے جانا بے حد آسان تھا۔ وہ آپ کو مرنے کے لئے چھوڑ کر ٹائیگر کو اپنے ساتھ لے جاتی اور اس کا برین واش کر دیتی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کا سیدھا سادا جواب تو یہ ہے پیارے کہ ابھی اس نے جس طرح ٹائیگر سے اظہار عشق نہیں کیا ہے اسی طرح اس کے ساتھی بھی اس بات سے بے خبر ہیں کہ کیتھ ہمارے چڑیا گھر کے ٹائیگر کے پنجوں کی اسیر ہو چکی ہے"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"پنجوں کی اسیر"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر میل ہے اور میلز کے بارے میں یہ تو نہیں کہا جا سکتا ہے کہ کوئی فی میل اس کی زلفوں کی اسیر ہو چکی ہے۔ ٹائیگر کے پنجے ہی تیز دھار اور خونی ہوتے ہیں اور کیتھ کو چونکہ ٹائیگر کا خونخوارانہ انداز پسند آیا ہے اس لئے اسے ٹائیگر کے پنجوں کی اسیر بننے کا ہی کہا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

"باس"...... اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا ٹائیگر جو سامنے موجود ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا، نے عمران کو آواز دیتے ہوئے کہا۔ اس کے سامنے میز پر لیپ ٹاپ کھلا ہوا تھا جس پر وہ پچھلے کئی گھنٹوں سے کام کر رہا تھا۔

"کیا کیتھ نے ٹریکر سسٹم آن کیا ہے"...... اس کی آواز سن کر عمران نے پوچھا۔

"نو باس۔ اس نے ابھی تک ٹریکر سسٹم آن نہیں کیا ہے لیکن میں نے ریڈ کرسٹل رِنگ کے ڈی وی آر کے سگنل پکڑ لئے

ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ڈی وی آر۔ اب یہ ڈی وی آر کیا ہوتا ہے"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا اور وہ سب اٹھ کر ٹائیگر کے پاس پہنچ گئے۔ ٹائیگر نے کانوں پر ہیڈ فونز چڑھا رکھے تھے جس کا لنک اس لیپ ٹاپ کمپیوٹر کے ساتھ تھا۔

"یہ ڈیپ وائس ریکارڈر کا مخفف ہے۔ ریڈ کرسٹل رِنگ میں ٹائیگر نے ایک مائیکرو ریکارڈر بھی لگایا ہوا ہے جس میں وہ ضرورت پڑنے پر دور اور نزدیک کی آوازیں کیچ کر سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ان سب نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

"کیا ملا ہے تمہیں ڈی وی آر سے"...... عمران نے ٹائیگر سے پوچھا۔

"آپ خود ہی سن لیں"...... ٹائیگر نے کہا اور اس نے کانوں سے ہیڈ فون اتار کر عمران کی جانب بڑھا دیا۔ عمران نے اس سے ہیڈ فون لے کر کانوں پر چڑھائے تو اسے ہیڈ فون میں کیتھ، کلارک، ہڈسن اور ہیرس کی آوازیں سنائی دینا شروع ہو گئیں وہ چاروں کسی موضوع پر نہایت جوش بھرے انداز میں ڈسکس کر رہے تھے۔ عمران ایک کرسی سنبھال کر وہیں بیٹھ گیا اور انتہائی توجہ سے ان کی باتیں سننے لگا۔

"کیا ہم یہ آوازیں نہیں سن سکتے"...... جولیا نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں۔ اس سسٹم میں اسپیکرز کام نہیں کرتے۔ ڈی وی آر کی ریکارڈنگ سننے کے لئے ہیڈ فونز ہی استعمال کئے جا سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا وہ سب خاموش ہو کر عمران کے گرد کرسیوں پر بیٹھ گئے اور غور سے عمران کی جانب دیکھنے لگے۔ عمران کے چہرے کا اتار چڑھاؤ بتا رہا تھا کہ وہ اسرائیلی گرین ایجنسی کی باتوں کو انتہائی توجہ اور غور سے سن رہا ہے۔

عمران تقریباً ایک گھنٹے تک ان کی باتیں سنتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کانوں سے ہیڈ فونز اتار دیئے۔ اس کے چہرے پر انتہائی زہر انگیز مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"کیا ہوا۔ کیا کہہ رہے تھے وہ"...... جولیا نے اسے کانوں سے ہیڈ فون اتارتے دیکھ کر انتہائی بے چینی کے عالم میں پوچھا۔

"وہ ہماری بارات کے استقبال کا پورا بندوبست کر چکے ہیں۔ ہ چاہتے ہیں کہ ہم ان کے پاس آئیں اور وہ استاد کی شادی کیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف سے اور استاد کے شاگرد کی ادی گرین ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ مس کیتھ سے فوری کرا سکیں"۔ ران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کیا بکواس ہے۔ سچ سچ بتاؤ۔ کیا سنا ہے تم نے"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"وہی جو میں نے بتایا ہے۔ ان کی دلہن تیار ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ ہم بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف کے ہمراہ اپنی اپنی

انہیں لے کر وہاں پہنچ جائیں تاکہ وہ ہمارا شایان شان استقبال سکیں"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"لگتا ہے انہوں نے ہمارے لئے کوئی جال پھیلایا ہے تاکہ وہ گھیر سکیں اور وہ چونکہ ڈاکٹر مبشر ملک کے ذریعے لیبارٹری اور رے سائنس دانوں تک نہیں پہنچ سکے ہیں اب ہمارے یا پھر ن صاحب کے ذریعے پہنچنا چاہتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا مران اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

"تم نے تو اب سچ مچ میرے کان کترنے شروع کر دیئے ں۔ میں لاکھ کچھ چھپانے کی کوشش کروں لیکن تم ہر بات کا تجزیہ ر کے حقیقت تک پہنچ جاتے ہو"...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ کیپٹن شکیل ٹھیک کہہ رہا ہے۔ وہ وہ ب ہمارا شکار کرنا چاہتے ہیں"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ شکار کرنے کے لئے انہیں مرغابیاں، تیتر اور بٹیر نہیں مل ہے تھے تو انہوں نے سوچا کہ چلو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ا شکار کر لیا جائے تاکہ وہ جب اسرائیل واپس جائیں تو انہیں ہنٹر ٹر سمجھا جائے"...... عمران نے کہا تو ان سب نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا اس بات کا پتہ چلا ہے کہ وہ اس وقت کہاں ہیں"۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”نہیں پتہ چلا تو اب پتہ چل جائے گا۔ اگلے ایک دو گھنٹوں میں مادام کیتھ خود ہی ریڈ کرسٹل رنگ کا ٹریکر سسٹم آن کر دے گی تاکہ ہم اس کے جھانسے میں آ کر اندھوں کی طرح اس جگہ پہنچ جائیں جہاں وہ موجود ہیں اور پھر وہ آسانی سے ہمیں شکار کر کے ہضم کر سکیں“...... عمران نے جواب دیا۔

”انہوں نے ہمارے استقبال کا کیسا انتظام کیا ہے“...... صفدر نے پوچھا۔

”یہ سب وہاں چل کر دیکھ لینا“...... عمران نے کہا۔

”کیا وہ ہمارے لئے کوئی سائنسی جال پھیلا رہے ہیں“۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

”ظاہر ہے ان کے ساتھ کلارک جیسا مہا شیطان موجود ہے جو سائنس کی دنیا پر انتہائی حد تک دسترس رکھتا ہے اس لئے وہ سائنسی جال پھیلا کر ہمیں بے بس کرنے کی کوشش کرے گا تاکہ وہ میرے مائنڈ سے ڈاکٹر مبشر ملک کی کوڈ کی حاصل کر سکے اور یہ جان سکے کہ باقی سائنس دان کہاں ہیں اور وہ لیبارٹری کہاں موجود ہے جہاں ڈبل ون پر کام ہو رہا ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”پھر اب تم نے کیا سوچا ہے“...... جولیا نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”مجھے کچھ سوچنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں تو اپنے پہلے والے بیان پر قائم ہوں“...... عمران نے کہا۔

”کون سا بیان“...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

”یہی کہ چٹ منگنی اور پٹ بیاہ۔ اب اس مہنگائی کے دور میں کون تیل مہندی اور مایوں جیسی گھسی پٹی رسموں میں وقت ضائع کرتا پھرے۔ میں تو کہتا ہوں کہ ایک دو گھنٹوں میں سارے کام نپٹ جانے چاہئیں پہلے منگنی پھر بیاہ اور پھر سیدھا سادا دعوت ولیمہ کیوں تنویر“...... عمران نے کہا تو تنویر اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

”مجھے نہیں پتہ“...... تنویر نے غرا کر کہا۔

”تم کبھی ڈھنگ کی کوئی بات نہیں کر سکتے ہو کیا“...... جولیا نے کہا۔

”کر سکتا ہوں۔ کیوں نہیں کر سکتا“...... عمران نے فوراً کہا۔

”تو پھر کرو“...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

”کر تو رہا ہوں اور کیسے کروں۔ شادی کرنے سے بہتر بھلا ڈھنگ کی اور کون سی بات ہو سکتی ہے“...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والوں میں سے تھا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر تم بضد ہو تو پھر ہم آج ہی شادی کرتے ہیں۔ بولو کیسے کرو گے شادی ارینج میرج یا پھر کورٹ میرج“۔ جولیا نے اچانک اپنا رویہ بدلتے ہوئے کہا اور اس کا بدلہ ہوا لہجہ سن کر نہ صرف عمران بلکہ سیکرٹ سروس کے ممبران بھی چونک پڑے جبکہ

Downloaded from https://paksociety.com

تنویر ہونقوں کی طرح جولیا کی طرف دیکھنا شروع ہو گیا جیسے جولیا نے خلاف توقع کوئی بات کر دی ہو۔

''کک۔ کک۔ کیا تم سچ کہہ رہی ہو''...... عمران نے ہکلا کر کہا۔

''ہاں۔ میں مذاق نہیں کر رہی ہوں۔ میں نے سوچ لیا ہے تم میرے لئے ہر وقت اتنے سیرئیس بننے کی کوشش کرتے رہتے تو میں بھی آج سیرئیس ہو جاتی ہوں۔ آؤ۔ ہمارے سب ساتھی ہمارے ساتھ ہی ہیں اور ابھی کورٹ کا ٹائم بھی ہے۔ ایک دو گھنٹوں میں ہمارا نکاح ہو جائے گا پھر چٹ منگنی اور پٹ بیاہ کی کوفت بھی نہیں اٹھانا پڑے گی''...... جولیا نے سنجیدگی سے کہا تو عمران کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

''وہ تو ٹھیک ہے لل۔ لل۔ لیکن اگر اماں بی کو پتہ چل گیا کہ میں نے کورٹ میرج کیا ہے تو وہ تو میرا کورٹ مارشل ہی کر دیں گی اور پھر اماں بی ہوں گی ان کی جوتیاں یا پھر ڈیڈی کے ٹف شوز جن سے میرے سر کے بال ہی نہیں جھڑیں گے بلکہ کھوپڑی بھی پلپلی ہو جائے گی۔ کیا پھر تمہیں گنجے سر والا شوہر قبول ہو گا''۔ عمران نے جولیا کی طرف بوکھلائی ہوئی نظروں سے دیکھ کر کہا۔

''شوہر گنجا ہو یا سفید بالوں والا۔ شوہر شوہر ہوتا ہے۔ اب چلو۔ جب تک کیتھ ٹریکر آن کر کے اپنی لوکیشن ہمیں بتانے کی کوشش کرے گی ہم کورٹ میرج کر آئیں گے۔ ہمارے ساتھ گواہوں کی

بھی کوئی کمی نہیں ہے''...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

''اگر تنویر کو راضی کر لو کہ یہ تمہارا سربراہ بن کر تمہارا ہاتھ میرے ہاتھوں میں دینے کے لئے تیار ہے تو پھر میں بھی تمہارے ساتھ آج اور ابھی کورٹ جانے کے لئے تیار ہوں''...... عمران نے کہا تو وہ سب تنویر کی جانب دیکھنے لگے جس کا چہرہ عمران کی بات سن کر ہلدی کی طرح زرد ہو گیا تھا۔

''کیوں۔ اس پر تنویر کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اسے میں خود ہی منا لوں گی تم آؤ اب''...... جولیا نے کہا اور تنویر کا رنگ اور زرد پڑ گیا۔

''تو پھر بسم اللہ کرو اور تنویر سے کہو کہ وہ تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دے''...... عمران نے تنویر کا بدلتا ہوا رنگ دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔

''میں تمہیں شوٹ کر دوں گا''...... تنویر غرایا۔

''لو۔ تم تو کہہ رہی ہو کہ تم اسے منا لو گی مگر یہ تو مجھے شوٹ کرنے کی بات کر رہا ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا تنویر کی جانب تیز نظروں سے گھورنے لگی۔

''ہوش میں رہ کر بات کرو تنویر''...... جولیا نے غرا کر کہا اور تنویر جولیا کی جانب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا۔

''اب چلنا ہے تو چلو ورنہ کورٹ کا ٹائم نکل جائے گا''...... جولیا

نے کہا تو عمران آئیں بائیں شائیں کرنا شروع ہو گیا۔ جولیا کے چہرے پر شرارت کے تاثرات دیکھ کر باقی سب مسکرائے جا رہے تھے۔ جولیا نے عمران کو پہلی بار آڑے ہاتھوں لیا تھا اور عمران اب اس سے کنی کتراتا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں عمران صاحب۔ واقعی اب یہ روز روز کی باتیں ختم ہو جانی چاہئیں۔ جب دولہا دلہن راضی ہے تو ہم سب کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ آپ چلیں ہم سب آپ کے اور مس جولیا کے گواہ بن جائیں گے"...... صفدر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بھڑک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"مم مم۔ مجھے وہ آ رہا ہے۔ تم انتظار کرو میں ابھی آیا"۔ عمران نے انہیں چھوٹی انگلی دکھا کر واش روم جانے کا کہا اور پھر بوکھلائے ہوئے انداز میں وہاں سے اندرونی کمرے کی جانب بھاگتا چلا گیا اسے بھاگتا دیکھ کر وہ سب بے اختیار ہنسنے لگے۔

"ویل ڈن مس جولیا۔ آج پہلی بار عمران صاحب بھاگنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ ویل ڈن"...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ اتنی آسانی سے ہار ماننے والوں میں سے نہیں ہے۔ تنویر کی وجہ سے بات نہ بڑھ جائے اس لئے عمران صاحب جان بوجھ کر یہاں سے بھاگ گئے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو بھی ہے۔ آج وہ بھاگ تو گئے ہیں نا"...... چوہان نے

ہنستے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ٹائیگر چونک پڑا۔

"کیتھ نے ٹریکر سسٹم آن کر دیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگے۔ کمپیوٹر سکرین پر شہر کا نقشہ پھیلا ہوا تھا جہاں ایک سرخ رنگ کا سپاٹ سپارک کرنا شروع ہو گیا تھا جو پہلے سکرین پر نہیں تھا۔

"کون سا علاقہ سرچ ہو رہا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"یہ نیو ایمن ٹاؤن کا علاقہ ہے۔ پورا پتہ ہے سیکٹر بی، کوٹھی نمبر سات"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تو یہ اس جگہ ہمیں شکار کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ انہوں نے ہمارے شکار کی پوری تیاری کر لی ہے اسی لئے کیتھ نے ٹریکر سسٹم آن کر لیا ہے"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے عمران اس کمرے سے باہر آ گیا جس میں وہ گیا تھا۔ اس کے جسم پر جینز کی جیکٹ تھی اور اس کی جیبیں پھولی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

"میں نے ہارڈ بلاکس پہن لیا ہے۔ تم سب بھی کمروں میں جاؤ اور ایک ایک کر کے ہارڈ بلاکس پہن لو۔ تم سب کے لئے میں نے کمرے میں سامان بھی نکال لیا ہے۔ وہ سب اپنے لباسوں میں چھپا لو۔ ہم کلارک اور اس کے ساتھیوں کے پاس ضرور جائیں گے اور ان کے بچھائے ہوئے جال کو تار تار کر کے انہیں ختم بھی کر

دیں گے اور ان کی قید سے ڈاکٹر مبشر ملک کو بھی صحیح سلامت نکال لائیں گے''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ ایک ایک کر کے کمرے میں گئے اور انہوں نے اپنے لباسوں کے نیچے جھلی جیسی کھال پہن لی جس کی وجہ سے ان پر نہ تو کسی گولی کا اثر ہو سکتا تھا اور نہ ہی انہیں کوئی عام بم نقصان پہنچا سکتا تھا۔

کمرے میں ان کے لئے اسلحہ بھی رکھا ہوا تھا جس میں عام اسلحے کے ساتھ جدید سائنسی اسلحہ بھی موجود تھا۔ انہوں نے اپنے اپنے حصے کا اسلحہ لیا اور باہر آ گئے۔ عمران نے باہر آتے ہی انہیں کھانے کے لئے ایک ایک گولی دے دی تاکہ وہ ہر قسم کی زہریلی گیس سے محفوظ رہ سکیں اور پھر اس نے انہیں آنکھوں پر لگانے کے لئے سیاہ رنگ کے لینز بھی دیئے تاکہ کلارک اگر دوبارہ ان پر ڈیوکران فلیش کا استعمال کرے تو وہ ان لینز کی وجہ سے اس کے اثر سے محفوظ رہ سکیں۔

جولیا نے عمران کو بتا دیا تھا کہ کیتھ نے ٹریکر سسٹم آن کر لیا ہے جس سے ان کی لوکیشن کا پتہ چل گیا ہے۔ عمران نے جوزف اور جوانا کو وہیں چھوڑا اور ٹائیگر سمیت اپنے تمام ساتھیوں کو لے کر سیکٹر بی، کوٹھی نمبر سات کے لئے روانہ ہو گیا۔

وہ راستے میں اپنے ساتھیوں کو بتاتا جا رہا تھا کہ کلارک اور اس کے ساتھیوں نے کوٹھی میں ان کے لئے کیا جال بچھایا ہے اور وہ اس جال سے کیسے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

عمران نے انہیں بتایا تھا کہ کلارک اور اس کے ساتھیوں کو صرف ٹائیگر زندہ سلامت چاہئے۔ باقی وہ سب کو ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ چونکہ کسی بھی انسان کا دماغ ہلاک ہونے کے بعد کئی گھنٹوں تک کام کرتا رہتا تھا اس لئے وہ عمران کو بھی زندہ نہیں چھوڑنا چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ جیسے ہی عمران ہلاک ہو فوراً اس کا مائنڈ اسکین کر لیا جائے اور اس کے مائنڈ میں جو بھی معلومات ہوں وہ سب کی سب ہیک کر لی جائیں۔

ان کا پروگرام جامع تھا۔ انہوں نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہلاک کرنے کے لئے واقعی کوٹھی میں ہر طرف موت کا جال پھیلا دیا تھا جس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بچنے کے چانس بہت محدود تھے لیکن عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں مکمل تیاری کر کے جا رہا تھا تاکہ وہ کلارک اور اس کے ساتھیوں کے کوٹھی میں پھیلائے ہوئے موت کے جال کے بخیئے ادھیڑ سکے اور انہیں شکست دے سکے۔

تقریباً ایک گھنٹے کی مسافت کے بعد وہ ایمن ٹاؤن کے علاقے میں تھے۔ انہیں سیکٹر بی اور کوٹھی نمبر سات تلاش کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہوا تھا۔ یہ چونکہ نو آباد علاقہ تھا اس لئے وہاں ہر طرف خاموشی اور ویرانی سی چھائی ہوئی تھی۔

کوٹھی انتہائی وسیع و عریض تھی اور چاروں طرف سے اونچی دیواروں سے گھری ہوئی تھی۔ دیواروں پر خار دار تار لگے ہوئے

تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے کوٹھی کا چاروں اطراف سے جائزہ لیا اور پھر عمران کوٹھی کے اندر بلیو لائٹ کیم چشمے کی مدد سے جھانکنے لگا۔ یہ کوٹھی بھی بظاہر پہلی کوٹھی کی طرح سے خالی معلوم ہو رہی تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ کوٹھی خالی نہیں ہے۔ اسرائیلی ایجنٹ ڈاکٹر مبشر ملک کے ہمراہ اسی کوٹھی میں موجود ہیں۔

''یہاں تو کوٹھی میں داخل ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہے سوائے ایک گیٹ کے''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا وہ سب گیٹ کے سامنے جمع ہو گئے تھے۔

''انہوں نے کوٹھی کے گیٹ اور دیواروں پر موجود تاروں میں برقی رو چھوڑ رکھی ہے جو اگر ہم سے چھو بھی گئی تو ہم فوراً جل کر ہلاک ہو جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''ہم نے ہارڈ بلاکس پہن رکھے ہیں۔ کیا ہارڈ بلاکس کی موجودگی میں بھی ہمیں کرنٹ لگ سکتا ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''نہیں۔ ہارڈ بلاکس غیر موصل ہے اور غیر موصل سے کرنٹ پاس نہیں ہوتا''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر میں گیٹ کو میزائل سے اُڑا دیتا ہوں''...... تنویر نے کہا۔

''گیٹ کی بجائے یہ دیوار اُڑاؤ۔ گیٹ کے پاس انہوں نے کیپسول بم بکھیر رکھے ہیں تاکہ ہم جیسے ہی اندر جائیں ہمارے پیر ان کیپسولز پر پڑیں اور زور دار دھماکوں سے ہمارے ہوش اُڑ جائیں

اور ہم بے ہوش ہو جائیں''...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے جیب سے منی میزائل گن نکال کر سامنے موجود دیوار کا نشانہ لے کر میزائل فائر کر دیا۔ میزائل شعلے اگلتا ہوا دیوار سے ٹکرایا اور زور دار دھماکے کے ساتھ باؤنڈری وال ہوا میں بکھرتی چلی گئی۔ دھماکے سے اردگرد کا علاقہ بری طرح سے گونج اٹھا تھا۔ جیسے ہی دھماکے سے دیوار اُڑی وہ سب تیزی سے خلاء کی طرف بڑھے اور چھلانگیں لگاتے ہوئے دیوار کی دوسری طرف پہنچ گئے۔ اب وہ ایک لان میں تھے جو کافی بڑا تھا۔ لان کے کناروں پر کیاریاں سے اگی ہوئی تھیں اور وہاں مختلف پودوں کے ساتھ چند چھوٹے موٹے درخت بھی دکھائی دے رہے تھے۔

عمران اور اس کے ساتھی دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے تھے اور عقابی نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔ کوٹھی میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ پورچ میں بھی کوئی گاڑی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

''یہاں تو ہر طرف سناٹا چھایا ہوا ہے۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ وہی کوٹھی ہے جہاں کلارک اور اس کے ساتھی موجود ہیں''۔ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں۔ کیتھ کے پاس ٹائیگر کی ریڈ کرسٹل رِنگ ہے جس کے ٹریکر کا کاشن اسی کوٹھی سے مل رہا تھا۔ کیوں ٹائیگر''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"یس باس۔ کار سے نکلتے ہوئے میں نے کمپیوٹر چیک کیا تھا۔ کاشن اب بھی اسی رہائش گاہ سے مل رہا ہے۔ وہ سب یہیں موجود ہیں"...... ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر یہاں اس قدر خاموشی کیوں ہے"...... تنویر نے پوچھا۔

"یہاں انہوں نے ہمارے لئے موت کا جو جال پھیلایا ہوا ہے وہ اس میں ہمارے پھنسنے کا انتظار کر رہے ہیں جیسے ہی ہم ان کے پھیلائے ہوئے جال میں پھنسیں گے وہ اپنے بلوں سے خود ہی نکل کر باہر آ جائیں گے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا۔ اسے آگے بڑھتے دیکھ کر اس کے ساتھی بھی مشین پسٹلز لئے آگے بڑھے۔ ابھی عمران نے چند قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ اچانک اس کے پیروں کے نیچے ایک ہلکا سا دھماکا ہوا اور اسے اپنے پیروں کے نیچے سے دھواں سا نکلتا ہوا محسوس ہوا۔ اس کے ساتھی بھی چونکہ آگے بڑھ آئے تھے اس لئے انہیں بھی اپنے پیروں کے نیچے دھمک سی محسوس ہوئی تھی اور ان کے پیروں کے نیچے سے بھی دھواں نکلنے لگا تھا۔ دھواں آن واحد میں پھیل گیا تھا اور وہ ایک لمحے کے لئے جیسے اس دھویں میں چھپ سے گئے۔ یہ زہریلا دھواں تھا۔ لان میں چھوٹے چھوٹے کیپسولز بکھرے ہوئے تھے جو روشنی کی وجہ سے انہیں دکھائی نہیں دے رہے تھے اور ان کے پیروں تلے ٹوٹ گئے تھے۔ گو کہ انہوں نے ہر قسم کے زہریلے دھویں سے بچنے کے لئے اینٹی گولیاں کھا رکھی تھیں لیکن احتیاط کے

طور پر انہوں نے سانس روک لئے تھے تاکہ گیس کا ان پر معمولی سا بھی اثر نہ ہو سکے۔

"آگے بڑھو"...... عمران نے کہا تو وہ دھویں سے نکل کر آگے بڑھے۔ اسی لمحے اچانک رہائشی عمارت کے مختلف حصوں سے چھوٹے چھوٹے سے خانے کھلے اور ان خانوں سے چمکدار کیپسول نکل نکل کر ان کے اردگرد آ کر گرنے لگے۔ جیسے ہی کوئی کیپسول ان کے قریب گرتا اچانک تیز روشنی چمکتی اور اس روشنی میں ایک لمحے کے لئے ان کی آنکھیں خیرہ سی ہو کر رہ جاتیں۔

"یہ ڈیوکران فلیش ہے۔ تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس فلیش سے بچنے کے لئے میں نے تمہیں پہلے سے ہی لینز لگوا رکھے ہیں"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ سامنے سے مسلسل شیشے کے کیپسول نکل نکل کر ان کے اردگرد پھٹ رہے تھے اور ہر طرف ایک لمحے کے لئے یوں روشنی بکھر جاتی تھی جیسے وہاں سینکڑوں کیمروں کے فلیش چمک رہے ہوں اور ان کی تصویریں بنائی جا رہی ہوں۔ ان سب نے آنکھوں پر مخصوص لینز لگا رکھے تھے اس لئے انہیں اس فلش کا کچھ اثر نہیں ہو رہا تھا۔ وہ ابھی آگے بڑھ رہے تھے کہ اچانک دائیں دیوار سے ایک بڑا خانہ کھلا اور اس میں سے ایک میزائل لانچر نکل آیا۔ اس سے پہلے کہ میزائل لانچر سے کوئی میزائل فائر ہوتا تنویر نے فوراً ہاتھ میں پکڑا ہوا منی میزائل لانچر کا رخ اس دیوار کی طرف کیا اور لانچر کا بٹن پریس کر دیا۔ اس

کے میزائل لانچر سے منی میزائل نکلا اور دیوار سے نکلے ہوئے بڑے میزائل لانچر کی نال میں گھستا چلا گیا۔ دوسرے لمحے زور دار دھماکے سے نہ صرف میزائل لانچر کے پرخچے اڑ گئے بلکہ دیوار کا بڑا حصہ بھی ٹوٹ کر الگ ہوتا چلا گیا۔

تنویر نے دائیں طرف دیوار کے لانچر کو نشانہ بنایا تھا۔ بائیں طرف موجود دیوار سے بھی ایسا ہی لانچر نکلا تھا۔ اس سے پہلے کہ کوئی اس لانچر کو نشانہ بناتا اس لانچر سے ایک میزائل نکلا اور شائیں کی تیز آوازیں نکالتا ہوا عین ان کے سامنے زمین سے آ ٹکرایا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور وہ سب دھماکے کی شدت سے اچھل کر پیچھے جا گرے۔

اس میزائل سے بھی انہیں ہارڈ بلاکس نے بچا لیا تھا لیکن دھماکے کی رزسٹنس کی شدت نے انہیں اچھال پھینکا تھا۔ ابھی وہ اٹھ ہی رہے تھے کہ اسی لمحے لانچر سے ایک اور میزائل فائر ہوا تو وہ اٹھتے اٹھتے فوراً زمین سے چپک گئے۔ میزائل ان کے جسموں سے ایک فٹ کی بلندی سے شعلے اگلتا ہوا نکلتا چلا گیا اور سامنے موجود دیوار سے ٹکرایا۔ زور دار دھماکے سے دیوار کے ٹکڑے اُڑتے نظر آئے۔

اس سے پہلے کہ لانچر سے تیسرا میزائل فائر ہوتا۔ ٹائیگر نے بھی بجلی کی سی تیزی سے جیب سے منی میزائل لانچر نکالا اور دیوار سے نکلے ہوئے میزائل لانچر کو نشانہ بنا دیا۔ زور دار دھماکے سے اس

میزائل لانچر کے بھی پرخچے اُڑتے چلے گئے۔ دوسرے میزائل لانچر کو تباہ ہوتے دیکھ کر وہ سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور دائیں بائیں بکھر کر سامنے کی طرف بھاگتے چلے گئے۔ تنویر اور ٹائیگر دیواروں کا نشانہ لے کر میزائل فائر کر رہے تھے جس کی وجہ سے رہائشی حصے کی دیواروں کے پرخچے اُڑتے جا رہے تھے اور میزائل لانچر خاموش ہوتے جا رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں انہوں نے دیواروں میں چھپی ہوئی تمام لانچر میزائل گنوں کو خاموش کر دیا۔

ہر طرف دھواں اور بارود کی بو پھیلی ہوئی تھی۔ وہ رکے بغیر آگے بڑھتے جا رہے تھے۔ لان سے گزر کر وہ برآمدے میں آئے تو اچانک چٹک چٹک کی آوازوں کے ساتھ ان پر نیلے رنگ کی روشنی کی دھاریں سی آ پڑیں۔ نیلی روشنی کی دھاریں دیکھ کر عمران نے فوراً جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹی سی شیشے کی گیند نکالی اور اسے پوری قوت سے زمین پر مار دیا۔ گیند دھماکے سے پھٹی اور ہر طرف دھواں سا پھیل گیا۔ جب دھواں چھٹا تو چھت کے وہ سوراخ بند ہو گئے تھے جہاں سے ان پر نیلی روشنی کی دھاریں نکل کر پڑ رہی تھیں۔

”کارسل ریز تھی جس سے وہ ہمارے جسموں کا تمام نظام مفلوج کر دینا چاہتے تھے۔ میں نے ریز فائر کرنے والی لینزز کو وائٹ سموک سے جام کر دیا ہے“...... عمران نے کہا۔ وہ سب برآمدے کے اس حصے میں تھے جہاں چاروں طرف ستون تھے اور

سامنے رہائش گاہ میں داخل ہونے کے دو بڑے بڑے دروازے دکھائی دے رہے تھے۔ تنویر اور ٹائیگر نے میزائل مار کر ان دونوں دروازوں کو اُڑا دیا۔ دوسری طرف راہداریاں تھیں جو آگے جا کر مل جاتی تھیں۔ وہ سب اندر داخل ہوئے اور تیزی سے سامنے کی طرف بھاگنے لگے۔ ابھی انہوں نے آدھی راہداری کراس کی ہو گی کہ اچانک راہداریوں کے دائیں بائیں سے لیزر لائٹس کی لکیروں کا جال سا نکل کر ان کے اردگرد پھیلتا چلا گیا۔ لیزر لائٹس کی لکیریں راہداری کے دونوں اطراف سے نکل رہی تھیں اور راہداری کا کوئی حصہ ایسا نہیں تھا جہاں سے لکیریں نہ نکل رہی ہوں۔ ان لکیروں کو دیکھتے ہی عمران نے انہیں فرش پر گرنے کا کہہ دیا تھا۔

لیزر لائٹس کا جال ان سے ایک فٹ کی بلندی پر تھا شاید اسرائیلی ایجنٹوں کا خیال تھا کہ وہ جیسے ہی راہداری میں داخل ہوں گے ان لیزر لائٹس کا شکار ہو جائیں گے۔ یہ لیزر لائٹس اصل میں لیزر کٹر تھے جن کی زد میں آتے ہی ان سب کے ٹکڑے ہو سکتے تھے اس لئے وہ فوراً زمین پر گر گئے تھے۔ نیچے اتنا خلا موجود تھا کہ وہ کرالنگ کرتے ہوئے آگے بڑھ سکتے تھے۔ عمران ان سے آگے تھا وہ پیٹ کے بل آگے رینگنے لگا تو اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے رینگتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔

عمران رینگتا ہوا راہدری کے آخری سرے پر پہنچا ہی تھا کہ وہ اچانک ٹھٹک کر رک گیا۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے ان سب

کو بھی وہیں رکنے کا کہا تو وہ سب بھی رک گئے۔ عمران کی نظریں راہداری کے سرے پر موجود ایک باریک تار پر جمی ہوئی تھیں جو راہداری کی ایک دیوار سے نکل کر دوسری دیوار تک جا رہا تھا۔ تار چمکدار تھا اس لئے آسانی سے دکھائی نہیں دیتا تھا لیکن عمران کی عقابی نظروں نے اس تار کو دیکھ لیا تھا۔

وہ چند لمحے تار کو دیکھتا رہا پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور سائیڈ کی دیوار سے لگ کر آگے رینگنے لگا۔ راہداری کے سر پر جا کر اس نے تار کے ساتھ ساتھ راہداری کے دوسری طرف دیکھا تو اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ تار ایک چھوٹی سی مشین کے ساتھ منسلک تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ کلارک کو یقین تھا کہ وہ سب لیزر کٹر سے بچنے کے لئے زمین پر رینگ کر اندھا دھند آگے بڑھیں گے اور اس تار سے چھو جائیں گے جیسے ہی وہ تار سے چھوئیں گے۔ تار کے ساتھ منسلک مشین آن ہو جائے گی اور فرش پر تیز برقی رو دوڑ جائے گی جس کی وجہ سے وہ اچھل اچھل کر اوپر موجود لیزر کٹر سے ٹکرائیں گے اور ان کے جسموں کے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ عمران نے تار سے بچاتے ہوئے ہاتھ مشین کی طرف بڑھایا اور پھر اس نے مشین پر لگے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ مشین پر چار بٹن تھے جو آن تھے۔ عمران نے باری باری انہیں آف کیا تو مشین آف ہو گئی۔

مشین کے آف ہوتے ہی عمران نے تار پکڑ کر ایک جھٹکے سے

توڑ کر مشین سے الگ کر دیا اور پھر وہ رینگ کر دوسری طرف آ گیا۔ سامنے ایک بڑا ہال تھا۔ ہال میں آتے ہی وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی ہال میں آنے کا کہا تو وہ سب بھی لیزر کٹر لکیروں کے نیچے سے رینگتے ہوئے اس طرف آ گئے اور اطمینان بھرے انداز میں اٹھ کھڑے ہوئے۔

ہال خالی تھا۔ سامنے بھی چند کمروں کے دروازے تھے جو بند تھے اس کے ساتھ ساتھ راہداری کے دونوں سروں پر سیڑھیاں سی گھومتی ہوئی اوپر جا رہی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی اوپر جانے کی بجائے سامنے کی طرف بڑھے تو اچانک چھت سے ان پر ایک بار پھر سرخ روشنی کی دھاریں سی آ پڑیں۔ عمران نے اس روشنی سے بچنے کے لئے جیب سے ویسا ہی گیند نکالنا چاہا جیسا اس نے باہر برآمدے میں نیلی روشنی کی دھاروں سے بچنے کے لئے نکالا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ جیب سے گیند نکالتا اسے اچانک اپنے جسم سے جان سی نکلتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔ عمران نے ہاتھ پاؤں ہلانے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا جسم مکمل طور پر مفلوج سا ہو کر رہ گیا۔

"ہرا۔ ہرا۔ اب آیا ہے اونٹ پہاڑ کے نیچے۔ آخر میں ان سب کو بے بس کرنے میں کامیاب ہو ہی گیا ہوں"...... کلارک نے اچانک ایک زوردار نعرہ مارتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ جوش سے تمتما رہا تھا۔

کلارک اور اس کے ساتھی رہائش گاہ کے ایک تہہ خانے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے ایک بڑے سائز کی ایل سی ڈی سکرین تھی جو ایک کمپیوٹر سے منسلک تھی۔ سکرین پر کوٹھی کا منظر دکھائی دے رہا تھا۔ یہ کوٹھی کے اسی ہال کا منظر تھا جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں پر چھت سے سرخ رنگ کی روشنی کی دھاریں سی نکل کر پڑ رہی تھیں اور عمران اور اس کے ساتھی یوں ساکت کھڑے دکھائی دے رہے تھے جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر انہیں پتھر کے بتوں میں بدل دیا ہو۔

کلارک اور اس کے ساتھی کافی دیر سے سکرین کے سامنے بیٹھے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کوٹھی میں داخل ہوتے اور اپنے

بچھائے ہوئے موت کے جال سے بچتے دیکھ رہے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں پر نہ تو ڈیوکران فلیش کا کچھ اثر ہوا تھا اور نہ ہی انہیں میزائلوں نے کوئی نقصان پہنچایا تھا۔ انہیں موت کے منہ سے بار بار بچتے دیکھ کر کلارک اور اس کے ساتھیوں کی آنکھیں حیرت سے پھٹی جا رہی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی جس انداز میں موت کے جال سے بچ کر آگے بڑھتے چلے آ رہے تھے انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ انسان نہ ہوں بلکہ کسی دوسری دنیا کی مخلوق ہوں جن پر نہ تو بم کا اثر ہو رہا تھا اور نہ کسی ریز کا۔ یہاں تک کہ جب عمران اور اس کے ساتھیوں پر برآمدے میں بلیو لائٹس کی روشنی پڑی اور عمران نے جیب سے ایک گیند سی نکال کر وہاں دھواں پھیلا کر بلیو لائٹس کے نظام کو منجمد کر دیا تو کلارک نے غصے اور پریشانی سے جبڑے بھینچ لئے تھے اور پھر یہ دیکھ کر اس کا غصہ اور پریشانی بڑھتی گئی کہ عمران اور اس کے ساتھی راہداری میں بھی کٹر ریزوں سے بچ کر رینگتے ہوئے آگے بڑھتے آ رہے تھے اور عمران نے اس مشین کو بھی ناکارہ کر دیا تھا جس سے راہداری کے فرش پر تیز برقی رو دوڑائی جا سکتی تھی۔

جب عمران اور اس کے ساتھی ہال میں داخل ہوئے تو کلارک نے غصے سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کمپیوٹر کے کی پیڈ کا ایک بٹن پریس کر کے ان پر ریڈ لائٹ پھینک دی۔ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں پر ریڈ لائٹ کی دھاریں پڑیں وہ وہیں ساکت ہو گئے اور

انہیں ساکت ہوتے دیکھ کر کلارک کا چہرہ فرطِ جوش سے تمتما اٹھا اور وہ نعرے لگاتا ہوا بے اختیار مسرت بھرے انداز میں اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''تعجب انگیز۔ انتہائی تعجب انگیز۔ عمران اور اس کے ساتھی نجانے کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔ ان پر نہ تو کسی ریز کا کچھ اثر ہوتا ہے اور نہ ہی میزائلوں کا۔ یہ تو میزائلوں کی بوچھاڑوں میں یوں آگے بڑھتے چلے آ رہے تھے جیسے ان کے جسم فولاد کے بنے ہوئے ہوں اور اس بار تو ان پر نہ کسی زہریلی گیس کا کوئی اثر ہوا ہے اور نہ ڈیوکران فلیش کا''...... ہڈسن نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''عمران اور اس کے ساتھی ہم سے کسی لحاظ سے کم نہیں ہیں۔ وہ یہاں مکمل تیاری سے آئے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ کیتھ کے اچانک ریڈ کرسٹل رِنگ کے ٹریکر آن کرنے کی وجہ سے انہیں شک ہو گیا ہو اور انہیں یقین ہو گیا ہو کہ ہم نے جان بوجھ کر انہیں یہاں آنے کی دعوت دی ہے اور یہاں ہم نے ان کے لئے ہر طرف موت کا جال پھیلا رکھا ہے اس لئے وہ یہاں پوری تیاری کر کے آئے ہوں تاکہ وہ ہمارے پھیلائے ہوئے موت کے جال سے خود کو بچا سکیں''...... ہیرس نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی لگ رہا ہے۔ جس طرح یہ سب ہمارے موت کے جال کو تار تار کرتے ہوئے کامیابی سے آگے بڑھتے آ رہے

تھے مجھے تو شک ہو رہا تھا کہ ہم ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے اور یہ ہر دروازہ اور ہر دیوار توڑتے ہوئے ہم تک پہنچ جائیں گے اور ہم ان کا بال بھی بانکا نہیں کر سکیں گے لیکن آخر کار کلارک کی ریڈ لائٹ نے کام کر دکھایا ہے اور ان سب کو مفلوج کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے''...... کیتھ نے کہا۔

''یہ میرا آخری سائنسی حربہ تھا اور مجھے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی میرے بچھائے ہوئے موت کے ہر جال کو شاید توڑ دیں لیکن وہ ریڈ لائٹ سے کسی بھی طور پر نہیں بچ سکیں گے۔ ریڈ لائٹ نے ان کے جسموں کی ساری طاقتیں سلب کر لی ہیں۔ اب وہ کچھ بھی کر لیں اس جگہ سے معمولی سی بھی جنبش نہیں کر سکیں گے۔ میں آدھے گھنٹے تک انہیں اسی طرح سے ریڈ لائٹ کے حصار میں رکھوں گا۔ آدھے گھنٹے کے بعد ان کی رگوں میں خون کی گردش رک جائے گی اور ان کے دل بھی دھڑکنا بند کر دیں گے۔ یہ سب اسی حالت میں ہلاک ہو جائیں گے اور پھر میں ان میں سے عمران کو الگ کر کے اس کا مائنڈ اسکین کروں گا اور اس کے مائنڈ سے وہ کوڈ کی نکال لوں گا جس سے ڈاکٹر مبشر ملک کا مائنڈ اوپن کیا جا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ مجھے یقین ہے کہ عمران جی فور کے باقی سائنس دانوں کے بارے میں بھی جانتا ہو گا۔ عمران کے ذریعے ہی مجھے ان سائنس دانوں کے ٹھکانوں اور اس لیبارٹری کا بھی پتہ چل

جائے گا جہاں جی فور اسرائیلی سائنس دان کے فارمولے اور ڈبل ون مشین پر کام کر رہے ہیں۔ ہم اس لیبارٹری سے جا کر نہ صرف ڈبل ون کا فارمولا اُڑا لائیں گے بلکہ اس لیبارٹری اور مشین کو بھی تباہ کر دیں گے۔ اس طرح پاکیشیا کبھی بھی ڈبل ون فارمولے کا فائدہ حاصل نہیں کر سکے گا۔ اس مشن کے ساتھ ساتھ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہلاک کرنے کا کریڈٹ بھی ہمیں حاصل ہو جائے گا اور ہمارے اس مشن کو نہ صرف اسرائیل بلکہ پوری دنیا میں بے پناہ سراہا جائے گا''...... کلارک نے کہا۔

''تو کیا آدھے گھنٹے کے اندر یہ سب ہلاک ہو جائیں گے''۔ کیتھ نے کلارک کی بات سن کر غصے اور پریشانی سے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ اب ان کی ہلاکت طے ہے۔ جب تک ان پر ریڈ لائٹ پڑ رہی ہے یہ اپنی جگہ سے معمولی سی بھی حرکت نہیں کر سکیں گے''...... کلارک نے فخریہ لہجے میں کہا۔

''تو کیا ٹائیگر بھی ان کے ساتھ ہلاک ہو جائے گا''...... کیتھ نے اسی انداز میں کہا تو کلارک چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''اوہ ہاں۔ مجھے اس کا تو خیال ہی نہیں رہا ہے۔ ٹائیگر بھی ریڈ لائٹ کا شکار بنا ہوا ہے۔ اسے بچانے کے لئے میں عمران اور اس کے باقی ساتھیوں پر سے ریڈ لائٹ نہیں ہٹا سکتا۔ اگر میں نے ریڈ لائٹ آف کی تو ان کی ساری توانائی فوراً بحال ہو جائے گی اور پھر

ان پر دوبارہ ریڈ لائٹ کا استعمال نہیں کیا جا سکے گا۔ سوری کیتھ۔ میں اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکا ہوں۔ اب تمہیں ٹائیگر کو بھولنا ہی پڑے گا“...... کلارک نے کہا تو کیتھ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

”یہ زیادتی ہے کلارک۔ تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تم ٹائیگر کو کچھ نہیں ہونے دو گے۔ اگر وہ باہر گولیوں کا بھی شکار ہو جاتا تو تم نے اسے میرے لئے زندہ بچانے کا وعدہ کیا تھا اب تم اپنی بات سے کیسے مکر سکتے ہو۔ یہ غلط ہے سراسر غلط“...... کیتھ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”موت و جنگ کی بازی میں سب کچھ جائز ہوتا ہے ڈیئر۔ اب اس بات کو بھول جاؤ کہ کیا غلط ہے اور کیا صحیح۔ جو ہونا تھا ہو گیا ہے۔ اب میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت یقینی ہو چکی ہے“...... کلارک نے کہا۔

”نہیں نہیں۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔ میں ٹائیگر کو پسند کرتی ہوں۔ میں اسے مرنے نہیں دوں گی۔ تم باقی سب کو ہلاک کر دو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے لیکن ٹائیگر۔ ٹائیگر زندہ رہے گا میرے لئے۔ ہر حال میں اور ہر صورت میں سمجھے تم“...... کیتھ نے غصیلے لہجے میں کہا اور وہ کرسی سے اٹھ کر فوراً سامنے موجود دروازے کی جانب بھاگی۔

”ارے ارے۔ رک جاؤ۔ کہاں جا رہی ہو کیتھ۔ میری بات سنو“...... کیتھ کو دروازے کی جانب جاتے دیکھ کر کلارک نے بوکھلا

کر چیختے ہوئے کہا لیکن اب بھلا کیتھ کہاں رکنے والی تھی۔

”رکو۔ پکڑو اسے۔ یہ باہر گئی تو سب کچھ اُلٹ کر کے رکھ دے گی۔ رکو۔ رکو اسے“...... کلارک نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا تو ہڈسن اور ہیرس اٹھ کر تیزی سے کیتھ کے پیچھے لپکے لیکن کیتھ اتنی دیر میں دروازہ کھول کر باہر جا چکی تھی۔ ہڈسن اور ہیرس بھی اس کے پیچھے باہر نکل گئے تو کلارک غراتا ہوا اٹھا اور وہ بھی باہر کی جانب بھاگ اٹھا۔

مختلف راستوں سے بھاگتا وہ اس ہال نما کمرے میں آ گیا جہاں عمران اور اس کے ساتھی سرخ روشنی کی دھاروں میں ساکت کھڑے تھے۔ کیتھ، ہڈسن اور ہیرس بھی اسی ہال میں پہنچ چکے تھے۔ کیتھ ٹائیگر کے سامنے کھڑی اسے حسرت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ ہڈسن اور ہیرس نے کیتھ کو اس کے دونوں ہاتھوں سے پکڑ رکھا تھا تاکہ کیتھ روشنی کے اس ہالے میں نہ چلی جائے جس میں ٹائیگر موجود تھا۔

”اسے بچاؤ کلارک۔ جیسے بھی ہو اسے بچاؤ۔ ورنہ میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی“...... کیتھ نے کلارک کو آتے دیکھ کر ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

”نو کیتھ۔ میں نے کہا ہے نا کہ اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ ریڈ لائٹ نے اس کے اعصاب منجمد کر دیئے ہیں۔ ان میں سے کسی کا بچنا اب ناممکن ہے۔ اب تک ان کے جسموں کی رگیں سکڑ گئی ہوں

گی اور ان کے خون کی روانی رک گئی ہو گی۔ اب اگر میں ان پر سے ریڈ لائٹ ہٹا بھی لوں تو یہ نہیں بچ سکیں گے۔ ان کے دل کام نہیں کریں گے''...... کلارک نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

''تت۔ تت۔ تو کیا یہ مر جائے گا۔ یہ میرا کبھی نہیں ہو سکے گا''...... کیتھ نے حسرت زدہ نظروں سے ٹائیگر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اگر یہ ریڈ لائٹ کی زد میں نہ آیا ہوتا تو یہ زندہ رہتا لیکن اب یہ ناممکن ہے''...... کلارک نے کہا تو کیتھ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

''یہ تم نے اچھا نہیں کیا ہے کلارک۔ تم نے میرے ساتھ دھوکا کیا ہے۔ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی۔ میں میں''...... کیتھ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو کلارک نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔ اسے کیتھ پر شدید غصہ آ رہا تھا۔

''خود کو سنبھالو کیتھ۔ جو ہونا تھا ہو گیا ہے۔ اب اسے بدلا نہیں جا سکتا ہے''...... ہیرس نے کیتھ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''تم چپ رہو۔ مجھے تم سے بات نہیں کرنی ہے۔ چھوڑو۔ چھوڑو مجھے''...... کیتھ نے اس سے اور ہڈسن سے زور دار جھٹکوں سے اپنے ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا۔ کلارک نے انہیں کیتھ کے ہاتھ چھوڑنے کا اشارہ کیا تو انہوں نے اس کے ہاتھ چھوڑ دیئے اور پیچھے ہٹتے چلے

گئے۔ کیتھ دیوانوں کی طرح سرخ روشنی میں ساکت کھڑے ٹائیگر کی جانب دیکھ رہی تھی۔

''بس ایک منٹ بعد ان کی روحیں ان کے جسموں سے نکل جائیں گی اور یہ خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح گر جائیں گے۔ تم یہیں رہو۔ جیسے ہی یہ گریں گے میں ان پر سے ریڈ لائٹ ختم کر دوں گا۔ تم باقی سب کو چھوڑ کر عمران کو اٹھا کر تہہ خانے میں لے آنا تاکہ میں اس کے مردہ ہوتے ہوئے دماغ کو اسکین کر سکوں''...... کلارک نے کلائی میں بندھی ہوئی ریسٹ واچ دیکھتے ہوئے ہڈسن اور ہیرس سے مخاطب ہو کر کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ کلارک انہیں وہیں چھوڑ کر جانے کے مڑ گیا۔

''تمہیں زحمت کرنے کی ضرورت نہیں ہے کلارک۔ میں یہیں سے اپنے اوپر اور اپنے ساتھیوں کے اوپر پڑتی ہوئی ریڈ لائٹ ہٹا دیتا ہوں''...... اچانک ایک شوخ آواز ہال میں گونجی اور کلارک بری طرح سے اچھل پڑا۔ وہ زخمی ناگ کی طرح پلٹا اور پھر یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کہ عمران ریڈ لائٹ کی دھار میں کھڑا یوں ہاتھ پاؤں ہلا رہا تھا جیسے وہ ورزش کر رہا ہوں۔ اس کا جسم ساکت نہیں تھا۔ اسے حرکت کرتے دیکھ کر کیتھ، ہڈسن اور ہیرس کی بھی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ تم ریڈ لائٹ میں حرکت کیسے کر سکتے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... کلارک نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے

کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے قدم آگے بڑھائے اور ریڈ لائٹ کے ہالے سے نکل کر باہر آ گیا۔ جیسے ہی وہ ریڈ لائٹ کے ہالے سے باہر آیا اس نے دایاں ہاتھ زور سے جھٹکا تو اچانک چھت سے نکلتی ہوئی سرخ روشنی کی دھاریں ختم ہو گئیں۔ سرخ روشنی کی دھاریں ختم ہوئیں تو عمران کے ساتھیوں کے جسموں میں بھی جیسے نئی جان سی پڑ گئی اور وہ نہ صرف پلکیں جھپکانا شروع ہو گئے بلکہ ان کے جسم بھی متحرک ہو گئے۔

ریڈ لائٹ ختم ہوتے اور ان سب کو حرکت کرتے دیکھ کر کلارک سمیت اس کے ساتھیوں کی آنکھیں پھٹی جا رہی تھیں اور وہ اپنی جگہوں پر یوں ساکت ہو گئے تھے جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی بجائے اب وہ ریڈ لائٹ کے ہالوں میں آ گئے ہوں اور ریڈ لائٹ نے انہیں مفلوج کر دیا ہو۔

''یہ سب کیا تھا عمران۔ ہمیں تو واقعی یہی محسوس ہوا تھا جیسے ہمارے جسموں سے جان نکل گئی ہو اور اب ہم کبھی حرکت نہیں کر سکیں گے۔ ہمیں اپنے جسموں سے جان بھی نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اور اپنے دل بھی ڈوبتے محسوس ہو رہے تھے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پہلے ان چاروں کو گھیر لو پھر بتاتا ہوں۔ جلدی کرو کہیں یہ نکل نہ جائیں''...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھی فوراً حرکت میں آئے اور انہوں نے کلارک اور اس کے ساتھیوں کو گھیر لیا۔ کلارک

اور اس کے ساتھی تو پہلے ہی ساکت کھڑے تھے۔ شاید انہیں گمان بھی نہیں تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جن کی زندگی اور موت کے درمیان محض ایک منٹ کا فاصلہ رہ گیا تھا وہ سب موت کے منہ سے اس طرح سے نکل سکتے ہیں۔ ان کی حالت دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے ان پر ریڈ لائٹ کا کوئی اثر ہی نہ ہوا ہو اور وہ وقتی طور پر ریڈ لائٹ کے حصاروں میں ساکت ہوئے ہوں۔

''ہاں تو مسٹر کلارک۔ اور سناؤ تم اور تمہارے بیوی بچے کیسے ہیں''...... عمران نے مسکرا کر کلارک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ میں میں''...... کلارک کے منہ سے عجیب سی آوازیں نکلنے لگیں۔

''ارے۔ تم بکریوں کی طرح منمنا کیوں رہے ہو۔ میں تو تمہیں اچھا بھلا انسان سمجھتا تھا''...... عمران نے کہا تو کلارک کو یکلخت ہوش آ گیا۔ دوسرے لمحے اس کا چہرہ غیظ و غضب سے بگڑتا چلا گیا اس نے اچھل کر عمران پر حملہ کرنا چاہا لیکن پھر اپنے گرد سیکرٹ سروس کے ممبران کو پھیلے دیکھ کر وہ جہاں تھا وہیں رک گیا۔

''تو تم پر ریڈ لائٹ کا اثر نہیں ہوا تھا''...... کلارک نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہوا تھا۔ وقتی طور پر ریڈ لائٹ نے واقعی میرے اعصاب منجمد کر دیئے تھے لیکن اس سے پہلے کہ میرا جسم مکمل طور پر مفلوج ہو جاتا میں نے اپنی کلائی میں موجود ریسٹ واچ کو ہلکا سا جھٹکا دے

دیا تھا۔ جس طرح تم نے یہاں ہماری موت کے جال پھیلا رکھے تھے اسی طرح میں بھی ان جالوں کو تار تار کرنے کا سارا انتظام کر کے آیا تھا۔ اس ریسٹ واچ میں، میں نے ایک پروٹیکشن سسٹم ایڈجسٹ کر رکھا ہے۔ جسے مخصوص انداز میں جھٹک کر آن کیا جا سکتا ہے۔ یہ سسٹم آن ہو جائے تو پھر ریڈ لائٹ کیا اگر تم ہم پر آگ برسانے والی ریز بھی فائر کر دیتے تو اس کا بھی ہم پر کوئی اثر نہ ہوتا۔ ایسی ہی ریسٹ واچز میرے تمام ساتھیوں کی کلائیوں میں موجود ہیں اور یہ سب آپس میں لنکڈ ہیں۔ اگر میرے علاوہ کوئی اور بھی اپنی ریسٹ واچ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیتا تو ایک ساتھ سب کی ریسٹ واچز کا پروٹیکشن سسٹم آن ہو جاتا۔ اس پروٹیکشن سسٹم کی وجہ سے ہم پر ریڈ لائٹ کا اثر ضرور ہو رہا تھا لیکن اتنا نہیں جتنا تم چاہتے تھے۔ ہمارے جسموں کے گرد ایک اور ریز پھیل گئی تھی جو ہمیں ریڈ لائٹ سے بچا رہی تھی۔ دوسری مرتبہ جب میں نے ریسٹ واچ کو حرکت دی تو مجھ پر سے ریڈ لائٹ کا اثر مکمل طور پر ختم ہو گیا۔ میرے ساتھی بھی ایسا کرتے تو یہ بھی حرکت کر سکتے تھے۔ میں ریسٹ واچ کی پروٹیکشن ریز کی وجہ سے تمہاری ریڈ لائٹ کے ہالے سے باہر آ گیا اور پھر میں نے اسی ریسٹ واچ کو اور جھٹکے دیئے جس سے ریسٹ واچ کا ایک اور سسٹم آن ہو گیا جو تمام سائنسی حفاظتی نظام کو ایک لمحے میں شٹ ڈاؤن کر دیتا تھا۔ جیسے ہی ریسٹ واچ کا سسٹم آن ہوا تمہاری ریڈ لائٹ

پھیلانے والا سسٹم ڈاؤن ہو گیا اور ریڈ لائٹ ختم ہو گئی اور ریڈ لائٹ کے ختم ہوتے ہی میرے ساتھیوں کے جسم بھی حرکت کے قابل ہو گئے۔ اس طرح میں نے تمہاری اس نئی اور خطرناک ایجاد سے نہ صرف خود کو بلکہ اپنے ساتھیوں کو بھی بچا لیا۔ کیوں کیسا رہا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور کلارک اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

"کیا تم جانتے تھے کہ ہم نے تم سب کے لئے یہاں موت کے جال پھیلا رکھے تھے"...... کلارک نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے تم سب کی باتیں سن لی تھیں جب تم اپنے ساتھیوں کو ہمیں ہلاک کرنے کے لئے کوٹھی میں موت کے جال پھیلانے کی تفصیل بتا رہے تھے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

"لیکن کیسے۔ تم ہماری باتیں کیسے سن سکتے تھے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... کلارک نے چیختے ہوئے انداز میں کہا۔

"یہ تمہاری مادام کیتھ کی مہربانی سے ممکن ہوا ہے مسٹر کلارک، یہ میری ایک انگوٹھی اپنے ساتھ لے آئی تھی جس میں ٹریکر سسٹم کے ساتھ ساتھ اور بھی کئی فنکشنز موجود ہیں۔ ان میں ایک ڈی وی آر سسٹم بھی موجود ہے جس کے بارے میں شاید مادام کیتھ کو علم نہیں ہو سکا تھا۔ اس نے ٹریکر سسٹم تو آف کر دیا تھا لیکن اس نے ڈی وی آر سسٹم آف نہیں کیا تھا جس میں مسلسل ریکارڈنگ ہوتی رہتی

Downloaded from https://paksociety.com

ہے اور میں اس ریکارڈنگ کو ایک مخصوص سافٹ ویئر کے رسیور کی مدد سے دور بیٹھا بھی سن سکتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا تو کلارک، کیتھ کی جانب کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا جس کی وجہ سے اس کی ساری پلاننگ عمران کے علم میں آ گئی تھی اور عمران اور اس کے ساتھی اس قدر خطرناک انداز میں پھیلائے گئے موت کے جال کو توڑتے ہوئے ان تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

''میں تمہیں ہلاک نہیں کرنا چاہتی تھی ٹائیگر۔ میں تمہیں پسند کرتی ہوں۔ کلارک نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ یہ سب کو ہلاک کر دے گا لیکن یہ تمہیں میرے لئے زندہ رکھے گا لیکن آخری وقت میں اس نے مجھ سے دھوکہ کیا تھا اور تمہیں بھی ہلاک کرنے کے درپے ہو گیا تھا۔ تم زندہ بچ گئے ہو اس لئے میں خوش ہوں۔ بے حد خوش''...... کیتھ نے کہا۔ ٹائیگر کو زندہ دیکھ کر واقعی اس کا چہرہ فرطِ مسرت سے کھلا پڑ رہا تھا۔

''لیکن میں تم سے خوش نہیں ہوں کیتھ اور نہ ہی میں تمہیں پسند کرتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ۔ مگر کیوں''...... کیتھ نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

''تم اسرائیلی ایجنٹ ہو اور تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے ہمیں ہلاک کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی تھی''...... ٹائیگر نے منہ بنا کر کہا۔

''لیکن میں نے تمہاری اور تمہارے باس کی جان بھی تو بچائی

تھی۔ اگر میں تمہیں اینٹی ڈیوکران انجکشن نہ لگاتی اور تمہارے باس کے لئے انجکشن اور سرنج نہ چھوڑ کر آتی تو نہ تم بچ سکتے تھے اور نہ تمہارا باس''...... کیتھ نے کہا۔

''وہ سب تم نے اپنے مفاد کے لئے کیا تھا۔ میں نے بھی باس کی طرح تم سب کی باتیں سن لی تھیں۔ تم باس اور میرے سارے ساتھیوں کو ہلاک کرنا چاہتی تھی اور تم نے کلارک سے ڈیلنگ کی تھی کہ مجھے بے ہوش کر کے تم میرا مائنڈ اسکین کراؤ گی اور مجھے اپنا دوست بنانے کے ساتھ ساتھ اسرائیل کا بھی وفادار بنا لو گی۔ تمہاری یہ سوچ انتہائی گھٹیا اور انتہائی افسوسناک تھی اس لئے میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جب تم میرے سامنے آؤ گی تو میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر دوں گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کک۔ کک۔ کیا کہا۔ تم مجھے ہلاک کرو گے۔ مم مم مگر''۔ کیتھ نے کہنا چاہا۔

''سوری مس کیتھ۔ میں اپنے ملک اور اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر نہ تمہاری دوستی قبول کر سکتا ہوں اور نہ ہی تمہارے لئے اس وطن کو چھوڑ کر اسرائیل جا سکتا ہوں۔ اس لئے گڈ بائے''...... ٹائیگر نے کہا اور ساتھ ہی اس کے مشین پسٹل نے شعلے اگلے اور کیتھ کے جسم میں گم ہوتے چلے گئے۔ کیتھ کو زور دار جھٹکا لگا وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹی اور پھر ٹائیگر کی جانب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتی ہوئی الٹ کر گرتی چلی گئی اور ساکت ہو گئی۔

"یہ تم نے کیا کیا ہے احمق۔ تم نے کیتھ کو گولی مار دی ہے۔ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ میں تمہیں ہلاک کر دوں گا"...... ہیرس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ ہڈسن اور کلارک بھی کیتھ کو ٹائیگر کے ہاتھوں ہلاک ہوتے دیکھ کر غصے سے پاگل ہو گئے تھے۔ انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں مشین پسٹل ہونے کے پرواہ نہ کرتے ہوئے ایک ساتھ ان پر چھلانگیں لگائیں لیکن اسی لمحے عمران کے سوا باقی سب کے مشین پسٹل گرجے اور کلارک، ہڈسن اور ہیرس کے ہوا میں اچھلے ہوئے جسم گولیوں سے چھلنی ہوتے چلے گے۔ اور وہ وہیں گر کر ہلاک ہو گئے۔

"چلو چھٹی ہوئی۔ تم سب نے تو ایک ساتھ ہی ان کا کام تمام کر دیا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو انہیں زندہ رکھ کر ہم نے کیا کرنا تھا۔ انہوں نے ہمیں ہلاک کرنے میں کون سی کسر باقی رکھ چھوڑی تھی"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"مجھے ان سب پر نہیں بے چاری کیتھ کی ہلاکت پر افسوس ہو رہا ہے۔ اس نے واقعی ٹائیگر کی جان بچائی تھی اور ٹائیگر کی جان بچی تھی تو وہ میری جان بچا سکا تھا۔ اسے کسی کے دل کا کچھ تو خیال کرنا چاہئے تھا وہ بے چاری اس پر مرمٹی تھی"...... عمران نے کیتھ کی لاش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ مجھ پر مرمٹی تھی اسی لئے تو میں نے اسے مار کر مٹی میں ملا

دیا ہے باس"...... ٹائیگر نے مسکرا کر مرمٹی کو نئے انداز میں لیتے ہوئے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

"ایسی باتیں مت کرو۔ اگر تنویر نے سن لیا اور اسے معلوم ہو گیا کہ میں بھی کسی پر مرمٹا ہوں تو یہ بھی مجھے سچ مچ مار کر مٹی میں ملا دے گا"...... عمران نے کن انکھیوں سے جولیا اور تنویر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔ وہ کچھ دیر وہاں باتیں کرتے رہے پھر انہوں نے رہائش گاہ کی تلاشی لی تو انہیں رہائش گاہ کے ایک تہہ خانے میں ڈاکٹر مبشر ملک مل گئے۔ ڈاکٹر مبشر ملک گہری نیند میں تھے۔ عمران نے انہیں اسی حالت میں وہاں سے لے جانے کا کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کی مدد سے کلارک اور اس کے ساتھیوں کے ان مشینی آلات کا جائزہ لینا شروع ہو گیا جس کی مدد سے کلارک اور اس کے ساتھیوں نے انہیں ہلاک کرنے کے لئے رہائش گاہ میں موت کے ان گنت جال پھیلائے تھے۔

عمران نے تمام آلات اور مشینیں اپنے قبضے میں لے لیں اور انہیں ٹائیگر کے سپرد کر کے اپنے ساتھ لے جانے کے لئے کہا تو ٹائیگر آلات سمیٹ کر اور مشینوں کے پرزے الگ الگ کرنا شروع ہو گیا تا کہ وہ سب سامان سمیٹ کر اپنی رہائش گاہ میں لے جا سکے۔

ختم شد

علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہنگامہ خیز ایڈونچر

ایکشن ایجنٹس

مکمل ناول

مصنف ظہیر احمد

میجر راشد ٭ جو پاکیشیا ملٹری سیکرٹ سروس کا ایجنٹ تھا۔ اسے سرخ مکھیوں نے ہلاک کر دیا۔ کیوں ——؟

میجر راشد ٭ جو اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ انتہائی اہم مشن سرانجام دے کر واپس آیا تھا۔ اس کا مشن کیا تھا ——؟

میجر راشد ٭ جو اسرائیل سے ایک اور چیز بھی اپنے ساتھ لایا تھا۔ وہ کیا چیز تھی جس کی تلاش میں اسرائیل کی ایک انتہائی خطرناک اور طاقتور تنظیم پاکیشیا پہنچ گئی تھی۔

ریڈ فلائی ٭ اسرائیل کی ایک خوفناک تنظیم جس کا سربراہ بھی پاکیشیا میں تھا۔

ٹیرم اور جیرم ٭ ریڈ فلائی کے دو ایجنٹ جو آندھی اور طوفان سے بھی کہیں زیادہ تیز اور خوفناک تھے۔

ٹیرم اور جیرم ٭ جب حرکت میں آئے تو پاکیشیا میں ایک طوفان سا کھڑا ہو گیا۔ وہ کیسا طوفان تھا ——؟

ٹیرم اور جیرم ٭ جو واقعی آفت کے پرکالا تھے اور انہوں نے دانش منزل پر حملہ کر کے ایکسٹو کے ساتھ وہاں موجود عمران کو بھی بے بس کر دیا۔ کیوں؟

ایکشن ایجنٹس ٭ جنہوں نے پاکیشیا میں ہلچل مچا کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اپنے پیچھے لگا لیا تھا۔

ایکشن ایجنٹس ٭ جنہوں نے صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کو ہینڈ گرنیڈ مار کر ہلاک کر دیا اور پھر ——؟

کرنل ڈریمن ٭ ریڈ فلائی کا سربراہ جو اپنے ٹارگٹس سرخ اور زہریلی مکھیوں سے ہٹ کرتا تھا۔

وہ لمحہ ٭ جب کرنل ڈریمن نے عمران اور ٹائیگر کو بے بس کر کے ان پر سرخ مکھیاں چھوڑ دیں۔

وہ لمحہ ٭ جب تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل کی ایکشن ایجنٹس کے ساتھ ٹھن گئی اور انہیں ایک دوسرے سے دست بدست موت کی لڑائی لڑنی پڑی۔

وہ لمحہ ٭ جب کرنل ڈریمن، عمران کے مدِ مقابل آ گیا اور پھر ان دونوں میں مارشل آرٹس کی ناقابلِ شکست فائٹ شروع ہو گئی۔

بلیک بک میں کیا تھا جس کے لئے ریڈ فلائی اور اس کے ایکشن ایجنٹس ہر طرف موت کا بازار گرم کرتے جا رہے تھے۔

عمران اور کرنل ڈریمن کے درمیان ہونے والی فائٹ کا انجام کیا ہوا۔

کیا صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل واقعی ہلاک ہو گئے تھے۔

ایک یادگار ناول جو آپ کے ذہنوں پر گہرے نقوش چھوڑ جائے گا۔

عمران سیریز میں ایک انتہائی ہنگامہ آراء اور تہلکہ خیز ناول

ون ٹو تھری

مکمل ناول

مصنف
ظہیر احمد

ون ٹو تھری —— ایک ایسا پراجیکٹ جو پاکیشیا اور شوگران نے مشترکہ طور پر تیار کیا تھا۔ وہ پراجیکٹ کیا تھا ——؟

ون ٹو تھری —— پراجیکٹ کی اوریجنل فائل پاکیشیا کے انتہائی فول پروف اور محفوظ سٹرانگ روم میں رکھی گئی تھی۔

بلیک مون ایجنسی —— جس کے دو ایجنٹ میجر ولنو دا اور اس کی ساتھی لیڈی ایجنٹ کیپٹن مایا اس محفوظ سٹرانگ روم میں داخل ہو گئے اور انہوں نے ون ٹو تھری پراجیکٹ کی فائل حاصل کر لی۔ مگر کیسے ——؟

عمران —— جو جانتا تھا کہ کافرستان کی بلیک مون ایجنسی کے دو ذہین ایجنٹ پاکیشیا میں ون ٹو تھری پراجیکٹ کی فائل حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں لیکن پھر بھی وہ اس فائل کو ان کے ہاتھوں میں جانے سے نہیں بچا سکا ؟

جولیا —— جس پر اس کے فلیٹ میں خوفناک حملہ کیا گیا اور جولیا موت کی انتہائی گہرائی میں پہنچ گئی۔ کیا واقعی ——؟

کیا —— جوزف، جولیا کو موت کے منہ سے نکال کر لا سکا۔ یا ——؟

عمران اور اس کے ساتھی جب موت کا طوفان بن کر کافرستان پہنچے تو بلیک مون ایجنسی ان کے خلاف فوراً حرکت میں آ گئی اور پھر ——؟

وہ لمحہ —— جب بلیک مون ایجنسی کے سربراہ کرنل سنگرام نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا ٹاسک ٹاپ سیکشن کے میجر ارجن کو دے دیا۔

میجر ارجن —— جس نے چند ہی گھنٹوں میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ لگا لیا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر موت کا طوفان بن کر ٹوٹ پڑا۔

کرنل سنگرام —— جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے انہیں ایک ہارڈ روم میں قید کر کے ان پر تابکاری لائٹ فائر کر دی۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی تابکاری کے اثرات سے اذیت ناک موت کا شکار ہو گئے تھے۔ یا ——؟

وہ لمحہ —— جب کرنل سنگرام، عمران اور اس کے ساتھیوں کو خود اپنے ہیڈ کوارٹر میں لے گیا۔ کیوں ——؟

وہ لمحہ —— جب ریڈ لائٹ سے کافرستان کو حقیقی خطرات لاحق ہو گئے اور عمران نے کافرستان کو یقینی طور پر تباہ ہونے سے بچا لیا۔ کیوں ——؟

انتہائی تیز رفتار، نان سٹاپ ایکشن اور مزاح سے بھرپور ایک یادگار اور انوکھا ناول۔ جو آپ کے دلوں میں یقیناً گھر کر لے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

پراسرار دنیا پر لکھا گیا ایک انتہائی حیرت انگیز اور انتہائی انوکھے طرز کا ناول جو اپنی مثال آپ ہے۔ ماورائی دنیا کا ایک نیا اور انتہائی ہنگامہ خیز شاہکار جو اس سے پہلے آپ نے کبھی نہیں پڑھا ہوگا۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address
arsalan.publications@gmail.com

علی عمران اور کرنل فریدی کا زیرو لینڈ کے ایجنٹوں سے ایڈونچرس ٹکراؤ

خاص نمبر

مکمل ناول

سلور ایجنٹ

☆ — سنگ ہی اور تھریسیا، عمران کو اغوا کرنے لگے تو جولیا ان کے سامنے چٹان بن کر کھڑی ہوگئی۔ جولیا اور تھریسیا کے درمیان خونی لڑائی۔ جس میں جولیا کو شکست ہوئی اور سنگ ہی اور تھریسیا، عمران اور جولیا کو اغوا کر کے لے گئے۔

☆ — عمران اور جولیا غائب تھے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران ان کی تلاش میں سرگرداں تھے لیکن ان کا کہیں نام ونشان نہیں مل رہا تھا۔

☆ — سلور سٹی۔ ایک ایسا سائنٹیفک سٹی جہاں سے زیرو لینڈ نے پوری دنیا کو کنٹرول کرنا تھا۔ مگر کیسے ——؟

☆ — عمران، جولیا اور کرنل فریدی کو اغوا کر کے زیرو لینڈ پہنچا دیا گیا تھا؟

☆ — کرنل فریدی کے تمام ساتھی بے بسی کی تصویر بنے ہوئے تھے اور زیرو لینڈ کے ایجنٹ ان پر گولیوں کی بارش کرنا چاہتے تھے کہ ایک پراسرار شخصیت نے ان کی جان بچالی۔ وہ پراسرار شخصیت کون تھی ——؟

پراسرار شخصیت، جس نے سلور سٹی میں عمران اور کرنل فریدی کی بھی مدد کی اور کرنل فریدی نے اس شخصیت کو سلور ایجنٹ کا خطاب دے دیا۔ سلور ایجنٹ کون تھا؟

☆ — وہ بھیانک اور دل لرزا دینے والا منظر جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کو آدم خور جنگلی آگ پر بھوننے لگے ——؟